جنت میں کون سے لوگ جائیں گے ؟؟؟؟؟؟؟؟؟

اس کتاب کے پانچ پارٹ ہیں۔

(1) جنت میں کون سے لوگ جائیں گے۔ پارٹ نمبر 1

اس کا جواب اور تفسیر قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔

(2) ایمان کسے کہتے ہیں۔ پارٹ نمبر 2

اس کا جواب اور تفسیر قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔

(3) ایمان لانے کا کیا طریقہ ہے۔ پارٹ نمبر 3

اس کا جواب اور تفسیر قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔

(4) رسولوں پر ایمان لانے کا کیا طریقہ ہے۔ پارٹ نمبر 4

اس کا جواب اور تفسیر قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔

(5) جنتی یعنی ایک ایمان والے کی کہانی پارٹ نمبر 5

اس کا جواب اور تفسیر قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔

(1) جنت میں کون سے لوگ جائیں گے۔ پارٹ نمبر 1

اس کا جواب اور تفسیر قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔

جنت والے اور جہنم والے برابر نہیں ۔

سورہ حشر آیات 18 تا 21 پارہ 28

اے ایمان والو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اور انسان کو چاہیے کہ دیکھے کہ اُس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ خبر دار ہے اس سے جو تم کرتے ہو۔

اور اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو ان کی جانیں بھلا دیں۔ یہی لوگ نافرمان ہیں۔ جنت والے اور جہنم والے برابر نہیں ۔ جنت والے ہی کامیاب ہیں۔

اگر ہم اس قرآن کو پہاڑوں پر نازل کرتے۔ تو آپ دیکھتے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے خوف سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ اور یہ مثالیں ہم لوگوں لیے بیان کرتے ہیں۔ تا کہ وہ غور و فکر کریں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

کہ اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو ان کی جانیں بھلا دیں۔ یہی لوگ نافرمان ہیں۔ جنت والے اور جہنم والے برابر نہیں۔ جنت والے ہی کامیاب ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو بھلا دیتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو ان کی جانیں بھلا دیتے ہیں۔

یہی لوگ نافرمان ہیں۔ یعنی جہنمی ہیں۔ اور یہ جنت والوں کے برابر نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ تو ناکام لوگ ہیں۔

خواتین و حضرات!

اب سوال یہ ہے کہ ہم کس طرح اللہ تعالیٰ کو یاد کریں یعنی اللہ تعالیٰ کی باتیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کبھی بھولنے نہ پائے۔ اور ہمیں ہماری جانیں بھی یاد رہیں۔ اور جنت والے بھی بن جائیں۔ یعنی کامیاب لوگ بن جائیں۔

اس کا طریقہ صرف اور صرف قرآن پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ اگر ہم اس قرآن پاک کو پہاڑوں پر نازل کرتے۔ تو آپ دیکھتے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے خوف سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ اور یہ مثالیں ہم لوگوں لیے بیان کرتے ہیں۔ تا کہ وہ غور و فکر کریں۔

خواتین و حضرات!

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک اپنے آخری رسول ﷺ پر نازل کیا۔ یعنی رسول ﷺ کے ذریعے قیامت تک آنے والے لوگوں پر نازل کیا۔ آپ کا سلوک اس کے ساتھ کیسا ہے۔ یہ سوال ہے۔ اس کا جواب آپ نے دینا ہے۔ ذرا سوچیں۔ کیونکہ یہ ایسی کتاب ہے۔ اگر پہاڑوں پر نازل کی جاتی۔ تو وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔

خواتین و حضرات!

یہ قرآن آپ پر یا آپ کی طرف نازل ہوا ہے۔ کیا آپ اس میں غور کرتے ہیں۔ آپ کی مثال میں آپ کے مدمقابل پہاڑ کھڑا ہے۔ وہ ٹکڑے ہو جاتا۔ مگر آپ کا کیا حال ہے۔ آپ پر قرآن پاک اثر کرتا ہے یا نہیں۔ کیا آپ پہاڑ سے زیادہ سخت ہیں۔

خواتین و حضرات!

تمام فرقہ پرست لوگوں کو یہ سبق پڑھاتے رہتے ہیں کہ تہتر فرقے ہوں گے۔ اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا۔ اور ان کو اتنا بھی پتہ نہیں ہوتا کہ وہ فرقہ کون سا ہو گا۔ البتہ ان

فرقہ پرستوں کا خیال ہوتا ہے۔ کہ شاید وہ فرقہ ہم ہی ہیں۔ اور اس بات کو ثابت کرنے کے لیے عقل کے گھوڑے دوڑاتے رہتے ہیں۔ اور کچھ لوگ اپنا خون بہاتے رہتے ہیں

اور ان کو یہ توفیق نصیب نہیں ہوتی کہ اُٹھ کر قرآن پاک ہی کھول کر دیکھ لیں۔ اگر خدانخواستہ کبھی قرآن پاک کھول بھی لیں۔ تو ان کے فرقے کے نام نہاد مفسر نے کیا کہا ہے اس کو پڑھ کر قرآن بند کر دیتے ہیں۔ رسول ﷺ ہمارے پاس قرآن پاک لے کر آئے ہیں۔ یا یہ نام نہاد مفسر۔ حالانکہ ان کے نام نہاد مفسر اسلام اور ایمان کا مطلب بھی نہیں جانتے۔ اور قرآن پاک کے مطابق یہ نام نہاد مفسر مشرک ہیں۔ کافر ہیں۔ ایمان اور اسلام ہی نہیں لائے۔ منافق اور مرتد اور ظالم ہیں۔ جہنمی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔ اس کے لیے میری کتاب پڑھیں۔ رسول ﷺ کے مجرم کون ہیں۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک قیامت تک ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب موجود ہے جو سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی ہے۔ اسی لیے اس کا صفاتی نام فرقان ہے۔

خواتین وحضرات!

اس بات کا آج میں آپ کو جواب دیتی ہوں کہ جو فرقہ جنت میں جائیگا۔ وہ ایمان والا فرقہ ہوگا۔ یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتا ہوگا اور اس کی اطاعت کرے گا۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے قرآن پاک سے اپنی اصلاح کی ہوگی۔ اسی بات کو آج میری ساری کتاب ثابت کرے گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ یعنی رسول ﷺ کا لایا ہوا عظیم قرآن ثابت کریگا۔ کہ قرآن پاک کی اطاعت کرنے والا ہی جنت میں جائیگا۔

سورہ یاسین۔ آیت 11۔ پارہ 22

آپ ﷺ تو صرف اسے خبردار کر سکتے ہیں جو نصیحت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرے اور بن دیکھے اللہ تعالیٰ سے ڈرے ایسے انسان کو بخشش اور اجر عظیم کی خوشخبری دے دیجیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ صرف ان لوگوں کو خبردار کر سکتے ہیں۔ جو نصیحت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرے اور اللہ تعالیٰ کو دیکھے بغیر اللہ تعالیٰ سے ڈرے ایسے انسان کو گناہوں کی معافی کی خوشخبری دے دیجیے اور عظیم اجر کی خوشخبری دے دیجیے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم قیامت آنے والے ہر انسان کے لیے ہے۔

ذرا سوچیں کہ کیا آپ قرآن پاک کی اطاعت کر رہے ہیں۔ کیا آپ نے رسول ﷺ سے خوش خبری سن لی ہے۔ اور وصول کر لی ہے۔ اور اس پر عمل کر رہے ہیں۔ یا فرقہ پرستی کا شکار ہو کر گمراہ ہو چکے ہیں۔ آئیں اسی طرح کی ایک اور آیت دیکھتے ہیں۔

سورہ المائدہ آیات 9 تا 10 پارہ 6

اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں سے وعدہ ہے۔ جو ایمان لائے۔ اور صالح اعمال کرتے رہے۔ اُن کے لیے بخشش ہے۔ اور بہت بڑا اجر ہے اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا یہی لوگ جہنمی ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ اُن لوگوں سے وعدہ کر رہے ہیں۔ جو ایمان لائے یعنی قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور یہی صالح اعمال ہیں۔ اُن کے لیے بخشش ہے۔ اور بہت بڑا اجر ہے اور جنہوں نے کفر کیا۔ یعنی فرقے بنائے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا یہی لوگ جہنمی ہیں۔

آئیں اسی طرح کی ایک اور آیت دیکھتے ہیں۔

سورہ نور آیت 26 پارہ 18

ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لیے ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لیے ہیں۔ پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے ہیں۔ یہ لوگ اُن سے بری ہیں جو وہ کہتے ہیں۔ ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ پاک لوگوں کو دنیا کے سارے لوگوں سے الگ مقام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ پاک لوگ یعنی قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے والے ان باتوں سے بری ہیں۔ جو دنیا کے باقی لوگ باتیں کرتے ہیں۔ کیونکہ پاک لوگ چونکہ قرآن پاک کے تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ وہ اُن

کی طرح غلط باتیں نہیں کرتے۔ایسے لوگوں کے گناہ معاف کردیے جائیں گےاوران کے لیےعزت والی روزی ہےیعنی جنتی ہیں۔یہ لوگ چونکہ رسولﷺکے زریعے لائے گئےقرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے والے ہوتے ہیں۔لہذا یہ دوسرے لوگوں کے معاملات سے بری ہیں۔جو وہ کہتے ہیں۔یا کرتے ہیں۔

سورہ آل عمران آیات 162 تا164 پارہ 4

تو کیا جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کی۔اُس جیسا ہوسکتا ہے۔جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو۔اوراس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔اوروہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے درجے ہیں۔اوراللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو دیکھتا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسولﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اوران کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دوقسم کے لوگ دکھارہے ہیں۔ ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو رسولﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کے زریعے پاک ہوتے ہیں۔اور دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے۔جو قرآن پاک کے زریعے پاک نہیں ہوتے۔ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسولﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اوران کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔جب مومن قرآن پاک سے پاک ہوتے ہیں۔یعنی اپنی اصلاح کرتے ہیں۔تو گمراہی سے نکل آتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

قرآن پاک سے پہلے لوگ گمراہ تھے۔قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے کی وجہ سے گمراہی سے نکلے۔کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیےقرآن کھولتے ہیں۔یا اندھوں کیطرح پڑھ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو حکمت کہہ رہے ہیں۔قرآن پاک کا صفاتی نام حکمت ہے۔اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلے۔تو ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہونگے۔اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نہ نکلے۔تو ہم وہی لوگ ہوں گے۔جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔

کیونکہ یہ ہم وہی لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ سے روزانہ سورہ فاتحہ کے زریعے دعا مانگتے ہیں۔کہ ہمیں ان لوگوں کے راستے کی ہدایت دے جن پر تونے اپنا انعام کیا اور جن پر تیرا غضب نہیں ہوا تھا۔اور جو گمراہ نہیں تھے۔

تواس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک پیش کردیا اور فرمایا

سورہ البقرہ آیت 2 پارہ 1

یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔اس میں کوئی شک نہیں۔اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ قرآن پاک میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن پاک سے راستے دکھائے اور کہا یہ پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔تو ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو جانا ہی نہ۔اور چودہ سو سال گزرنے کے باوجود اسے ابھی تک اندھوں کی طرح پڑھ رہے ہیں۔اور گمراہ ہیں اسی لیے ہم پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔کیونکہ ہم فرقے بنا کر گمراہی کے راستوں پر چل رہے ہیں۔اور قرآن پاک کی ہدایت سے پاک نہیں ہوئے۔یعنی پرہیزگار نہیں بنے۔

سورہ طہٰ آیت 75 پارہ 16

اور جو اس کے پاس مومن بن کر آئے گا۔اور اُس نے صالح اعمال کیے ہوں گے۔تو بس یہی لوگ ہیں۔جن کے درجے بہت بلند ہیں۔ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔اور یہ اُس کا بدلہ ہے۔جو پاک ہوا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمار ہے ہیں۔ کہ جنتیں اُسے ملیں گی یعنی باغ اُسے ملیں گے۔ جو مومن ہوگا۔ جس نے صالح اعمال کیے ہوں گے اور جو پاک ہوا ہوگا۔ ایسے لوگوں کے درجے بہت بلند ہیں۔

خواتین وحضرات!

مومن کا مطلب ہے۔ قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا۔ قرآن پاک کی روشنی کے مطابق اعمال صالح اعمال ہیں۔ اور جس نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کے زریعے خود کو پاک کیا ہوگا۔ یعنی اپنی اصلاح کی ہوگی۔ تو یہی لوگ ہیں۔ جن کے درجے بہت بلند ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سب تحائف ایسے ہی لوگوں کے لیے ہیں۔

سورہ شمس آیات 7 تا 10 پارہ 30

قسم ہے انسان کی اور قسم ہے اُس کی جس نے اس کو درست بنایا۔ پھر اس کو نافرمانی اور پرہیزگاری الہام کر دی۔ بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور وہی محروم رہا۔ جس نے خود کو ناپاک رکھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمار ہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پرہیزگاری بھی قرآن پاک کے زریعے بتادی۔ اور نافرمانی بھی قرآن پاک کے زریعے بتا دی ہے؛ بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور وہی محروم رہا۔ جس نے خود کو ناپاک کیا۔ یعنی جو قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلا تو وہ پاک ہو جائے گا۔ اور کامیاب ہوگا یعنی جنت میں جائیگا اور جو قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نہ نکلا۔ اور ناپاک ہی رہا۔ تو وہ جنت سے محروم رہے گا۔ یعنی پاک کا مطلب پرہیزگاری ہے۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ سورہ البقرہ کے اغاز میں فرماتے ہیں یہ ایک کتاب ہے، اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔ اور ناپاک کا مطلب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں رسولوں کے زریعے پرہیزگاری الہام کی۔ پھر وہی انسان کامیاب ہوا۔ جس نے اس وحی کے زریعے خود کو پاک کیا۔ اور جس نے وحی کے زریعے خود کو پاک نہ کیا تو وہی اللہ تعالیٰ کے غضب کا نشانہ بنے۔

ان آیات میں زرا آپ پرہیزگاروں یعنی پاک ہونے والے لوگوں کا انجام دیکھیں۔ صرف ایک مثال دکھا رہی ہوں

سورہ مرسلات آیات 41 تا 50 پارہ 29

بیشک پرہیزگار اُس دن سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔ اور میووں میں۔ جو وہ چاہیں گے۔ کھاؤ اور پیو مزے سے۔ ان عمال کے بدلے میں جو تم کیا کرتے تھے۔ بے شک ہم احسان کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والواں کے لیے تباہی ہے۔ کھاؤ اور تھوڑا فائدہ اُٹھا لو۔ بیشک تم مجرم ہو۔ تباہی ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔ اور جب ان سے کہا جاتا تھا۔ کہ جھک جاؤ تو وہ جھکتے نہیں تھے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ پھر اس قرآن کے بعد وہ کس پر ایمان لائیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں پرہیزگاروں کا انجام دکھایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

بے شک پرہیزگار سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔ اور میووں میں۔ اور جو وہ چاہیں گے۔ کھاؤ اور پیو مزے سے۔ ان کاموں کے بدلے میں جو تم کرتے تھے، بے شک ہم احسان کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔ اب اس قرآن کے بعد اور کونسا کلام ہوسکتا ہے۔ جس پر ایمان لائیں گے۔

خواتین وحضرات!

جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرقے بنانے سے منع کیا تھا۔ ہم نے قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقے بنائے ہیں۔ تو ایسے ہی قرآن پاک کو جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ جبکہ قرآن پاک سے پاک ہونے والے یعنی پرہیزگاروں کے لیے جنتیں ہیں۔

سورہ المائدہ آیات 99 تا 100 پارہ 7

رسول ﷺ کے زمہ تو صرف پہنچا دینا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپا جاتے ہو۔

آپ ﷺ کہہ دو۔کہ پاک اور ناپاک برابر نہیں ۔اور اگرچہ ناپاک کی کثرت تمھیں تعجب میں ڈالے۔بس اے عقل والو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ۔ان آیات میں پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔پھر رسول ﷺ کا خطاب ہے۔

پہلے اللہ تعالیٰ خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔کہ رسول ﷺ کے زمہ تو صرف پہنچادینا ہے۔یعنی رسول ﷺ کی زمہ داری صرف قرآن پاک پہنچادینا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔یعنی قرآن پاک میں سے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔

پھر اگلی آیت میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے فرمارہے ہیں۔کہ پاک اور ناپاک برابر نہیں ۔یعنی قرآن پاک کے زریعے پرہیزگار بننے والے اور ناپاک یعنی گمراہ برابر نہیں ہیں۔اگرچہ ناپاک کی کثرت تمھیں تعجب میں ڈالے۔بس اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ۔

خواتین وحضرات!

اگر ایک پاک انسان ہو۔یعنی رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کے زریعے پرہیزگار بنا ہو اور ناپاک چاہے جتنے بھی ہوں وہ برابر نہیں ہیں۔کیونکہ پاک تو کامیاب ہونے والا ہے اور ناپاک ناکام ہونے والا ہے۔اس کے لیے میں مثال دینا چاہوں گی۔کہ اگر ایک بکری ہو اور ایک ہزار خنزیر ہوں۔تو کیا آپ لوگ حلال اور حرام میں فرق نہیں کرسکتے۔اسی طرح پاک اور ناپاک برابر نہیں ہوسکتے۔

سورہ فاطر۔آیت 18 پارہ 22

کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی لدا ہوا انسان اپنا بوجھ اٹھانے کیلیئے پکارے گا اس کے بوجھ کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی ہٹانے کیلیئے کوئی نہ آئے گا چاہے وہ قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔آپ ﷺ تو صرف انہی لوگوں کو خبردار کرسکتے ہیں۔جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لیے پاک ہوتا ہے اور سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آپ ﷺ تو صرف انہی لوگوں کو خبردار کرسکتے ہیں۔جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو انسان بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لیے پاک ہوتا ہے اور سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانا ہے۔

سورہ واقعہ آیات 77 تا 82 پارہ 27

کہ بیشک یہ قران پاک بڑی شان والا ہے۔جو ایک محفوظ کتاب میں درج ہے۔جسے پاک لوگوں کے سوا کوئی نہیں چھوسکتا۔یہ پروردِگارِ عالم کی طرف سے نازل ہوا ہے۔پھر کیا اس کلام سے تم بے پروائی برتتے ہو اور اس میں اپنا حصہ تم نے یہ رکھا ہے کہ اسے جھٹلاتے رہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔صرف قرآن پاک کو وہی لوگ چھوتے ہیں۔جو پاک ہوتے ہیں۔یعنی اپنی اصلاح کرنا چاہتے ہیں۔پھر کیا اس کلام سے تم بے پروائی برتتے ہو اور اس میں اپنا حصہ تم نے یہ رکھا ہے کہ اسے جھٹلاتے رہو۔

سورہ البقرہ آیات 127 تا 129 پارہ 2

اور جب ابراہیم گھر کی بنیادیں اٹھارہے تھے۔اے ہمارے رب ہمیں قبول کر۔بیشک تو سننے والا علم والا ہے۔اے ہمارے رب ہم کو اپنا فرمابردار بنا۔اور ہماری اُولاد میں سے ایک اُمت بنا۔جو تیری فرمابردار ہو۔اور ہم کو طریقے بتا۔اور ہماری توبہ قبول کر۔بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔اے ہمارے رب اُنہیں میں سے ایک رسول بھیج دے جو ان کو تیری آیات پڑھ کر سنائے۔اور کتاب اور حکمت اُنہیں سکھائے۔اور انہیں پاک کرے۔بیشک تو غالب حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ سے رسول ﷺ کے لیے دعا مانگ رہے ہیں۔اور ہمارے لیے دعا مانگ رہے ہیں۔اور اپنے لیے دعا مانگ رہے ہیں۔کس چیز کی دعا مانگ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہونے کی دعا مانگ رہے ہیں ابراہیمؑ فرماتے ہیں۔۔اے ہمارے رب ہمیں قبول کر۔بیشک تو سننے والا علم والا ہے۔اے ہمارے رب ہم کو اپنا فرمابردار بنا۔یعنی مسلم بنا۔اور ہماری اُولاد میں سے ایک اُمت بنا۔جو تیری فرمابردار ہو۔یعنی مسلم ہو۔اور ہم کو طریقے بتا۔اور ہماری توبہ قبول کر

۔بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والانہایت رحم کرنے والا ہے۔اے ہمارے رب اُنہیں میں سے ایک رسول بھیج دے جوان کوتیری آیات پڑھ کرسنائے۔اور کتاب اور حکمت اُنہیں سکھائے۔اورانہیں پاک کرے یعنی پر ہیزگا ربنائے ۔یعنی اصلاح کرے۔بیشک تو غالب حکمت والا ہے۔

آپ نے دیکھا۔کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے طریقے ہیں۔رسول ﷺ نے ہمیں قرآن پاک پڑھ کرسنایااور قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم سکھائی۔اوراس طرح ہمیں پاک کیایعنی ہماری اصلاح کی۔

اللہ تعالیٰ غالب حکمت والے ہیں۔اوراللہ تعالیٰ کی کتاب حکمت والی ہے۔اوررسول ﷺ حکمت والی آیات کے ذریعےلوگوں کو پاک کرتے ہیں۔یعنی اصلاح کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

کیاہم لوگ آیات کے ذریعےخودکو پاک کرتے ہیں۔یعنی اپنی اصلاح کرتے ہیں۔آیات سیکھتے ہیں۔یا آیات سیکھے بغیر زندگی گزاردیتے ہیں۔اپنی اصلاح کیے بغیر باپ دادا کےفرقوں پرزندگی گزارکرمرجاتے ہیں۔اوراللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے بجائے فرقوں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔قرآن پاک کوچھوڑرکھاہے۔اس طرح مشرک ہی مرجاتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آئیں اسی طرح کی تین ایک جیسی آیات میں غورکرتے ہیں۔یادرہے کہ حکمت قرآن پاک کا صفاتی نام ہےاوراللہ تعالیٰ کابھی صفاتی نام ہے۔اس کے لیے میری کتاب دیکھیں حکمت کسے کہتے ہیں۔

سورہ البقرہ آیت 151 پارہ 2

جس طرح ہم نےتمھیں میں سے ایک رسول بھیجا۔جوتمھیں ہماری آیات پڑھ کرسناتا ہے۔اورتمھیں پاک کرتا ہے،اورتمھیں کتاب اورحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔اورتمہیں وہ سکھاتا ہے۔جوتم نہیں جانتے تھے۔

خوتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کوحکمت کہہ رہے ہیں۔کہ رسول ﷺ نےقرآن پاک کی تعلیم دی۔قرآن پاک سکھایا۔اور قرآن پاک کے زریعے وہ سکھایا جو ہم نہیں جانتے تھے۔کیاہم لوگ قرآن سیکھتے ہیں۔کیا رسول ﷺ کالایاہواکلام سمجھتے ہیں۔یاصرف اطیع الرسول کےنعرے لگاتے ہیں۔اورقرآن سے بے خبر ہیں۔قرآن پاک سیکھاہی نہیں۔خودکو پاک ہی نہیں کیااورگمراہ ہیں۔

سورہ جمعہ آیات 1 تا 6 پارہ 28

آسمانوں اورزمین میں موجودتمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے۔وہ بادشاہ ہے۔مقدس ہے۔غالب حکمت والا ہے۔وہی ہےجس نے ان پڑھ لوگوں میں اُنہی میں سے ایک رسول بھیجا۔جوانہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کرسناتا ہے۔اوران کو پاک کرتا ہے۔اوران کوکتاب اورحکمت سکھاتا ہےاگرچہ لوگ اس سے پہلے واضح گمراہی میں تھے۔اوردوسروں میں سے جو ابھی ان سے آنہیں ملے۔اوروہی غالب حکمت والا ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کافضل ہے۔جس کوچاہتاہے دیتاہے۔اوراللہ تعالیٰ بڑے فضل واالا ہےان کی مثال جن کوتورات اُٹھوائی گئی تھی۔پھرانہوں نے اسے نہ اٹھایا۔ان کی مثال اس گدھے کی طرح ہے جوکتابیں اٹھائے ہوئے ہو۔بہت بُری مثال ان لوگوں کی ہے۔جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلادیااوراللہ ظالم قوم کوہدایت نہیں دیتا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ خودکوکیا کہہ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ خودکوغالب حکمت والا کہہ رہے ہیں۔جس نے ان پڑھ لوگوں میں سے سول ﷺ کوبھیجا۔جولوگوں کوآیات کے زریعے پاک کرتاہےاسطرح کتاب اورحکمت سکھاتا ہے۔اُس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

لوگ قرآن پاک کی تعلیم سے پہلے واضح گمراہ تھے۔کیاہمارے پاس قرآن پاک کاحکمت بھرا علم ہے۔اگرنہیں ہے۔ توہم بھی گمراہ ہیں۔قرآن پاک کاایک صفاتی نام حکمت ہے۔اللہ تعالیٰ کی طرح حکمت کسی کے پاس نہیں ہے۔وہ غالب حکمت والا ہے۔

پھرہماری بات کرتے ہیں۔اورقیامت تک آنے والےلوگوں کی بات کرتے ہیں۔قرآن پاک کی تعلیم اللہ تعالیٰ کافضل ہے وہ جسے چاہتاہے۔یہ علم دیتا ہے۔پھراللہ تعالیٰ موسیٰؑ

کی قوم کی بات کرر ہے ہیں۔تورات والی قوم ایسی تھی۔جیسے گدھے پر کتابیں رکھی ہوں۔کتابیں رکھنے سے گدھے کے پاس علم تو نہیں آسکتا۔وہ گدھوں کی طرح ہی رہے۔تورات کو اُٹھائے پھرتے رہے۔۔اُن سے بھی بری مثال ہماری قوم کی ہے۔جن کو اللہ تعالیٰ نے ظالم کہا ہے ظالم کا مطلب ہے نافرمان یعنی فرقے بنانے والے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا رکھا ہے۔یعنی فرقے بنا کر اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا رکھا ہے۔ہماری مثال اُس گدھے سے بھی بری ہے۔اور اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

ہم لوگوں نے قرآن پاک کا علم حاصل نہیں کیا۔رسول ﷺ کے لائے قرآن کو قبول نہیں کیا۔خود کو پاک نہ کیا۔

اور نام نہاد مفسروں کی اطاعت کرر ہے ہیں۔اور گدھے سے بدتر ہیں۔یعنی اُس قوم سے بھی بدتر قوم ہیں۔جو موسیٰؑ کی تھی۔

سورہ اعلیٰ۔آیات 9 تا 15۔پارہ 30

پس آپ ﷺ نصیحت کیجئے اگر نصیحت نفع دے۔جو ڈرتا ہے وہ تو نصیحت قبول کرے گا اور اس سے وہی دور رہے گا۔جو بڑا بدنصیب ہے۔جو بہت بڑی آگ میں داخل کیا جائے گا پھر وہاں نہ جئے گا نہ مرے گا۔بیشک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور اپنے رب کا نام یاد کیا اور نماز پڑھتا رہا۔

خواتین وحضرات!

نصیحت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔پس آپ ﷺ نصیحت کیجئے اگر نصیحت نفع دے۔جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ تو قرآن کو قبول کرلے گا اور جو بڑا بدنصیب ہے وہ اس سے دور رہے گا اور آگ میں رہے گا بلاشبہ وہی کامیاب ہوا جو پاک ہوا یعنی جس نے نصیحت قبول کی قرآن پاک کو قبول کیا اور اپنی اصلاح کی وہی کامیاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

نصیحت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔ہم نے اپنی اصلاح قرآن پاک سے کرنی ہے قرآن پاک سے اصلاح کرکے خود کو پاک کرنا ہے جیسے اللہ تعالیٰ سورہ آل عمران کی آیت 164 پارہ 4 میں فرماتے ہیں کہ:''یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ جب انہیں میں سے رسول بھیجا جو انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم نے خود کو قرآن پاک کے ذریعے پاک نہ کیا تو ہم بھی گمراہ ہی ہیں۔

سورہ المجادلہ آیات 18 تا 22 پارہ 28

جس دن اللہ تعالیٰ سب کو دوبارہ اٹھائے گا۔تو یہ اس کے حضور بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے۔

جیسے تمھارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں۔کہ اس طرح ان کا کچھ بن جائے گا۔یادرکھو کہ بے شک یہی لوگ جھوٹے ہیں۔ان پر شیطان نے قابو پالیا ہے۔اس نے ان سے اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا دیا ہے۔یہی لوگ شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں یادرکھو کہ بے شک شیطان کی پارٹی کے لوگ ہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔یہی ذلیل ترین لوگ ہیں۔اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے۔بے شک اللہ تعالیٰ بڑا طاقت ور غالب ہے۔

آپ ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ایسا نہیں پائیں گے۔

کہ وہ ایسے لوگوں سے محبت رکھیں۔جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والے ہوں۔خواہ وہ ان کے باپ ہوں۔خواہ بیٹے ہوں یا بھائی ہوں۔یا ان کے خاندان والے ہوں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ رکھا ہے۔۔اور ان کی مدد ایک روح کے ذریعے کی ہے۔ان کو اللہ تعالیٰ جنتوں میں داخل کرے گا۔جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا۔اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے۔یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔یادرکھو کہ

اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہی کامیاب ہونے والی ہے۔

خواتین وحضرات:

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ وہ ہیں جن کی مدد ایک روح یعنی قرآن پاک کے زریعے کی گئی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ رکھا ہے۔

ایمان یعنی قرآن پاک کو سچ مانتے ہیں اوراس کی اطاعت کرتے ہیں۔یعنی قرآن پاک کی اطاعت وفرمابرداری دل سے کرتے ہیں۔

۔اور شیطان کی پارٹی کے لوگ وہ ہیں۔جنہوں نے نصیحت یعنی قرآن پاک کو بھلا دیا ہے

درکھو کہ بے شک شیطان کی پارٹی کے لوگ ہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

قرآن پاک والے لوگوں سے اللہ تعالیٰ راضی ہوجائیں گے۔اور اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوجائے گا۔اور یہ جنت والے لوگ ہیں۔اور یہ کامیاب لوگ ہیں۔

خواتین وحضرات

پاک ہونے کا مطلب ہے۔گمراہی سے نکلنا۔اپنی اصلاح کرنا۔یعنی اندھیرے سے نکل کر روشنی میں آجانا۔اس کو چند مثالوں سے دیکھتے ہیں۔

رسول ﷺ نے کس طرح ہمیں اندھرے سے نکالا۔اور روشنی میں لائے۔یعنی گمراہی سے نکالا۔اس طرح قرآن پاک کی روشنی میں ہونے والے اعمال صالح اعمال کہلاتے ہیں۔

سورہ ابراہیم۔آیت 1 پارہ 13

الر۔یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ ﷺ کی طرف نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائیں۔اُن کے رب کی اجازت سے۔اُس اللہ تعالیٰ کے راستے پر لائیں۔جو زبردست قابل تعریف ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں اور رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ لوگوں کے رب کی اجازت سے لوگوں کو قرآن پاک کے ذریعے اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائیں یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے پر لائیں۔جو زبردست قابل تعریف ہے۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو صرف قرآن پاک کے زریعے اجازت دی۔کہ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائیں اور اللہ کے راستے پر لائیں۔اس کے علاوہ کسی اور چیز کا نام نہیں لیا۔

سورۃ تغابن آیت 8 پارہ نمبر 28

پس ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے رسول ﷺ پر اور اس روشنی پر جو ہم نے نازل کی ہے۔اور اللہ تعالیٰ اُس سے باخبر ہے۔جو کچھ تم کرتے ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے رسول ﷺ پر اور اس روشنی پر جو ہم نے نازل کی ہے۔یعنی قرآن پاک پر۔

خواتین وحضرات

روشنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔ اللہ تعالیٰ حکم دے رہے ہیں۔کہ ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے رسول ﷺ پر اور قرآن پاک پر۔

ان آیات میں پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔پھر رسول ﷺ کا خطاب ہے۔یاد رہے کہ رسول کا مطلب ہے۔پیغام پہنچانے والا

سورہ اعراف۔آیات 157 اور 158 پارہ نمبر 9

جو لوگ اس رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں جو نبی اُمی ہے۔جس کا ذکر وہ اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔وہ رسول ﷺ انہیں نیکی کا حکم کرتا اور برائی سے روکتا ہے۔ان کے لیے پاکیزہ چیزیں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام کرتا ہے۔ان کے بوجھ ان پر سے اتارتا ہے۔اور وہ بندشیں کھولتا ہے۔جس میں وہ جکڑے ہوئے ہیں۔لہٰذا جو لوگ اُس پر ایمان لائیں اور اس کی حمایت اور مدد کریں۔اور اس روشنی کی اطاعت کریں۔جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔تو یہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں۔

آپ ﷺ کہہ دیجیے لوگو۔میں تم سب کی طرف اُس اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں ۔جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے ۔لہٰذا تم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول نبی اُمی پر ایمان لاؤ۔جو خود بھی اللہ تعالیٰ اور اُس کے کلام پر ایمان لاتا ہے اور اُس کی اطاعت کرو۔تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ان آیات میں پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ پھر رسول ﷺ کا خطاب ہے۔رسول کا مطلب ہے۔پیغام پہنچانے والا

پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب دیکھتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرمار ہے ہیں۔جو لوگ اس پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کرتے ہیں جو ان پڑھ نبی ہے۔جس کا ذکر وہ اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔وہ پیغام پہنچانے والا انہیں نیکی کا حکم کرتا اور برائی سے روکتا ہے۔ان کے لیے پاکیزہ چیزیں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام کرتا ہے۔ان کے بوجھ ان پر سے اتارتا ہے۔اور وہ بندشیں کھولتا ہے۔جس میں وہ جکڑے ہوئے ہیں۔لہٰذا جو لوگ اُس پر ایمان لائیں اور اس کی حمایت اور مدد کریں۔اور اس روشنی یعنی قرآن پاک کی اطاعت کریں۔جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔تو یہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں۔

اس کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔

لوگو۔میں تم سب کی طرف اُس اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا ہوں ۔جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔لہٰذا تم اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیغام پہنچانے والے ان پڑھ نبی پر ایمان لاؤ۔جو خود بھی اللہ تعالیٰ اور اُس کے کلام پر ایمان لاتا ہے۔اور اُس کی اطاعت کرو۔تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس روشنی کی اطاعت کرو۔جو آپ ﷺ کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔اور اس قرآن کے ذریعے وہ لوگوں کو تعلیمات دیتا ہے۔اس قرآن کے ذریعے وہ حلال وحرام کے بارے میں بتاتا ہے۔نیکی اور بدی کی باتوں کو بتاتا ہے۔اور ان سے وہ بوجھ اتارتا ہے۔جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے۔یہی وہ پیغمبر ہے جس کا ذکر انہیں تورات اور انجیل میں ملتا ہے۔لہٰذا جو لوگ اس پیغام پہنچانے والے کو مانتے ہیں وہ اس کی حمایت اور مدد کریں۔اور اس قرآن پاک کی اطاعت کریں ۔جو اس کے ساتھ نازل ہوا ہے ۔وہی کامیاب ہونے والے لوگ ہیں۔ پھر یہی باتیں رسول ﷺ کرتے ہیں۔کہ اے لوگو بے شک میں تم سب کی طرف اُس اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا پیغام پہنچانے والا ہوں۔جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔اللہ پر اور اس کے پیغام پہنچانے والے ان پڑھ نبی پر ایمان لاؤ۔جو خود بھی اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے کلام پر ایمان لاتا ہے۔اور اس کی اطاعت کرو۔تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اطیع اللہ واطیع الرسول کو کھول کھول کر سمجھایا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ جو لوگ رسول ﷺ پر ایمان لائیں وہ اس کی حمایت اور مدد کریں۔اور اس روشنی یعنی قرآن پاک کی اطاعت کریں۔جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔تو یہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں۔یعنی قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے۔

پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

اے لوگو بے شک میں تم سب کی طرف اُس اللہ کا بھیجا ہوا پیغام پہنچانے والا ہوں۔جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔اللہ پر اور اس کے پیغام پہنچانے والے ان پڑھ نبی پر ایمان لاؤ۔جو خود بھی اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے کلام پر ایمان لاتا ہے۔اس کی اطاعت کرو۔تاکہ تم ہدایت پاؤ۔یعنی ہم صرف اس طرح ہدایت حاصل کر سکتے ہیں۔جب ہم رسول کی اطاعت کریں۔وہ رسول ﷺ خود بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام یعنی قرآن پاک پر ایمان رکھتا ہے ۔اس کی اطاعت کرو۔تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام یعنی قرآن پاک پر ایمان رکھتا ہے۔اس کی اطاعت یہی ہے۔کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام پر ایمان لائیں۔یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔اس طرح ہم ہدایت پا جائیں گے۔اسے اطیع اللہ واطیع الرسول کہتے ہیں۔اگر ہم فرقے بناتے ہیں۔تو یہ رسول ﷺ کی نہ مدد ہے اور نہ حمایت ہے۔

سورہ الحدید آیت نمبر 9 پارہ نمبر 27

وہی تو ہے جو اپنے غلام پر واضح دلائل والی آیات نازل کرتا ہے تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے اور بیشک اللہ تعالیٰ تم پر نہایت شفیق مہربان ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی کہا اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ وہ میں ہی تو ہوں۔جو اپنے غلام پر واضح دلائل والی آیات نازل کرتا ہوں۔تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے اور بیشک اللہ تعالیٰ تم پر نہایت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی محبت دیکھی اللہ تعالیٰ کی شفقت مہربانی دیکھی کہ اُس نے ہمارے لیے آیات بھیجیں ہیں تا کہ ہم اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ جائیں اور ہم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی شفقت اور مہربانی سے یہ سلوک کر رہے ہیں کہ صرف اس کو عربی میں پڑھتے ہیں اور بس سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیا۔ ہم اندھیروں میں ہیں۔ ہم نے اسے اردو میں سمجھ سمجھ کر روشنی میں آنا ہے۔ کبھی اندھیرے پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ جب کبھی ہم کمرے میں بیٹھے ہوں اور لائیٹ چلی جائے تو آپ دیکھتے ہیں کہ ہمیں کچھ بھی نظر نہیں آتا جب ایک دم لائٹ آتی ہے تو ہمیں روشنی میں ایک ایک چیز الگ الگ نظر آتی ہے قرآن پاک بھی اللہ تعالیٰ کی وہ روشنی ہے جس کو پانے کے بعد انسان کو ہر بات صاف صاف نظر آتی ہے وہ جان جاتا ہے کہ قرآن پاک سمجھنے سے پہلے وہ اندھیروں میں تھا۔

خواتین وحضرات

اس آیت سے بھی تعلیم کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ ایک تعلیم یافتہ انسان قرآن پاک کو اردو ترجمے کے ذریعے سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی روشنی میں آ سکتا ہے۔ اور اندھیروں سے بچ سکتا ہے ۔

سورہ طلاق۔ آیت 11 پارہ نمبر 28

اور کتنی ہی بستیاں ہیں۔ جنھوں نے اپنے رب اور اُس کے رسول کے حکم کی نافرمانی کی۔ تو ہم نے اُن کا سخت حساب لے لیا۔ اور انہیں عذاب دیا۔ بہت برا عذاب۔

پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اے عقل والو۔ جو ایمان لائے ہو۔ بے شک ہم نے تمھاری طرف ایک نصیحت نازل کی ہے۔

ایک ایسا رسول ﷺ جو تم کو واضح دلائل والی آیات سناتا ہے۔ تا کہ ایمان لانے والوں اور صالح عمل کرنے والوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور صالح عمل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ایسی جنتوں میں داخل کریں گے جن میں نہریں بہتی ہوئی ہونگی یہ سب لوگ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے بہترین رزق رکھا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا یہ طریقہ ہے کہ وہ قرآن پاک کے ذریعے اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ جائے اور اس روشنی میں وہ جو اعمال کرے گا وہ صالح اعمال ہونگے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی روشنی میں ہونگے اور ایسے ہی لوگوں کے لیے جنت کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں قرآن پاک کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی باتوں کو ماننے والے ان جنتوں میں رہیں گے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے بڑی عزت والی روزی کا انتظام کیا ہوا ہے۔

رسول ﷺ کی لائی ہوئی آیات کے ذریعے اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آنا رسول کی اطاعت ہے۔ جبکہ پہلی بستیوں والوں نے اللہ تعالیٰ اور رسولوں کی نافرمانی کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغام کو بستیوں والوں نے پیغام پہنچانے والے سے قبول نہ کیا۔ پیغام قبول کرنے والے اطیع اللہ واطیع الرسول والے ہوتے ہیں یعنی ایمان والے ہوتے ہیں۔ کیا ہم اطیع اللہ واطیع الرسول والے لوگ ہیں۔ پیغام قبول نہ کرنے والے اللہ اور رسول کے نافرمان ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات جھٹلانے والے ہوتے ہیں۔

سورہ مائدہ۔ آیات 15 تا 16۔ پارہ 6

اے کتاب والو! تمہارے پاس ہمارا رسول آ چکا ہے جو تمہاری ان بہت سی باتوں کی وضاحت کر دیتا ہے جن کو تم کتاب میں سے چھپا جاتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھوڑ بھی دیتا ہے۔ اب تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آ چکی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سلامتی کے راستے کی ہدایت دیتا ہے جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور انہیں اپنی اجازت سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی اور واضح کتاب کہا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو سلامتی کے راستے دکھاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی روشنی دکھاتا ہے جس سے لوگ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ کر اللہ سیدھے استے کی ہدایت حاصل کر لیتے ہیں۔

سورۃ تغابن آیات 8 تا 10 پارہ 28

پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس روشنی پر جو ہم نے نازل کی ہے جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے جس دن وہ تم کو جمع ہونے کے دن اکھٹا کرے گا اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے گا اور صالح عمل کرے گا اس کی خطائیں دور کر دے گا اور اس کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے

یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور جس نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی لوگ جہنمی ہیں جس مین وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کو روشنی کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو مانو اور اس کے رسول ﷺ کو مانو اور اس روشنی یعنی قرآن پاک کو مانو پھر اللہ اپنے علم کی طاقت اور قدرت بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تم لوگ جو کچھ بھی کر رہے ہو اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے یہ ایک پیکج پر مبنی پیغام ہے جو انسان کے نام ہے تا کہ وہ قیامت کے دن کی تیاری کر سکے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ ہار جیت کا دن ہوگا۔ جیتنے والے لوگ وہ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر رسول ﷺ پر اور قرآن پاک پر ایمان لائے ہونگے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو مانا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کے گناہ مٹا دے گا یعنی معاف کر دے گا اور جنت کے باغات میں داخل کرے گا یہ ہے جیت یہ ہے کامیابی اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا یعنی فرقے بنائے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ہوگا یہی لوگ جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں یہ ہے ہار یہ ہے ناکامی کیونکہ جہنم رہنے کا ایک بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنا پورا پیغام سنایا قرآن پاک کو روشنی کے نام سے پکارا ہم نے اس قرآن کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی آیات کو ماننا ہے قرآن کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ماننا ہے قرآن کی روشنی میں رسول کو ماننا ہے اور قرآن کی روشنی میں قرآن کو جاننا ہے یہ ہے ایک چار دیواری جس میں اعمال کرنے والے کے اعمال صالح اعمال بن جاتے ہیں۔ جو جنت کی طرف لے جاتے ہیں کامیابی کی طرف لے جاتے ہیں۔ اور کافر یعنی فرقہ پرست جو قرآن پاک کی روشنی میں اعمال نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا دیتے ہیں۔ قیامت والے دن ناکامی اور ہار کو مجبوراً گلے کا ہار بنائیں گے۔ اور جہنم رہنے کا ایک بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ ان آیات سے ہمیں تعلیم کی اہمیت معلوم ہوئی کیونکہ ایک پڑھا لکھا انسان قرآن پاک کے ترجمے کو ہر وقت پڑھ سکتا ہے دن یا رات میں اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو جان سکتا ہے ان پڑھ کیا کرے گا۔ یاد رہے کہ قرآن پاک کی روشنی میں ہونے والے اعمال کا نام اعمال صالحہ ہے۔ یعنی صالح اعمال ہے

ان آیات میں اطیع اللہ واطیع الرسول کو کھول کھول کر سمجھایا گیا ہے۔

- سورہ نساء آیات 13 تا 14 پارہ 4

یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اسے اللہ تعالیٰ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور یہی بڑی کامیابی ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریں گے اور اُس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے نکلیں گے اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کن عذاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اطیع اللہ واطیع الرسول کو کھول کھول کر سمجھایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی حدوں میں رہنے والے کو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والا کہہ رہے ہیں اور جو قرآن پاک کی حدوں سے نکلتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے نکل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا نافرمان بن جاتا ہے۔ کیونکہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا پیغام تھا اس پیغام پر آپ ﷺ نے بھی عمل کیا اور ہم تک پہنچایا آپ ﷺ کی زبان سے ادا ہوا۔ مثلاً اگر اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے تو یہ پیغام اسی طرح ہمیں آپ ﷺ نے سنایا انہوں نے بھی فرمایا قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے دونوں کے الفاظ ایک ہیں پورا قرآن وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول یعنی پیغام پہنچانے والے کے ذریعے ہم تک پہنچایا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ سورہ الحاقہ کی آیت نمبر 40 میں فرماتے ہیں ۔ کہ یہ قرآن پاک معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ یہ قرآن پاک معزز رسول ﷺ یعنی پیغام پہنچانے والے کا کلام یہ قرآن پاک ہے۔

اب اگر ہم قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں تو اسے کہتے ہیں اطیع اللہ واطیع الرسول۔ یعنی قرآن پاک معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اطیع اللہ واطیع الرسول پر عمل کرنے والا انسان قرآن پاک کی حدوں میں رہنے والا ہے۔ اور قرآن پاک کی حدوں سے نکلنے والا اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا نافرمان ہے۔ آئیں ان آیات کو اسی طرح کی دوسری آیات سے سمجھ لیتے ہیں۔

- سورہ جن آیات 21 تا 23 پارہ 29

" آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔ اور نہ بھلائی دینا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔ اور نہ میں اس کے سوا

کہیں پناہ کی جگہ پاسکتا ہوں۔صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات۔

ان آیات میں رسول ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام خطاب ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔اور نہ بھلائی دینا ہے۔ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی دراصل قرآن پاک کی نافرمانی کو کہتے ہیں۔یعنی اطیع اللہ اور اطیع الرسول کا مطلب قرآن پاک کی فرمابرداری ہے۔

خواتین وحضرات۔

کفر کرنے والا قرآن پاک میں فرقہ بنانے والے کو کہا گیا ہے۔جو لوگ فرقہ پرستی سے توبہ کر لیں اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔تو اللہ تعالیٰ ان کے تمام گناہ معاف کر دیگا۔اور ان کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیگا۔

سورہ فرقان۔آیات 70 تا 73۔پارہ نمبر 19

مگر جو کوئی توبہ کر چکا ہو اور ایمان لا کر عمل صالح کرنے لگا ہو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا اور وہ بڑا غفور رحیم ہے۔اور جو کوئی توبہ کر کے صالح اعمال کرتا ہے۔بیشک وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹ آتا ہے جیسا کہ پلٹنا چاہیے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔جیسا کہ رجوع کرنا ہوتا ہے۔جو جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے اور جب کسی بیہودہ پر ان کا گذر ہو جائے تو وقار سے گزر جاتے ہیں جنہیں ان کے رب کی آیات سنا کر نصیحت کی جاتی ہے۔تو وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں گر پڑتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے بات کر رہے ہیں۔جو توبہ کرنے والے ہیں۔یعنی ہر قسم کی فرقہ پرستی سے توبہ کر کے ایمان لے آئیں۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا۔

اللہ تعالیٰ ان سے کہہ رہے ہیں کہ ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا اور وہ بڑا غفور رحیم ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں۔جو توبہ کر لیتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف واپس آجاتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹ آتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ سے قرآن پاک کے ذریعے رجوع کر لیتے ہیں۔ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

جو کوئی توبہ کر چکا ہو اور ایمان لا کر عمل صالح کرنے لگا ہو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا اور وہ بڑا غفور رحیم ہے۔اور جو کوئی توبہ کر کے صالح اعمال کرتا ہے۔بیشک وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹ آتا ہے جیسا کہ پلٹنا چاہیے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔جیسا کہ رجوع کرنا ہوتا ہے۔جو جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے اور جب کسی بیہودہ پر ان کا گذر ہو جائے تو وقار سے گزر جاتے ہیں جنہیں ان کے رب کی آیات سنا کر نصیحت کی جاتی ہے۔

تو وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں گر پڑتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کو اندھوں اور بہروں سے کتنی نفرت ہے یعنی وہ لوگ جو آنکھیں رکھتے ہوئے اندھوں کی طرح رویہ رکھتے ہوں کان ہوتے ہوئے بھی بہروں کی طرح ہوں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

قرآن کی نصیحت پر اندھے بہرے کی طرح عمل نہیں کرنا بلکہ اس میں غور کرنا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا تقاضا ہے۔

خواتین وحضرات!

جیسا کہ نام نہاد مفسروں نے ادھوری آیات سے لوگوں کو بے وقوف بنایا۔اور فرقہ پرست اندھوں اور بہروں کی طرح ان پر گر پڑے۔جس کے لیے میں مثال دینا چاہوں گی

۔کہ رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں لوگوں کو کفر یعنی فرقہ پرستی پر لگا دیا گیا۔اور لوگوں کو قرآن پاک میں غور کرنے سے دور کر دیا گیا۔یعنی قرآن پاک سے روک دیا گیا۔اور فرقہ پرست اندھوں اور بہروں کی طرح ان پر گر پڑے۔

سورہ یونس آیت 9 تا 10 پارہ 11

بیشک جو لوگ ایمان لائے۔اور انہوں صالح عمل کئے۔ان کا رب ان کو ایمان کی وجہ سے ہدایت کرے گا ۔ جنت میں ان کے لیے نہریں جاری ہونگی وہاں ان کی پکار ہوگی۔اے اللہ تیری ذات پاک ہے ۔اور ان کی باہمی دعا ہوگی۔سلام۔اور اُن کی دعا کے آخری الفاظ یہ ہونگے۔کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں صرف ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت کریگا۔اور یہی لوگ جنت میں جائیں گے۔

ایمان کا مطلب ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا۔یعنی جو لوگ قرآن پاک کو سچ مانتے ہوں گے اور اس کی اطاعت کرتے ہوں گے۔صرف اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت کریں گے۔اور یہی لوگ جنت میں جائیں گے۔

۔یہی لوگ جنت میں داخل ہونے پر بھی اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کریں گے۔اور اُن کی دعا کے آخری الفاظ یہ ہونگے۔کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

سورہ یونس آیات 1 تا 2 پارہ 11

الف لام را۔یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں۔کیا لوگوں کو اس بات پر تعجب ہے ۔کہ انہی میں سے ایک انسان پر وحی بھیجی۔کہ لوگوں کو خبردار کردو۔اور ایمان والوں کو خوش خبری دے دو۔کہ ان کے لیے اُن کے رب کے پاس سچا مرتبہ ہے۔کافروں نے کہا ۔کہ بیشک یہ تو ایک واضح جادوگر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب فرما رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔ایمان والو یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔کو خوش خبری کے زریعے خبردار کرو۔کہ اُن کے لیے اُن کے رب کے پاس سچا مرتبہ ہے۔اُس وقت کے کافروں یعنی مختلف فرقہ پرستوں نے کہا۔کہ بیشک آپ ﷺ تو ایک واضح جادوگر ہیں۔

میرا ایک سوال جو سب کے نام ہے۔زرا جواب دیں۔

خواتین وحضرات!

میرا آپ سے ایک سوال ہے۔کہ آپ کسی ایسے مرد کو کتنا پسند کریں گے جو ماں اور بہن بیٹی اور بیوی میں فرق نہ کرتا ہو۔جسے سچ اور جھوٹ کی پہچان نہ ہو دوست دشمن کی پہچان نہ ہو۔اُسے اپنے سارے کام برکتوں والے ہی لگتے ہوں۔کیا آپ اُس سے اتنا ہی خوش ہو جائیں گے۔اور چاہیں گے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آپ کے گھر میں رہے ۔اور کیا آپ اعلان کر دیں گے۔کہ ایسے انسان کو میں ہمیشہ ہمیشہ اپنے گھر میں رکھوں گا۔بلکہ یہ اس گھر کا وارث ہوگا۔آپ کا جواب یہ ہے کہ میں اتنا بھی بے وقوف نہیں۔کہ اتنا غلط فیصلہ کروں تو مجھے آپ ایک سوال کا جواب دیں کہ آپ ایسے انسان کو اپنے گھر میں گھسنے کی اجازت نہیں دیں گے تو کیا اللہ تعالیٰ ایسے انسان کو جنت میں گھسنے کی اجازت دیں گے۔جو مشرک ہوگا۔ جو ایمان اور کفر میں فرق نہیں کرسکتا۔جو اسلام اور کفر میں فرق نہیں کرسکتا۔جو اللہ تعالیٰ اور رسولوں میں فرق نہیں کرتا۔جو ولیوں اور اللہ تعالیٰ میں فرق نہیں کرتا۔جب وہ کہے کہ آؤ اللہ تعالیٰ کا زکر کریں۔تو گھنٹوں وہ کسی بزرگ کی باتیں کریں۔اس کی تعریف کے پل باندھے۔اس ساری کہانی میں اللہ تعالیٰ کا زکر کہاں ہے۔کیا یہ اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں۔یہ تو کسی بزرگ کی زندگی کے واقعات ہیں۔ایک بات کا جواب دیں کہ مسجدیں اللہ تعالیٰ کے زکر یعنی باتوں کے لیے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے کے لیے ہیں یا بزرگوں کی بڑائی بیان کرنے کے لیے۔

اسی طرح کی مثال عورت کے لیے بھی دینا چاہوں گی کہ آپ کسی ایسی عورت کو کتنا پسند کریں گے۔جو باپ اور بھائی میں فرق نہیں جانتی بیٹے اور شوہر میں فرق نہیں جانتی۔جسے سچ اور جھوٹ کی پہچان نہ ہو۔ دوست دشمن کی پہچان نہ ہو۔اُسے اپنے سارے کام برکتوں والے ہی لگتے ہوں۔کیا آپ اُس سے اتنا ہی خوش ہو جائیں گے۔اور چاہیں گے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آپ کے گھر میں رہے۔اور کیا آپ اعلان کر دیں گے۔کہ میں اس کو ہمیشہ ہمیشہ اپنے گھر میں رکھوں گا۔بلکہ یہ اس گھر کی وارث ہوگی۔آپ کا

جواب یہ ہے کہ ہم اتنے بھی بے وقوف نہیں۔ کہ اتنا غلط فیصلہ کریں تو مجھے آپ ایک سوال کا جواب دیں کہ آپ ایسے انسان کو اپنے گھر میں گھسنے کی اجازت نہیں دیں گے تو کیا اللہ تعالیٰ ایسی عورت کو جنت میں گھسنے کی اجازت دیں گے۔ جو مشرک ہوگی۔ جو اللہ تعالیٰ اور رسولوں میں فرق نہیں کرتی۔ جو ولیوں اور اللہ تعالیٰ میں فرق نہیں کرتی۔ جو ایمان اور کفر میں اور اسلام اور کفر میں فرق نہیں کرسکتی۔

خواتین وحضرات!

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے جنت نامی ایک دنیا بنائی ہے۔ جس میں ایسے لوگ ہوں گے جو رشتوں کی پہچان رکھنے والے لوگ ہوں گے۔ جو اللہ تعالیٰ اور رسول میں فرق جانتے ہوں گے۔ اور اس جنت کے وارث وہی لوگ ہوں گے۔ جو رسول کے لائے گئے پیغام کو سچ مانتے ہوں گے۔ اور اس کے زریعے اپنی اصلاح کریں گے۔ تو وہ جنت کے وارث ہوں گے۔ اگر کوئی رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کے علاوہ کسی اور کی اطاعت کرتے ہیں۔ تو وہ مشرک ہیں۔ جن رسولوں کو اللہ تعالیٰ اس کام کے لیے منتخب کرتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ بشیر اور نذیر کے نام سے پکارتے ہیں۔ یعنی خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے۔

سورہ طٰہٰ آیت 75 پارہ 16

اور جو اس کے پاس مومن بن کر آئے گا۔ اور اُس نے صالح اعمال کیے ہوں گے۔ تو بس یہی لوگ ہیں۔ جن کے درجے بہت بلند ہیں۔ ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ اور یہ اُس کا بدلہ ہے۔ جو پاک ہوا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ جنتیں اُسے ملیں گی یعنی باغ اُسے ملیں گے۔ جو مومن ہوگا۔ جس نے صالح اعمال کیے ہوں گے اور جو پاک ہو اہوگا۔ ایسے لوگوں کے درجے بہت بلند ہیں۔

خواتین وحضرات!

مومن کا مطلب ہے۔ قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا۔ قرآن پاک کی روشنی کے مطابق اعمال صالح اعمال ہیں۔ اور جس نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کے زریعے خود کو پاک کیا ہوگا۔ یعنی اپنی اصلاح کی ہوگی۔ تو یہی لوگ ہیں۔ جن کے درجے بہت بلند ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سب تحائف ایسے ہی لوگوں کے لیے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے پاک ہونے والے لوگوں کو دیکھا۔ اب ہم مومن یعنی ایمان والے کو قرآن پاک میں اچھی طرح تلاش کریں گے۔

تمہید برائے ایمان

قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔

سورہ نمل آیات 79 تا 81 پارہ 20

بس اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔ یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔ بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔ اور نہ آپ اندھوں کو ہدایت دے کر کر گمراہی سے بچا سکتے ہیں۔ آپ ﷺ صرف اسے سنا سکتے ہیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔ بس وہی مسلم ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔ جسے صرف ایمان والے سن کر مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن جاتے ہیں۔ اور جو مسلم نہیں بنتے یعنی فرمابردار نہیں بنتے۔ وہی اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔ اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے نا آشنا ہیں۔ اور ان پر رسول ﷺ کی آواز بے اثر ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ کی پکار ہے۔ ان کے جواب میں ایمان والوں کی پکار ہے۔ اور ایمان والوں کے جواب میں اللہ تعالیٰ کی پکار

ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 193 تا 195 کا پہلا حصہ پارہ4

ے ہمارے رب بے شک ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا۔ جو ایمان کے لیے پکار رہا تھا۔ کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ تو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دے۔ اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں وفات دے۔

اے ہمارے رب ہمیں وہ عطا کر۔ جو تو نے اپنے رسولوں کے زریعے وعدہ کیا ہے۔ اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا۔ بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی۔ کہ بیشک میں تم میں سے کسی کرنے والے کا عمل مرد ہو یا عورت۔ اس کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ تم سب ایک دوسرے سے ہو۔

خواتین وحضرات!

یہ پکار رسول ﷺ کی ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کو ایمان لانے کے لیے پکار رہے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ اب جو لوگ رسول ﷺ کی پکار پر ایمان لے آئیں گے۔ تو وہ لوگ اس دعا کو مانگنے کے حقدار ہوں گے۔

ایمان لانے والے لوگوں کی پکار

اے ہمارے رب بے شک ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا۔ جو ایمان کے لیے پکار رہا تھا۔ کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ تو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دے۔ اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں وفات دے۔

اے ہمارے رب ہمیں وہ عطا کر۔ جو تو نے اپنے رسولوں کے زریعے وعدہ کیا ہے۔ اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا۔ بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی۔

اللہ تعالیٰ نے ان دعا مانگنے والوں کی دعا قبول کر لی اور جواب دیا۔

اللہ تعالیٰ کی پکار

کہ بیشک میں تم میں سے کسی کا عمل چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ اس کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ تم سب ایک دوسرے سے ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کہ عمل کرنے والا مرد ہے یا عورت۔ کیونکہ تم سب ایک دوسرے سے پیدا ہوتے ہو۔

ہم جانتے ہیں کہ رسول کا مطلب اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا ہوتا ہے۔ جیسے رسول ﷺ قرآن پاک لائے۔ اس قرآن پاک کے زریعے جو وعدے اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے وعدے کہتا ہے۔ اور جو فرقہ پرست قرآن پاک سے باہر آپ کو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے بارے میں بتاتے ہیں۔ وہ جھوٹ ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے وعدے نہیں ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا صرف ایک ہی پیغام اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ اور وہ قرآن پاک ہے۔

سورہ توبہ آیات 71 تا 72 پارہ 10

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔ یہ لوگ نیکی کے کام کی ترغیب دیتے ہیں۔ اور برائی سے روکتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور زکواۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں پر بہت جلد رحم کیا جائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جنتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور پاکیزہ مکانوں کا دائمی باغات کا جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اُن لوگوں کا زکر ہے۔ جو مومن ہیں یعنی جو ایمان لائیں گے۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔ یہ لوگ نیکی کے کام کی ترغیب دیتے ہیں۔ اور برائی سے روکتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور زکواۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں پر بہت جلد رحم کیا جائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جنتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور پاکیزہ مکانوں کا دائمی باغات کا اجن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

اوران سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کے پاس سب کچھ تو ہوگا۔ مگر سب سے بڑی چیز جو ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہوگی۔

ایمان پر چندسوالات

یمان کس چیز کا نام ہے ایمان سمجھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے کن دو عورتوں کا انتخاب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو کس طرح ایمان سکھایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری ہدایت کیسے کی۔ اور رسول ﷺ نے ہماری ہدایت کیسے کی۔

ایک ایمان والا دوبارہ کافر کیسے بن سکتا ہے۔ جسے قرآن پاک میں ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والا کہا جاتا ہے۔

کافر اور ایمان والے میں کیا فرق ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایک دوسرے سے الگ کر دیتے ہیں۔ اور پھر ان کا ٹھکانہ بھی الگ ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ایمان والا اپنی زمہ داری نبھاتا ہے۔ ایمان والے وہ اعمال کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اس کے ساتھ نہروں والی جنت کا وعدہ اللہ تعالیٰ کرتے ہیں۔ جبکہ کافر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جہنم کا وعدہ ہے۔ جس میں آگ ہوتی ہے۔

آئیں ایمان کے بارے قرآن پاک سے ہی سوال دیکھتے ہیں۔ اور پھر قرآن پاک سے ہی ان کا جواب اور تفصیل دیکھیں گے۔ کیونکہ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد آپ کو ایمان کی مکمل سمجھ آجائے گی۔ مگر ایمان کو سمجھنے سے پہلے ایمان کے بارے میں چند سوال ہوں گے۔ تمام کے جوابات آپ کو اسی کتاب میں مل جائیں گے۔ اسی لیے چند آیات کو دہرایا ہے۔ کہ جب آپ اس کتاب کو ختم کریں۔ تو ایمان ایک معمہ نہ ہو۔ پہیلی نہ ہو۔ بلکہ یہ معمہ اور پہیلی حل ہو جائے۔ یاد رکھیں ایمان کوئی ایسی چیز نہیں۔ جو خود بخود آ کر آپ کی جھولی میں گر جائے گی بلکہ اس کو پہلے سمجھنا ہے۔ اور پھر اسے حاصل کرنا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔۔۔

سورہ المائدہ۔ آیت 61۔ پارہ نمبر 6

جب وہ آپ ﷺ کے پاس آتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ حالانکہ وہ کفر لئے ہوئے آئے تھے۔ اور کفر لیے ہوئے ہی واپس گئے اور اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ جب وہ نبی ﷺ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ جیسے کفر لے کر آئے تھے۔ ویسا ہی کفر لے کر واپس چلے گئے۔ اس آیت سے ہمیں پتہ چلا۔ کہ اپنے منہ سے ایمان ایمان کہنے سے کوئی ایمان والا نہیں بن جاتا۔ اس کے لیے ہمیں کوئی خاص اپنی زمہ داری نبھانی پڑے گی۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم لوگ جنہیں ایمان کے مطلب کا بھی پتہ نہیں۔ وہ کیسے دعویٰ کر سکتے ہیں۔ کہ وہ ایمان والے ہیں۔

سورہ حجرات۔ آیات 15 تا 18۔ پارہ نمبر 26

یہ دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے۔ لیکن تم یوں کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں اور ایمان تو ابھی تمہارے دلوں کے اندر داخل ہی نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو گے۔ تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں کوئی کمی نہ کرے گا بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے بے شک ایمان والے تو وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر وہ شک نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرتے ہیں یہی لوگ سچے ہیں آپ کہہ دیجئے کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنے دین سے اگاہ کرنا چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے یہ لوگ آپ پر احسان رکھتے ہیں کہ وہ اسلام لے آئے آپ کہہ دیجئے کہ اپنے اسلام لانے کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ یہ تو تم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری ہدایت کی اگر تم سچے ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی سب پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور جو تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پڑھوں سے کس طرح بات کی ہم وہی لوگ ہیں کہ قرآن پاک کے ہوتے ہوئے بھی ایمان سے باخبر نہیں ہیں اور دیہاتیوں کی

طرح صرف اسلام لائے ہیں بلکہ اس سے بھی بدتر ہیں کہ ہم فرقوں کی اطاعت کررہے ہیں اور اسلام کو تو ابھی ہم نے پہچانا ہی نہیں۔ اسلام کا مطلب بھی ہمیں نہیں آتا۔

اور ابھی تو ایمان ہمارے دلوں کے اندر داخل ہی نہیں ہوا اس لیے ہم ایک بے ایمان قوم ہیں۔

ان آیات میں قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے رسول ﷺ کا پیغام ہے۔

رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ اپنے اسلام لانے کا مجھ پر احسان نہ رکھو۔ بلکہ یہ تو تم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری ہدایت کی اگر تم سچے ہو۔

آپ نے دیکھا کہ منہ سے کہہ دینے سے کوئی ایمان والا نہیں بن جاتا۔ جب تک اس کے پاس ایمان کی ہدایت نہ ہو۔ تمام فرقہ پرست اس طرح کا ایمان لاتے ہیں۔ اور رسول ﷺ پر احسان کرتے ہیں۔

سورہ عنکبوت آیات 2 تا 3 پارہ 21

کیا لوگوں نے خیال کرلیا ہے۔ کہ ان کو صرف یہ کہنے سے چھوڑ دیا جائے گا۔ کہ وہ ایمان لے آئے ہیں۔ اور وہ آزمائیں نہ جائیں گے۔ اور بیشک ان سے پہلے جو لوگ تھے۔ ہم نے ان کو آزمایا۔ اللہ تعالیٰ ضرور ان لوگوں کو ظاہر کرکے رہے گا۔ جو سچے ہیں۔ اور ان کو بھی جو جھوٹے ہیں۔

خواتین و حضرات

ان آیات میں ہم جیسے لوگوں کا ہی ذکر ہے۔ جو صرف منہ سے کہتے ہیں۔ کہ وہ ایمان لے آئے ہیں۔ منہ سے اس طرح کہہ دینے سے حق ادا نہیں ہو جاتا۔ اس بات کے لیے ہماری آزمائش ہو کر رہے گی۔ اور سچوں اور جھوٹوں میں اللہ تعالیٰ فرق کرکے رہے گا۔ باپ دادا کا راستہ چھوڑنا ہوگا۔ جو مشکل کام ہوتا ہے۔ جو اس کو چھوڑ کر واقعی ایمان لائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس فرق کو ظاہر کرکے رہے گا۔

سورہ المائدہ آیت 5 آخری حصہ پارہ 6

اور جو کوئی ایمان کا کفر کرے۔ تو بے شک اس کے اعمال ضائع ہو گئے۔ اور وہی آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

خواتین و حضرات!

کیا ہم ایمان والے ہیں یا ایمان کا کفر کرلیا ہے۔ اور ہمارے اعمال ضائع ہو گئے ہیں۔ اور آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہیں۔

سورہ ص آیات 28 تا 29 پارہ 23

کیا ہم ایمان والوں کو ان لوگوں جیسا کردیں گے جو زمین میں فساد مچاتے ہیں۔ یا پرہیزگاروں کو بدکاروں کی طرح کردیں گے۔ یہ ایک بابرکت کتاب ہے۔ جو ہم نے آپ ﷺ کی طرف نازل کی ہے۔ تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں اور عقل مند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ کیا ہم ایمان والوں کو فساد کرنے والے لوگوں کے برابر کردیں گے۔ یا پرہیزگار لوگوں کو بدکار لوگوں کے برابر کردیں گے۔ یہ قرآن پاک ایک بابرکت کتاب ہے جو ہم آپؐ نے کی طرف نازل کی ہے۔ تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں۔ اور عقل مند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

سورہ مومن آیت 58 پارہ 24

اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے وہ اور بدکار برابر نہیں۔ مگر تم لوگ کم ہی غور کرتے ہو۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں ایمان والے انسان کے بارے میں اپنا فیصلہ سنا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ ایمان لائیں اور صالح عمل کرتے رہے وہ اور بدکار برابر نہیں۔ مگر تم لوگ کم ہی غور کرتے ہو۔ ایمان والے صالح اعمال والے ہیں۔ باقی سب بدکار ہیں۔

کفر کرنے والے لوگ کون ہیں جو لٹے پاؤں پھیر دیتے ہیں۔

سورہ آل عمرآن آیت 149 پارہ 4

اے ایمان والو اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کرو گے۔ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔ پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

خواتین و حضرات

اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں ل۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کرو گے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔یعنی تمھیں دوبارہ کافر بنا دیں گے۔پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

آیت نوٹ کریں۔کفر کرنے والے لوگ۔یہ کفر کرنے والے لوگ کون سے ہیں۔جو انسان کو مرتد بنا دیتے ہیں۔اسے قرآن پاک میں ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والے لوگ کہتے ہیں۔

- سورہ آل عمران۔آیات **106**۔پارہ**4**

جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض چہرے سیاہ ہونگے تو وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا۔بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ قیامت والے دن اُن لوگوں کے منہ کالے ہوں گے۔جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کر لیا تھا اور یہ اپنے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب چکھیں گے۔

خواتین و حضرات!

یہ کون لوگ ہوں گے۔جو ایمان لانے کے بعد کفر کر لیتے ہیں۔اس بات کا کیا مطلب ہے۔کیا ہم جانتے ہیں کہ ایمان لانے کے بعد کفر کیسے کیا جاتا ہے۔اس کا جواب اور تفصیل بھی آج معلوم کریں گے۔

- سورہ معارج آیات 37 تا38 پارہ29

پھر ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے۔کہ آپ ﷺ کے پاس دوڑے چلے آتے ہیں۔دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے ٹولیاں بنا کر۔کیا ان میں سے ہر ایک یہ توقع رکھتا ہے۔کہ انہیں جنتوں میں داخل کیا جائے گا۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے۔کہ آپ ﷺ کے پاس دوڑے چلے آتے ہیں۔دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے ٹولیاں بنا کر۔کیا ان میں سے ہر ایک یہ توقع رکھتا ہے کہ انہیں جنتوں میں داخل کیا جائے گا۔یہ کون لوگ ہیں۔

- سورہ انعام آیت 82 پارہ 7

وہ لوگ جو ایمان لائے۔اور اپنے ایمان میں ظلم کی امیزش نہیں کی۔انہی لوگوں کے لیے امن ہے۔اور وہی ہدایت پر ہیں۔

خواتین حضرات

یہ کون لوگ ہین جو اپنے ایمان میں ظلم کی امیزش نہیں کرتے۔جن کے لیے امن ہے۔اور جو ہدایت پر ہیں۔

ان لوگوں کو بھی دیکھیں گے۔

- سورہ سجدہ آیات 18 تا20 پارہ21

پھر کیا جو مومن ہے اُس کے برابر ہے۔جو نافرمان ہے۔وہ برابر نہیں ہو سکتے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ کیا ایمان والے اور اللہ تعالیٰ کے نافرمان برابر ہو سکتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ وہ برابر نہیں ہو سکتے۔

- سورہ انعام آیت 158 تا 159 پارہ8

کیا وہ صرف اس انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں یا آپ کا رب آ جائے یا آپ کے رب کا کوئی معجزہ آ جائے جس دن کوئی معجزہ آپ کے رب کی طرف سے آ جائے گا اس وقت ایمان لانا ان کے کسی کو نفع نہیں دے گا۔جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں کوئی نیکی کا کام نہ کیا ہو۔آپ کہہ دیجئے کہ تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔بے شک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں۔اور گروہ بن گئے۔ان سے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ

کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائیگا کہ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس یت میں ان لوگوں کی بات ہو رہی ہے۔جن کے پاس ایمان کی دولت نہیں ہوتی۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کیا یہ لوگ صرف اس بات کے انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا آپ کا رب آجائے یا آپ کے رب کا کوئی معجزہ آجائے جس دن کوئی معجزہ آپ کے رب کی طرف سے آجائے گا اس وقت ایمان لانا ان کے کسی کام نہیں آئے گا جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں کوئی نیکی کا کام نہ کیا ہو۔آپ کہہ دیجئے کہ تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔

بے شک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے ہیں۔اور گروہ بن گئے۔ان سے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائیگا کہ وہ کیا کرتے رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جن لوگوں کے پاس ایمان کی دولت نہیں۔ان سے رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔اکہ تم بھی قیامت کا انتظار کرو۔ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ فرقے بنانے والوں کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔چونکہ فرقے بنانے والے قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقے بناتے ہیں۔اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ بے شک یہ میرا معاملہ ہے پھر میں ان کو خود بتاؤں گا کہ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ایمان کے بغیر ہماری نجات ممکن ہی نہیں۔اور کسی معجزہ یعنی قیامت کی نشانی دیکھنے کے بعد ایمان لانا اللہ تعالیٰ قبول نہیں کریں گے۔جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں کوئی نیکی کا کام نہ کیا ہو۔اس کا مطلب ہے۔کہ ایمان ہماری کسی ایسی حالت کا نام ہے۔اور کسی ایسے کارنامے کا نام ہے۔جس سے ہم ایمان والے بن جاتے ہیں۔اور جن کے پاس یہ دولت نہیں۔اس کے لیے رسول ﷺ کا بڑا سخت پیغام ہے۔کہ بس اب قیامت کا انتظار کرو۔کیونکہ ایسے لوگوں کے لیے رسول ﷺ بھی قیامت کا انتظار کررہے ہیں۔

سورہ سبا آیات 20 تا 21 پارہ 22

اور بے شک شیطان نے ان کے بارے میں اپنے گمان کو سچا پایا۔پس انہوں نے اس کی اطاعت کی۔سوائے ایمان والوں کی ایک فرقے کے۔اور شیطان کا ان لوگوں پر اس سے زیادہ غلبہ نہیں تھا۔مگر ہم معلوم کرلیں۔اُن لوگوں کو جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ان لوگوں کی نسبت الگ کردیں۔جو اس میں شک کرتے ہیں۔اور تیرا رب ہر چیز پر نگران ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایک فرقہ شیطان سے بچ پائے گا۔یہ ایمان والوں کا فرقہ ہوگا۔باقی تمام فرقے شیطان کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

ہم نے چند سوالات قرآن پاک سے دیکھے۔اب ہم قرآن پاک سے ایمان کے بارے میں جواب اور تفصیل حاصل کریں گے۔یہ کس قسم کے اعمال ہیں۔جس کو صالح اعمال کہا جارہا ہے۔جس سے ایک انسان مومن بنتا ہے۔اور وہ کس قسم کے اعمال ہیں۔کہ جن سے ایک انسان اللہ تعالیٰ کا نافرمان بن جاتا ہے۔یعنی کافر بن جاتا ہے۔اور کس قسم کے اعمال ہیں جن سے ایمان والے کفر کرکے دوبارہ کافر بن جاتے ہیں اور ہم اپنے ایمان کو ظلم کی ملاوٹ سے کیسے بچا سکتے ہیں۔ان تمام باتوں کا جواب اور تفسیر قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔

آئیں ایمان کی تلاش میں قرآن پاک کی طرف چلتے ہیں۔

پارٹ نمبر 2

(2) ایمان کسے کہتے ہیں۔پارٹ نمبر 2

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

ایمان کسے کہتے ہیں۔

سورہ محمد آیات 2 تا 3 پارہ 26

اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔

اور ایمان لائے اُس پر جو محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اور وہی اُن کے رب کی طرف سے سچ ہے۔

اللہ تعالیٰ اِن کی برائیاں دور کر دے گا اور ان کی حالت سنوار دے گا۔ یہ اس لیے ہوا کہ کافروں نے جھوٹ کی اطاعت کی۔ اور جو لوگ ایمان لائے۔ انہوں نے اپنے رب کی طرف سے آئے ہوئے سچ کی اطاعت کی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کیلئے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری سے اللہ تعالیٰ نے ایمان کی یہ مثال پیش کی۔ کہ جو محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے۔ یعنی قرآن پاک۔ اس کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا ایمان والا ہے۔ آپ ان آیات میں غور کریں۔ ترجمہ کو بار بار پڑھیں۔ ایمان کا مکمل جواب اور تفسیر موجود ہے۔ قیامت والے دن ایمان والوں کے گناہ اللہ تعالیٰ دور کر کے ان کی حالت درست کر دے گا۔ یعنی گناہ معاف کر دیگا۔ اس لیے کہ انہوں نے سچ کی اطاعت کی۔

خواتین وحضرات:

آئیں قرآن پاک کی ڈکشنری سے چار ایک جیسی مثالوں سے ایمان کو سمجھتے ہیں۔

مثال نمبر 1:

سورہ انعام آیت نمبر 27 پارہ 7

کاش آپ انہیں دیکھیں۔ جب انہیں جہنم کے کنارے کھڑا کیا جائے گا۔ تو وہ کہیں گے۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔ اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں۔ اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق قیامت والے دن جہنمی پچھتائیں گے۔ کہ کیا ہی اچھا ہو۔ کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔ اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں۔ اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔ یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔

مثال نمبر 2:

سورہ قصص آیت نمبر 47 پارہ 20

اگر ایسا نہ ہوتا۔ کہ ان کے اعمال کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی۔ پھر وہ کہتے۔ اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول ﷺ کیوں نہ بھیجا۔ تاکہ ہم تیری آیات کی اطاعت کرتے۔ اور ایمان لانے والوں میں شامل ہو جاتے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق قرآن پاک کی اطاعت کرنا ایمان کہلاتا ہے۔ اور رسول کو بھیجنے کا مقصد لوگوں تک اللہ تعالیٰ کی آیات پہنچانا ہوتی ہیں۔ تاکہ وہ ایمان والے بن جائیں۔

مثال نمبر 3:

سورہ طٰہٰ آیت 134 پارہ 16

اور اگر ہم انہیں اس سے پہلے عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ یہ کہہ سکتے تھے۔ اے ہمارے رب تو نے ہمارے پاس رسول کیوں نہ بھیجا۔ کہ ہم ذلیل وخوار ہونے سے پہلے تیری آیات کی اطاعت کر لیتے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق قرآن پاک کی اطاعت کرنا ایمان کہلاتا ہے۔اور رسول کو بھیجنے کا مقصد لوگوں تک اللہ تعالیٰ کی آیات پہنچانا ہوتی ہیں۔تا کہ ان آیات پر عمل کر کے قیامت والے دن وہ ذلیل وخوار ہونے سے بچ سکیں۔

مثال نمبر 4

سورہ ابراہیم۔آیت 44۔پارہ 13

اوران لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ جب ان پر عذاب آئے گا تو وہ جو ظالم ہیں کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں تھوڑی دیر کے لیے مہلت دے کہ ہم تیری دعوت قبول کرلیں اور رسولوں کی اطاعت کریں کیا تم اس سے پہلے قسمیں نہ کھاتے تھے کہ تمہارے لیے کوئی زوال نہیں ہے اور تم ان لوگوں کے گھروں میں رہ چکے ہو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا۔

خواتین وحضرات!

اس آیت میں ظالموں کا ذکر ہے۔جو جو عذاب کے وقت کہیں گے۔کہ ہمارے رب ہمیں تھوڑی دیر کے لیے مہلت دے کہ ہم تیری دعوت قبول کرلیں اور رسولوں کی اطاعت کریں۔اس آیت میں اُن تمام لوگوں کے اجتماعی مسلہ کو بیان کیا گیا۔جو تمام لوگ اپنے رسول کی نافرمانی کرتے ہیں۔اور جو پیغام دے کر اللہ تعالیٰ نے انہیں بھیجا ہوتا ہے۔اسے قبول نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

اس آیت سے ہمیں پتہ چلا کہ رسول یعنی پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کے پیغام کی دعوت قبول کرنا۔تمام فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے پیغام کو قبول نہیں کرتے۔اورانہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیغام یعنی قرآن پاک کے بجائے فرقے بنالیے ہیں۔اسے وہ رسول ﷺ کی اطاعت کہتے ہیں۔حالانکہ رسول کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کے پیغام کو قبول کرنا ہوتا ہے۔ہم لوگوں نے رسول ﷺ کی دعوت کو قبول نہیں کیا۔جس طرح پہلے لوگ قبول نہیں کرتے تھے۔اس لیے جب ان فرقہ پرستوں پر عذاب آئے گا۔ تو ان کے ساتھ ساتھ ہم پر بھی آئے گا۔اور ہم نے قرآن پاک کو سمجھنے کے بجائے فرقے بنالیے۔اور رسول ﷺ کی اطاعت کے بجائے فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔اسی لیے تو کہیں گے۔کہ ہمارے رب ہمیں تھوڑی دیر کے لیے مہلت دے کہ ہم تیری دعوت قبول کرلیں اور رسولوں کی اطاعت کریں۔رسول کی اطاعت کا مطلب یعنی پیغام پہچانے والے کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کے پیغام یعنی قرآن پاک کی دعوت قبول کرنا ہے۔

خواتین وحضرات:

ہم نے قرآن پاک کی ڈکشنری سے جانا۔کہ قرآن پاک کی آیات کو سچ سمجھنا اوراس کی اطاعت ایمان والا بناتی ہے۔یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔

ہم نے قرآن پاک کی ڈکشنری سے جانا۔تو ہمیں پتہ چلا کہ صرف منہ سے کہہ دینا۔کہ میں قرآن پاک کو مانتا ہوں یا مانتی ہوں۔یہ کہہ دینا کافی نہیں ہے۔جب تک کہ اس سچ کو سمجھا نہ جائے۔اوراس کی اطاعت نہ کی جائے۔ورنہ ہم بھی ذلیل وخوار ہونے والے لوگوں میں شامل ہوجائیں گے۔جہنم میں جا کر پچھتانے والے بن جائیں گے۔ایمان کو سمجھنے کیلئے مثالوں پر بار بار غور کریں۔

سورہ سجدہ آیات 18 تا 20 پارہ 21

پھر کیا جو مومن ہے اُس کے برابر ہے۔جو نافرمان ہے۔وہ برابر نہیں ہوسکتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ کیا ایمان والے اوراللہ تعالیٰ کے نافرمان برابر ہوسکتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ وہ برابر نہیں ہوسکتے۔کیونکہ مومن یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والا اوراس کی اطاعت کرنے والا ہوتا ہے۔اور جو قرآن پاک کا نافرمان ہوتا ہے۔یہ دونوں برابر نہیں ہوسکتے۔

سورہ ص آیات 28 تا 29 پارہ 23

کیا ہم ایمان والوں کو ان لوگوں جیسا کردیں گے جو زمین میں فساد مچاتے ہیں۔یا پرہیزگاروں کو بدکاروں کی طرح کردیں گے۔یہ ایک بابرکت کتاب ہے۔جو ہم نے آپ ﷺ کی طرف نازل کی ہے۔تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں اور عقل مند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ کیا ہم ایمان والوں کو فساد کرنے والے لوگوں کے برابر کر دیں گے۔ ایمان یعنی قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کر نے والوں کو فساد کرنے والوں کے برابر کر دیں گے۔ قرآن پر ایمان لانے والے پرہیزگار لوگوں کو بدکار لوگوں کے برابر کر دیں گے۔ یہ قرآن پاک ایک بابرکت کتاب ہے جو ہم آپؐ نے کی طرف نازل کی ہے۔ تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں۔ اور عقل مند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

- سورہ عنکبوت آیات 2 تا 3 پارہ 21

کیا لوگوں نے خیال کر لیا ہے۔ کہ ان کو صرف یہ کہنے سے چھوڑ دیا جائے گا۔ کہ وہ ایمان لے آئے ہیں۔ اور وہ آزمائیں نہ جائیں گے ۔ اور بیشک ان سے پہلے جو لوگ تھے۔ ہم نے ان کو آزمایا۔ اللہ تعالیٰ ضرور ان لوگوں کو ظاہر کر کے رہے گا۔ جو سچے ہیں۔ اور ان کو بھی جو جھوٹے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں ہم جیسے لوگوں کا ہی ذکر ہے۔ جو صرف منہ سے کہتے ہیں۔ کہ وہ ایمان لائے۔ یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھتے ہیں۔ اور اسکی اطاعت کرتے ہیں۔ منہ سے اس طرح کہہ دینے سے حق ادا نہیں ہو جاتا۔ اس بات کے لیے ہماری آزمائیش ہو کر رہے گی۔ اور سچوں اور جھوٹوں میں اللہ تعالیٰ فرق کر کے رہے گا۔ باپ دادا کا راستہ چھوڑنا ہوگا۔ جو مشکل کام ہوتا ہے۔ جو اس کو چھوڑ کر واقعی ایمان لائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس فرق کو ظاہر کر کے رہے گا۔ جو باپ دادا کے راستے کی قربانی دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف آجائے گا۔ یعنی ایمان لے آئے گا ۔ یعنی قرآن پاک کو سچ مانے گا اور اسکی اطاعت کرے گا تو وہ ایمان والا ہوگا۔

وہ دراصل ایمان والا ہوگا

- سورہ المائدہ آیت 5 آخری حصہ پارہ 6

اور جو کوئی ایمان کا کفر کرے۔ تو بے شک اس کے اعمال ضائع ہو گئے۔ اور وہی آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم ایمان والے ہیں یا ایمان کا کفر کر لیا ہے ۔ اور ہمارے اعمال ضائع ہو گئے ہیں۔ اور آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہیں۔

- سورہ مومن۔ آیت 58 پارہ 24

اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ وہ اور بدکار برابر نہیں۔ مگر تم لوگ کم ہی غور کرتے ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں ایمان والے انسان کے بارے میں اپنا فیصلہ سنا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ ایمان لائیں گے یعنی قرآن پاک کو سچ مانیں گے اور اسکی اطاعت کریں گے۔ ان کے اعمال صالح اعمال ہیں۔ کیونکہ یہ اعمال قرآن پاک کی روشنی میں ہوں گے۔ اس لیے یہ آنکھوں والے ہیں اور باقی لوگ اندھے ہیں اور بدکار ہیں۔

- سورہ نمل لآیات 79 تا 81 پارہ 20

بس اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔ یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔ بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔ اور نہ آپؐ اندھوں کو ہدایت دے کر گمراہی سے بچا سکتے ہیں۔ آپ ﷺ صرف اسے سنا سکتے ہیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔ بس وہی مسلم ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔ کہ آپؐ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔ جسے صرف ایمان والے سن کر فرمابردار بن جاتے ہیں۔ اور جو فرمابردار نہیں بنتے۔ وہی اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔ اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے ناآشنا ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو کس طرح ایمان سکھایا۔ اور پھر اسی طرح رسول ﷺ نے قیامت تک آنے والوں کی رہنمائی کی۔

سورہ شوریٰ آیت نمبر 52 پارہ 25

اور اس طرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح آپ ﷺ کی طرف وحی کی ہے۔ آپ ﷺ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے۔ لیکن ہم نے اس روح یعنی وحی یعنی قرآن کو روشنی بنا دیا۔ ہم اپنے غلاموں میں سے جس کو چاہیں اس روشنی سے ہدایت دیتے ہیں اور آپ ﷺ بلاشبہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر رہے ہیں۔ اُس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو زمین اور آسمانوں میں موجود ہر چیز کا مالک ہے یاد رکھو سارے معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان کے بارے میں کیا کہہ رہے ہیں کہ آپ ﷺ نہیں جانتے تھے کہ کتاب اور ایمان کیا ہوتا ہے مگر ہم نے اس قرآن کو روشنی بنا دیا۔ اس روشنی کی وجہ سے ایمان اور کتاب کو جانا۔

یعنی اب جو انسان نہیں جانتا کہ ایمان کیا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا کیا مقصد ہوتا ہے۔ وہ اس قرآن کی روشنی میں سمجھ جائے گا کہ ایمان کیا ہوتا ہے آپ نے غور کیا کہ ایمان کو جاننے کے لیے قرآن پاک کی روشنی بہت ضروری ہے اس کے بغیر ہم اندھیرے میں ہیں اور اندھیرے میں کسی چیز کو نہیں سمجھا جا سکتا پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم اپنے غلاموں سے میں جسے چاہیں اس روشنی سے ہدایت دیتے ہیں اور آپ ﷺ بلاشبہ سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کر رہے ہیں اس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو زمین اور آسمانوں کی تمام چیزوں کا مالک ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ تعلیم کتنی ضروری ہے جو مرد یا عورت پڑھے لکھے ہونگے تو وہ قرآن کی روشنی سے دیکھ سکیں گے ان پڑھ بندہ تو اندھوں کی طرح ہوتا ہے اس کے سامنے قرآن کی تحریر بے شک لکھی ہو لیکن جب وہ پڑھ ہی نہیں سکتا، سمجھ ہی نہیں سکتا تو قرآن کی روشنی میں ایمان کو کیسے جانے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شرط لگائی ہے کہ قرآن سے پہلے آپ ﷺ ایمان کو نہیں جانتے تھے اس کا مطلب ہے کہ ہر انسان کو ایمان جاننے کے لیے قرآن پاک سے رجوع کرنا پڑے گا۔ رسول ﷺ نے اسی قرآن کے ذریعے ہماری ہدایت کی۔ یعنی رہنمائی کی۔ جو اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

اب جو رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ اسی قرآن پاک سے ہدایت حاصل کریں گے۔ رہنمائی حاصل کریں گے۔ تو ہدایت پالیں گے۔ تو ایمان کو پالیں گے۔

یہ آیات اُن تمام نام نہاد مفسروں کے جھوٹ کا پردہ چاک کرتے ہیں۔ جو قرآن پاک کی تفسیر اپنے بڑے بزرگوں کے نام سے کرتے ہیں۔ اس طرح وہ ایمان کو کبھی نہیں سمجھ سکیں گے۔ اور نہ قرآن پاک کے نازل ہونے کے مقصد کو جان سکیں گے۔

آپ نے دیکھا کہ ہم تعلیم کے بغیر قرآن پاک کی روشنی سے مستفید نہیں ہو سکتے اور ایمان کو ہم نے قرآن پاک کی روشنی میں حاصل کرنا ہے اس کے سوا کوئی دوسری چیز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم نے ایک روح آپ کی طرف وحی کی اس سے پہلے آپ ﷺ نہیں جانتے تھے کہ ایمان کیا ہوتا ہے اس قرآن کے بعد آپ نے جانا کہ ایمان کیا ہوتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی بنا دیا۔ جس میں ایمان نظر آیا۔ آپ ﷺ قرآن کے بغیر ایمان کو نہیں پہچان سکتے۔ تو کیا ہم قرآن کو چھوڑ کر قرآن سے منہ موڑ کر اندھوں کی طرح صرف عربی پڑھتے رہیں اور قرآن کی روشنی میں ایمان کو سمجھیں ہی نہ تو کیا ہم ایمان والے بن سکتے ہیں ایمان کو سمجھ سکتے ہیں۔

خواتین و حضرات!

ان آیات میں قرآن کو روح کہا گیا، روشنی کہا گیا، ایمان کہا گیا، کتاب کہا گیا، وحی کہا گیا، ہدایت کہا گیا اور اللہ کا راستہ کہا گیا اور یہ سب قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں ان آیات سے ثابت ہوا کہ ہم قرآن پاک کی تعلیم کے بغیر ایمان کو نہیں سمجھ سکتے ایمان والے نہیں بن سکتے۔

رسول ﷺ نے کس طرح ہمیں اندھیرے سے نکالا۔ اور روشنی میں لائے۔ قرآن پاک کی روشنی میں عمل کرنے والا مومن ہے۔ اور قرآن پاک کی روشنی میں ہونے والے اعمال صالح اعمال ہیں۔

سورہ ابراہیم۔ آیت 1 پارہ 13

الر۔ یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ ﷺ کی طرف نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائیں۔ اُن کے رب کی اجازت سے۔ اُس اللہ تعالیٰ کے راستے پر لائیں۔ جو زبردست قابل تعریف ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں اور رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ لوگوں کے رب کی اجازت سے لوگوں کو قرآن پاک کے ذریعے اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ یعنی اللہ کے راستے پر لاؤ۔ جو زبردست قابل تعریف ہے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو صرف قرآن پاک کے ذریعے اجازت دی۔ کہ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ اور اللہ کے راستے پر لاؤ۔ اس کے علاوہ کسی اور چیز کا نام نہیں لیا۔

- سورۃ تغابن آیت 8 پارہ نمبر 28

پس ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے رسول ﷺ پر اور اس روشنی پر جو ہم نے نازل کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اُس سے باخبر ہے۔ جو کچھ تم کرتے ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے رسول ﷺ پر اور اس روشنی پر جو ہم نے نازل کی ہے۔ یعنی قرآن پاک پر۔

خواتین وحضرات

روشنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔ اللہ تعالیٰ حکم دے رہے ہیں۔ کہ ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے رسول ﷺ پر اور قرآن پاک پر۔

ان آیات میں پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ پھر رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ یاد رہے کہ رسول کا مطلب ہے۔ پیغام پہنچانے والا

- سورہ اعراف۔ آیات 157 اور 158 پارہ نمبر 9

جو لوگ اس رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں جو نبی اُمی ہے۔ جس کا ذکر وہ اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ رسول ﷺ انہیں نیکی کا حکم کرتا اور برائی سے روکتا ہے۔ ان کے لیے پاکیزہ چیزیں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام کرتا ہے۔ ان کے بوجھ ان پر سے اتارتا ہے۔ اور وہ بندشیں کھولتا ہے۔ جس میں وہ جکڑے ہوئے ہیں۔ لہٰذا جو لوگ اُس پر ایمان لائیں اور اس کی حمایت اور مدد کریں۔ اور اس روشنی کی اطاعت کریں۔ جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔ تو یہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں۔

آپ ﷺ کہہ دیجیے لوگو۔ میں تم سب کی طرف اُس اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں ۔ جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے ۔ لہٰذا تم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول نبی اُمی پر ایمان لاؤ۔ جو خود بھی اللہ تعالیٰ اور اُس کے کلام پر ایمان لاتا ہے اور اُس کی اطاعت کرو۔ تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ ان آیات میں پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ پھر رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ رسول کا مطلب ہے۔ پیغام پہنچانے والا

پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ جو لوگ اس پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کرتے ہیں جو ان پڑھ نبی ہے۔ جس کا ذکر وہ اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ پیغام پہنچانے والا انہیں نیکی کا حکم کرتا اور برائی سے روکتا ہے۔ ان کے لیے پاکیزہ چیزیں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام کرتا ہے۔ ان کے بوجھ ان پر سے اتارتا ہے۔ اور وہ بندشیں کھولتا ہے۔ جس میں وہ جکڑے ہوئے ہیں۔ لہٰذا جو لوگ اُس پر ایمان لائیں اور اس کی حمایت اور مدد کریں۔ اور اس روشنی یعنی قرآن پاک کی اطاعت کریں۔ جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔ تو یہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں۔

اس کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔

لوگو۔ میں تم سب کی طرف اُس اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا ہوں ۔ جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ لہٰذا تم اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیغام پہنچانے والے ان پڑھ نبی پر ایمان لاؤ۔ جو خود بھی اللہ تعالیٰ اور اُس کے کلام پر ایمان لاتا ہے۔ اور اُس کی اطاعت کرو۔ تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس روشنی کی اطاعت کرو۔ جو آپ ﷺ کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔ اور اس قرآن کے ذریعے وہ لوگوں کو تعلیمات دیتا ہے۔ اس قرآن کے ذریعے وہ حلال وحرام کے بارے میں بتاتا ہے۔ نیکی اور بدی کی باتوں کو بتاتا ہے۔ اور ان سے وہ بوجھ اتارتا ہے۔ جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے۔ یہی وہ پیغمبر ہے جس کا ذکر انہیں تورات اور انجیل میں ملتا ہے۔ لہٰذا جو لوگ اس پیغام پہنچانے والے کو مانتے ہیں وہ اس کی حمایت اور مدد کریں۔ اور اس قرآن پاک کی اطاعت کریں ۔ جو اس کے ساتھ نازل ہوا ہے ۔ وہی کامیاب ہونے والے لوگ ہیں۔ پھر یہی باتیں رسول ﷺ کرتے ہیں۔ کہ اے لوگو

بے شک میں تم سب کی طرف اُس اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا پیغام پہنچانے والا ہوں۔ جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ اللہ پر اور اس کے پیغام پہنچانے والے ان پڑھ نبی پر ایمان لاؤ۔ جو خود بھی اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے کلام پر ایمان لاتا ہے۔ اور اس کی اطاعت کرو۔ تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اطیع اللہ واطیع الرسول کو کھول کھول کر سمجھایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ جو لوگ رسول ﷺ پر ایمان لائیں وہ اس کی حمایت اور مدد کریں۔ اور اس روشنی یعنی قرآن پاک کی اطاعت کریں۔ جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔ تو یہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں۔ یعنی قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے۔

پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

اے لوگو بے شک میں تم سب کی طرف اُس اللہ کا بھیجا ہوا پیغام پہنچانے والا ہوں۔ جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ اللہ پر اور اس کے پیغام پہنچانے والے ان پڑھ نبی پر ایمان لاؤ۔ جو خود بھی اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے کلام پر ایمان لاتا ہے۔ اس کی اطاعت کرو۔ تا کہ تم ہدایت پاؤ۔ یعنی ہم صرف اس طرح ہدایت حاصل کر سکتے ہیں۔ جب ہم رسول کی اطاعت کریں۔ وہ رسول ﷺ خود بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام یعنی قرآن پاک پر ایمان رکھتا ہے۔ اس کی اطاعت کرو۔ تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام یعنی قرآن پاک پر ایمان رکھتا ہے۔ اس کی اطاعت یہی ہے۔ کہ ہم بھی اللہ تعالی اور اس کے کلام پر ایمان لائیں۔ یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔ اس طرح ہم ہدایت پا جائیں گے۔ اسے اطیع اللہ واطیع الرسول کہتے ہیں۔ اگر ہم فرقے بناتے ہیں۔ تو یہ رسول ﷺ کی نہ مدد ہے اور نہ حمایت ہے۔

سورہ الحدید آیت نمبر 9 پارہ نمبر 27

وہی تو ہے جو اپنے غلام پر واضح دلائل والی آیات نازل کرتا ہے تا کہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے اور بیشک اللہ تعالیٰ تم پر نہایت شفیق مہربان ہے۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی کہا اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ وہ میں ہی تو ہوں۔ جو اپنے غلام پر واضح دلائل والی آیات نازل کرتا ہوں۔ تا کہ وہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے اور بیشک اللہ تعالیٰ تم پر نہایت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

خواتین و حضرات

ان آیات میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی محبت دیکھی اللہ تعالیٰ کی شفقت مہربانی دیکھی کہ اُس نے ہمارے لیے آیات بھیجیں ہیں تا کہ ہم اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آجائیں اور ہم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی شفقت اور مہربانی سے یہ سلوک کر رہے ہیں کہ صرف اس کو عربی میں پڑھتے ہیں اور بس سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیا۔ ہم اندھیروں میں ہیں۔ ہم نے اسے اردو میں سمجھ سمجھ کر روشنی میں آنا ہے۔ کبھی اندھیرے پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ جب کبھی ہم کمرے میں بیٹھے ہوں اور لائیٹ چلی جائے تو آپ دیکھتے ہیں کہ ہمیں کچھ بھی نظر نہیں آتا جب ایک دم لائٹ آتی ہے تو ہمیں روشنی میں ایک ایک چیز الگ الگ نظر آتی ہے قرآن پاک بھی اللہ تعالیٰ کی وہ روشنی ہے جس کو پانے کے بعد انسان کو ہر بات صاف صاف نظر آتی ہے وہ جان جاتا ہے کہ قرآن پاک سمجھنے سے پہلے وہ اندھیروں میں تھا۔

خواتین و حضرات

اس آیت سے بھی تعلیم کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ ایک تعلیم یافتہ انسان قرآن پاک کو اردو ترجمے کے ذریعے سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی روشنی میں آسکتا ہے۔ اور اندھیروں سے بچ سکتا ہے۔

سورہ طلاق۔ آیت 11 پارہ نمبر 28

اور کتنی ہی بستیاں ہیں۔ جنہوں نے اپنے رب اور اُس کے رسول کے حکم کی نافرمانی کی۔ تو ہم نے اُن کا سخت حساب لے لیا۔ اور انہیں عذاب دیا۔ بہت برا عذاب۔

پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اے عقل والو۔ جو ایمان لائے ہو۔ بے شک ہم نے تمھاری طرف ایک نصیحت نازل کی ہے۔

ایک ایسا رسول ﷺ جو تم کو واضح دلائل والی آیات سناتا ہے۔ تا کہ ایمان لانے والوں اور صالح عمل کرنے والوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور صالح عمل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ایسی جنتوں میں داخل کریں گے جن میں نہریں بہتی ہوئی ہونگی یہ سب لوگ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس

کے لیے بہترین رزق رکھا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا یہ طریقہ ہے کہ وہ قرآن پاک کے ذریعے اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آجائے اور اس روشنی میں وہ جو اعمال کرے گا وہ صالح اعمال ہونگے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی روشنی میں ہونگے اور ایسے ہی لوگوں کے لیے جنت کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں قرآن پاک کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی باتوں کو ماننے والے ان جنتوں میں رہیں گے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے بڑی عزت والی روزی کا انتظام کیا ہوا ہے۔

رسول ﷺ کی لائی ہوئی آیات کے ذریعے اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آنا رسول کی اطاعت ہے۔جبکہ پہلی بستیوں والوں نے اللہ تعالیٰ اور رسولوں کی نافرمانی کی۔یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغام کو بستیوں والوں نے پیغام پہنچانے والے سے قبول نہ کیا۔پیغام قبول کرنے والے اطیع اللہ واطیع الرسول والے ہوتے ہیں یعنی ایمان والے ہوتے ہیں۔کیا ہم اطیع اللہ واطیع الرسول والے لوگ ہیں۔پیغام قبول نہ کرنے والے اللہ اور رسول کے نافرمان ہوتے ہیں۔یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات جھٹلانے والے ہوتے ہیں۔

سورہ مائدہ۔آیات 15 تا16۔پارہ6

اے کتاب والو! تمہارے پاس ہمارا رسول آچکا ہے جو تمہاری ان بہت سی باتوں کی وضاحت کر دیتا ہے جن کو تم کتاب میں سے چھپا جاتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھوڑ بھی دیتا ہے۔اب تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آچکی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سلامتی کے راستے دکھاتا ہے جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔اور انہیں اپنی اجازت سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی اور واضح کتاب کہا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو سلامتی کے راستے دکھاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ایسے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی روشنی دکھاتا ہے جس سے لوگ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آکر اللہ سیدھے استے کی ہدایت حاصل کر لیتے ہیں۔

سورۃ تغابن آیات 8 تا10 پارہ 28

پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس روشنی پر جو ہم نے نازل کی ہے جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے جس دن وہ تم کو جمع ہونے کے دن اکھٹا کرے گا اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے گا اور صالح عمل کرے گا اس کی خطائیں دور کر دے گا اور اس کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور جس نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی لوگ جہنمی ہیں جس مین وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کو روشنی کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو مانو اور اس کے رسول ﷺ کو مانو اور اس روشنی یعنی قرآن پاک کو مانو پھر اللہ اپنے علم کی طاقت اور قدرت بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تم لوگ جو کچھ بھی کر رہے ہو اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے یہ ایک پیکج پر مبنی پیغام ہے جو انسان کے نام ہے تا کہ وہ قیامت کے دن کی تیاری کر سکے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ ہار جیت کا دن ہوگا۔جیتنے ولاے لوگ وہ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر رسول ﷺ پر اور قرآن پاک پر ایمان لائے ہونگے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو مانا ہوگا۔اللہ تعالیٰ ان کے گناہ مٹا دے گا یعنی معاف کر دے گا اور جنت کے باغات میں داخل کرے گا یہ ہے جیت یہ ہے کامیابی اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا یعنی فرقے بنائے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ہوگا یہی لوگ جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں یہ ہے ہار یہ ہے ناکامی کیونکہ جہنم رہنے کا ایک بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنا پورا پیغام سنایا قرآن پاک کو روشنی کے نام سے پکارا ہم نے اس قرآن کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی آیات کو ماننا ہے قرآن کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ماننا ہے قرآن کی روشنی میں رسول کو ماننا ہے اور قرآن کی روشنی میں قرآن کو جاننا ہے یہ ہے ایک چار دیواری جس میں اعمال کرنے والے کے اعمال صالح اعمال بن جاتے ہیں۔جو جنت کی طرف لے جاتے ہیں کامیابی کی طرف لے جاتے ہیں۔اور کافر یعنی فرقہ پرست جو قرآن پاک کی روشنی میں اعمال نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا دیتے ہیں۔ قیامت والے دن ناکامی اور ہار کو مجبوراً گلے کا ہار بنائیں گے۔اور جہنم رہنے کا ایک بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ ان آیات سے ہمیں تعلیم کی اہمیت معلوم ہوئی کیونکہ ایک پڑھا لکھا انسان قرآن پاک کے ترجمے کو ہر وقت پڑھ سکتا ہے دن یا رات میں اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو جان سکتا ہے ان پڑھ کیا کرے گا۔یاد رہے کہ قرآن پاک کی روشنی میں ہونے والے اعمال کا نام اعمال صالحہ ہے۔یعنی صالح اعمال ہے

ان آیات میں اطیع اللہ واطیع الرسول کو کھول کھول کر سمجھایا گیا ہے۔

سورہ نساء آیات 13 تا 14 پارہ 4

یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اسے اللہ تعالیٰ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور یہی بڑی کامیابی ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریں گے اور اُس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے نکلیں گے اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کن عذاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اطیع اللہ واطیع الرسول کو کھول کھول کر سمجھایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی حدوں میں رہنے والے کو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والا کہہ رہے ہیں اور جو قرآن پاک کی حدوں سے نکلتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے نکل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا نافرمان بن جاتا ہے۔ کیونکہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا پیغام تھا اس پیغام پر آپ ﷺ نے بھی عمل کیا اور ہم تک پہنچایا آپ ﷺ کی زبان سے ادا ہوا۔ مثلاً اگر اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے تو یہ پیغام اسی طرح ہمیں آپ ﷺ نے سنایا انہوں نے بھی فرمایا قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے دونوں کے الفاظ ایک ہیں پورا قرآن وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول یعنی پیغام پہنچانے والے کے ذریعے ہم تک پہنچایا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ سورہ الحاقہ کی آیت نمبر 40 میں فرماتے ہیں ۔ کہ یہ قرآن پاک معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ یہ قرآن پاک معزز رسول ﷺ یعنی پیغام پہنچانے والے کا کلام یہ قرآن پاک ہے۔

اب اگر ہم قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں تو اسے کہتے ہیں اطیع اللہ واطیع الرسول۔ یعنی قرآن پاک معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اطیع اللہ واطیع الرسول پر عمل کرنے والا انسان قرآن پاک کی حدوں میں رہنے والا ہے۔ اور قرآن پاک کی حدوں سے نکلنے والا اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا نافرمان ہے۔

سورہ جن آیات 21 تا 23 پارہ 29

" آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔ اور نہ بھلائی دینا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔ اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔ صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔ تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات۔

ان آیات میں رسول ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام خطاب ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔ اور نہ بھلائی دینا ہے۔ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔ اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔ صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔ تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی دراصل قرآن پاک کی نافرمانی کو کہتے ہیں۔ یعنی اطیع اللہ اور اطیع الرسول کا مطلب قرآن پاک کی فرمابرداری ہے۔

2۔ اب میں آپ کے سامنے جن آیات کا ترجمہ پیش کرنے والی ہوں ان آیات میں ایک ایمان والے اور کافر کی مکمل پہچان ہے۔ فرقہ پرست کس طرح کے کافر ہیں۔ کافر ثابت کرنے کے لیے مثال بھی دے رہی ہوں۔ تا کہ کافر اور ایمان والے میں فرق معلوم ہو جائے

سورہ محمد۔ آیات 1 تا 3 پارہ 26

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے اور جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لائے وہی ان کے رب کی طرف سے سچ ہے اللہ تعالیٰ ان کی برائیاں دور کر دے گا اور ان کا حال درست کر دے گا یہ اس لئے کہ کافروں

نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والا اُسے کہہ رہے ہیں جس نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دے گا اور اس کی حالت سنوار دے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والے یعنی قرآن کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے کی حالت بتائی۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر اور ایمان کی مکمل تشریح کی گئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک جیسے سچ کی اطاعت نہیں کی اور دوسروں کو بھی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ضائع کر دیں گے اور جو لوگ ایمان لائے یعنی جنہوں نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے سچ یعنی قرآن کی اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو مٹا دے گا اور ان کی حالت درست کر دے گا اس کی وجہ اللہ تعالیٰ یہ بیان کرتے ہیں کہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی۔ جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دونوں کی حالت کو ٹھیک ٹھیک بیان کر دیا تا کہ کوئی وہم یا شک نہ رہے۔

خواتین وحضرات

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے۔ کہ فر قہ پرست کس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔

جب آپ اپنے کسی متعلقہ فرقے کی تفسیر پڑھتے ہیں۔ تو آپ ذرا غور کریں کہ کسی آیت کو بھی خود پر لاگو نہیں کرتے۔ کبھی کسی کا نام لیں گے۔ اور کبھی کسی کا نام لے دیں گے۔ اور اس طرح قرآن پاک سے روکتے ہیں۔ حالانکہ قرآن پاک قیامت تک آنے والے ہر انسان کی ہدایت کے لیے آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ البقرہ کے آغاز میں فرما دیا۔ کہ اس کتاب میں کوئی شک نہیں اس میں پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے

خواتین وحضرات

قرآن پاک میں پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے۔ فرقہ پرستوں کے لیے تو ہدایت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تو قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ تو قرآن پاک کے سچ کو نہیں مانتے۔ وہ تو قرآن پاک کی ایک بات کو بھی نہیں مانتے۔ ان کا کام اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے کے سوا اور کوئی کام نہیں ہے۔ رسول ﷺ کو جھٹلانے کے سوا کوئی کام نہیں ہے۔ ان لوگوں نے اپنے مفسروں کو سچا کر دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا ہے۔ اسی لیے قرآن پاک انہیں کافر کہہ رہا ہے۔

اِن آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کے سچ کو سمجھنے کے لیئے تعلیم کتنی ضروری ہے اور اردو میں سمجھنا کتنا ضروری ہے اور قرآن پاک کے سچ کی اطاعت کے بغیر ہم ایمان والے نہیں بن سکتے بلکہ کافر ہیں ان آیات میں دو ٹوک جواب ایمان والوں کے بارے میں موجود ہے کہ یہ ایمان والے لوگ ہیں۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی سچائی پر ہیں۔

آئیں قرآن پاک کا ایک اور فیصلہ دیکھتے ہیں۔ کہ فرقے بنانے والے کافر ہیں۔ یعنی ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والے ہیں۔

سورۃ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کرو گے۔ اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوبارہ کافر بنا دیں گے۔ اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔ جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔ اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔ وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پا لے گا۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اور تمہیں فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہیے۔ اور تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔ اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔ کہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔ یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔ جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو

گے ۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کسطرح کفر کرسکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے
۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔لہذا مرتے دم تک کسی بھی ایمان والے کو فرقہ بنانے سے اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہے۔

واضح دلائل قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے

❖ **سورہ آل عمران۔آیات 105 تا 108۔پارہ 4**

اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو فرقوں میں بٹ گئے اور واضح دلائل یعنی قرآن آجانے کے بعد بھی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے اور ایسے ہی لوگوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے

جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض چہرے سیاہ ہونگے تو وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے۔کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا۔

بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو اور وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم نہیں چاہتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنھوں نے قرآن پاک کو پانے کے باوجود آپس میں اختلاف کر کے فرقے بنائے۔فرقے بنانے والوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے کیونکہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ایمان یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کا دعویٰ کرنے کے بعد فرقوں کی اطاعت اختیار کر لی اور اللہ تعالیٰ کی بات نا مان کر کفر کیا فرقہ بنانے والے لوگوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے اور یہ اپنے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب چکھیں گے اور جن لوگوں کے منہ سفید ہونگے وہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہونگے اور ہمیشہ اس رحمت میں رہیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے فرقے نہیں بنائے ہوں گے۔اور ایمان والی زندگی بسر کی ہوگی۔یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سنائیں جاتیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اس لئے ہر بات ٹھیک ٹھیک بتاتا ہے۔

خواتین وحضرات

الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو۔ یعنی فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کفر کر لیتا ہے۔یعنی دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

❖ سورہ آل عمرآن آیت 149 پارہ 4

اے ایمان والو اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کرو گے۔جنھوں نے کفر کیا ہے۔تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

خواتین وحضرات

اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کرو گے

۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔یعنی تمھیں دوبارہ کافر بنادیں گے۔ پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوجاؤ گے۔

آیت نوٹ کریں۔کفر کرنے والے لوگ یعنی فرقے بنانے والے لوگ

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ کافر کو ہی ظالم کہتے ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہی کافر ہے اور فرقہ پرست ہی ظالم ہے۔یعنی کافر اور ظالم کا ایک ہی مطلب ہے۔یعنی فرقہ بنانے والے۔اس بات کو قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔البتہ ظالم کی مکمل تفصیل جاننے کے لیے میری کتاب دیکھیں ظالم کسے کہتے ہیں۔

سورہ البقرہ آیت 284 پارہ 3

اے ایمان والو جو ہم نے تمھیں دیا ہے۔اس میں سے خرچ کرو۔اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے۔کہ جس میں خرید وفروخت نہ ہوگی۔اور نہ دوستی اور سفاش کام آئے گی۔اور کافر لوگ ہی ظالم ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ کافر اور ظالم دونوں کا مطلب ایک ہی ہے یعنی فرقہ پرست یعنی فرقے بنانے والے ۔اس طرح کہہ سکتے ہیں۔کہ کافر ہی ظالم ہیں ۔

کافر اور ظالم کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے میری کتابیں دیکھیں۔کافر کسے کہتے ہیں۔اور ظالم کسے کہتے ہیں۔

سورہ البقرہ۔آیت 159 تا 162۔پارہ نمبر 2

بے شک جو لوگ ہماری واضح دلائل اور ہدایت کو چھپاتے ہیں جبکہ ہم اپنی کتاب میں سب لوگوں کیلئے کھول کر بیان کر چکے ہیں۔تو ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بھی لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں البتہ وہ لوگ جنہوں نے توبہ کرلی اور اپنی اصلاح کرلی اور بیان کرنے لگے تو یہی لوگ ہیں جنہیں میں معاف کردوں گا اور میں تو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہوں بے شک وہ لوگ جنہیں نے کفر کیا اور کافر ہی مرگئے یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس لعنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان سے عذاب کم نہیں کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی باتوں کو واضح دلائل اور لوگوں کیلئے ہدایت کہہ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی تعلیماتی باتوں کو چھپاتے ہیں جو لوگوں کی ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہیں تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں البتہ جو لوگ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں اور جو کچھ قرآن کی باتیں چھپاتے تھے وہ لوگوں کو صاف صاف بیان کریں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کردے گا البتہ جو لوگ اپنے کفر یعنی فرقہ بندی والی حرکتوں پر قائم رہے اور اسی طرح کفر کی حالت میں مرگئے یہی لوگ ہیں جن پر فرشتے اور اللہ تعالیٰ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے وہ جرم کی لعنت میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے ان سے کبھی عذاب کم نہیں ہوگا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔

سورہ حج آیات 54 تا 57 پارہ 17

اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے۔وہ اچھی طرح جان لیں۔کہ یہ آپ کے رب کی طرف سے سچ ہے۔اس لیے وہ اس پر ایمان لے آئیں۔اور ان کے دل اس کے آگے جھک جائیں۔اور بے شک اللہ تعالی ایمان لانے والوں کو سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔اور جو کافر ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہیں۔وہ قرآن پاک کے معاملے میں شک میں پڑیں رہیں گے۔یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آپہنچے۔یا کسی منحوس دن کا عذاب آجائے۔حکومت اس دن اللہ تعالی کی ہوگی۔وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردے گا۔وہ لوگ جو ایمان لائے ہونگے۔اور صالح عمل کیے ہونگے۔وہ نعمت کے باغوں میں ہونگے۔اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا۔اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہوگا۔ان کو ذلیل کردینے والا عذاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی کہہ رہے ہیں۔کہ جن لوگوں کو علم یعنی قرآن پاک ملا ہے۔وہ اچھی طرح جان لیں۔کہ یہ قرآن پاک سچ ہے۔اور وہ اس پر ایمان لے آئیں۔ایمان کا مطلب قرآن پاک کو سچ سمجھیں اور اس کی اطاعت کریں اور ان کے دل قرآن پاک کے آگے جھک جائیں اور ایسے ہی ایمان والوں کو اللہ تعالی سیدھا راستے کی ہدایت دے دیتا

ہے۔جبکہ کافریعنی فرقہ پرست قرآن پاک کے معاملے میں شک میں پڑیں رہیں گے۔یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آپہنچے۔یا کسی منحوس دن کا عذاب آجائے۔حکومت اس دن اللہ تعالیٰ کی ہوگی۔وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردے گا۔اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا۔یعنی فرقے بنا کر اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ہوگا۔ان کو ذلیل کردینے والا عذاب ہوگا۔

سورہ نساء۔آیت 115۔پارہ نمبر 5

اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کے راستے کے سوا کسی دوسرے راستے پر چلے۔حالانکہ ان پر ہدایت واضح ہو چکی ہو۔ اور ایمان والوں کے راستے کے علاوہ کسی کی اطاعت کرے تو ہم اس کو اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا اور اسے جہنم میں جھونکے گے جو بدترین ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات!

ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا اور یہ ایمان والوں کا راستہ ہے۔کوئی اس راستے کو چھوڑ کر کوئی اور راستہ اختیا کرے۔ تو یہ رسول ﷺ کی مخالفت ہے۔اور یہ ایمان والوں کا راستہ نہیں ہے۔تو جس طرف انسان چلنا چاہے گا۔اللہ تعالیٰ اُسے اُسی طرف پھیر دیں گے۔تو جہنم اس کا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔تو ہمیں ایمان والوں کے راسے پر چلنا ہوگا۔

قیامت تک آنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایمان سکھانے کے لیے دو عورتوں کی مثال دیتا ہے۔

سورہ تحریم آیات 10 تا 12 پارہ 28

اللہ تعالیٰ کافروں کے لیے نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے۔وہ دونوں ہمارے غلاموں میں سے دو نیک غلاموں کے نکاح میں تھیں۔مگر انہوں نے ان سے خیانت کی۔پھر اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہ آیا۔اور ان عورتوں کو حکم ہوا۔کہ تم دونوں دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

اسطرح اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے۔جب اُس نے کہا۔اے میرے رب میرے لیے جنت میں اپنے پاس ایک گھر بنادے۔اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے بچالے۔اور مجھے ان ظالموں لوگوں سے نجات دے دے اور دوسری مثال مریمؑ بنت عمران کی ہے۔جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی۔انہوں نے اپنے رب کی باتوں کی اور کتابوں کی تصدیق کی۔اور وہ فرمابردار تھیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ کافروں کی مثال دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کو منتخب کیا۔دونوں رسولوں کی بیویاں تھیں۔مگر یہ رفاقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کے مقابلے کی وجہ سے ان کے کسی کام نہ آسکی۔اور دونوں جہنم میں جائیں گی۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کی باتوں کی نافرمان تھیں۔اور پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی نہ تھی۔یعنی کافر تھیں یعنی کسی بھی فرقے سے تعلق تھا۔جبکہ رسول تو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا ہوتا ہے۔شوہر کے ساتھ یہی بددیانتی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو ایمان سمجھانے کے لیے فرعون کی بیوی اور حضرت مریمؑ کی مثال دی۔ایمان کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سچ ماننا اور ان کی اطاعت کرنا۔ اور پہلی کتابوں کی تصدیق کرنا۔حضرت آسیہ بھی ایمان والی تھی۔تورات کو سچ مانتی اور اس کی اطاعت کرنے والی تھی۔اور پہلے آئی ہوئی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی۔ اور حضرت مریم بھی ایمان والی تھی۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام انجیل کو سچ ماننے والی تھی۔اور اسکی اطاعت کرنے والی تھی۔اور پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی۔وہ فرماں برداروں میں سے تھیں۔

اب جو لوگ قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔اور پہلی آنے والی کتابوں کی تصدیق کریں گے۔وہ ایمان والے ہوں گے۔ااور جو کسی فرقے پر ہوں گے۔وہ کافر ہوں گے۔

ہدایت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

سورہ کہف آیات 54 تا 58 پارہ 15

اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو سمجھانے کے لیے طرح طرح کی مثالیں بیان کی ہیں۔لیکن انسان سب چیزوں سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آگئی۔تو ان کو کس چیز نے منع کیا۔کہ وہ ایمان نہ لائیں۔اور اپنے رب سے بخشش نہ مانگیں۔سوائے اس بات کے ان کو بھی اگلے لوگوں کی سی سنت پیش آئے۔یا ان پر عذاب آجائے۔اور ہم رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں۔کہ وہ لوگوں کو خوشخبری دیں اور ڈرائیں۔اور کافر لوگ جھوٹ کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔تاکہ وہ اس سے سچ کو نیچا دکھا

سکیں اورانہوں نے میری آیات اور دھمکیوں کو مذاق بنالیا ہے۔اوراس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جس کواس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ موڑ لے۔اور جو گناہ وہ اپنے ہاتھوں سے کر چکا ہے اسے بھول جائے۔بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔اوران کے کان بند ہیں اور آپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہر گز وہ ہدایت حاصل نہ کریں گے۔اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔اگر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں پکڑتا تو ان پر جلد عذاب لے آتا۔لیکن ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور وہ ہر گز اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پاسکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ جب لوگوں کے پاس ہدایت یعنی قرآن پاک آ گیا تو ان کو قرآن پاک پر ایمان لانے سے کس نے روک دیا۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن پاک کو سچ سمجھنا اوراس کی اطاعت کرنا۔یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے اوراس کی اطاعت سے کس نے روک دیا۔کیا وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کافر یعنی فرقہ پرست لوگ جھوٹ کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔تاکہ وہ اس سے قرآن پاک کے سچ کو نیچا دکھاسکیں اورانہوں نے میری آیات اور دھمکیوں کو مذاق بنالیا ہے۔اوراس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جس کواس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ موڑ لے۔اور جو گناہ وہ اپنے ہاتھوں سے کر چکا ہے اسے بھول جائے۔بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔اوران کے کان بند ہیں۔آپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہر گز وہ ہدایت حاصل نہ کریں گے۔اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔اگر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں پکڑتا تو ان پر جلد عذاب لے آتا۔لیکن ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور وہ ہر گز اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پاسکیں گے۔

فرقہ پرست رسول ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت یعنی قران پاک کی طرف نہیں آتے۔حالانکہ آپ ﷺ ان کو قرآن پاک کی طرف بلا رہے ہیں ۔مگر یہ نہیں آتے۔

سورہ بنی اسرائیل آیات 94 تا 96 پارہ 15

اورلوگوں کو کس نے روک دیا۔کہ وہ ایمان نہ لائیں جب ان کے پاس ہدایت یعنی قرآن آ گیا مگر یہ کہ انہوں نے کہا۔کہ اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔کہہ دیجیے اگر زمین میں فرشتے ہوتے کہ یہ اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم ان کے پاس آسمان سے فرشتہ ہی رسول بنا کر بھیجتے آپ کہہ دیں کہ تمہارے اور میرے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔وہ اپنے غلاموں کے حالات سے خبردار دیکھنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ لوگوں کو کس نے روک دیا کہ وہ قرآن پاک پر ایمان نہ لائیں۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن پاک کو سچ سمجھنا اوراس کی اطاعت کرنا۔صرف وہ قرآن پاک سے اس لیے دور رہتے ہیں۔کہ وہ کہتے ہیں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ایک انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔یعنی کیا ایک انسان کو اپنا پیغام پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے۔اس کے لیے اللہ تعالیٰ اپنی گواہی دے رہے ہیں کہ اگر زمین پر فرشتے ہوتے تو میں فرشتہ بھیجتا۔چونکہ زمین پر انسان ہیں۔لہذا میں نے انسان کو رسول بنا کر بھیجا۔آئیں رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ بنی اسرائیل آیات 81 تا 82 پارہ 15

اور آپ ﷺ کہہ دو۔کہ سچ آ گیا اور جھوٹ مٹ گیا بے شک جھوٹ مٹنے والا ہی ہے۔اور ہم قرآن پاک میں جو کچھ نازل کرتے ہیں۔وہ ایمان لانے والوں کے لیے رحمت اور شفا ہے۔مگر ظالموں کے نقصان میں اضافہ ہی کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے فرمارہے ہیں۔کہ سچ یعنی کہ قرآن پاک آ گیا ہے۔اور جھوٹ مٹ گیا۔ بے شک جھوٹ مٹنے والا ہی ہے۔اس میں جو کچھ ہم نے نازل کیا ہے۔وہ ایمان لانے والوں یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے اوراس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے تو شفا اور رحمت ہے۔مگر ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کے کے نقصان میں اضافہ ہی کرتا ہے۔

سورہ نحل آیات 102 تا 104 پارہ 14

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ اسے پاک روح نے تمہارے رب کی طرف سے سچائی کے ساتھ نازل کیا ہے۔تاکہ جو لوگ ایمان لاتے ہیں۔ان کو ثابت قدم رکھے۔اور مسلم کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔اور ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ تو اسے ایک آدمی سکھاتا ہے۔اس شخص کی زبان جس کی طرف وہ نسبت کرتے ہیں وہ عجمی ہے اور یہ قرآن واضح

عربی زبان میں ہے۔بے شک جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے ۔اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نہیں دیتا۔اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ رسولﷺ فرماتے ہیں۔کہ پاک پاک روح نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن پاک سچائی کے ساتھ نازل کیا ہے۔تاکہ جو لوگ ایمان لائے یعنی جو قرآن پاک کو سچ سمجھتے اوراس کی اطاعت کرتے ہیں ان کو ثابت قدم یعنی مضبوط رکھے۔اور مسلم یعنی فرمابرداروں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔اور بے شک جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے ۔یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے۔اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نہیں دیتا۔اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات

کافراورظالم دونوں کا مطلب ایک ہی ہے یعنی نافرمان یعنی فرقہ پرست یعنی فرقے بنانے والے ۔اس طرح کہہ سکتے ہیں۔کہ کافرہی ظالم ہیں۔

کافراورظالم کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے میری کتابیں دیکھیں۔کافرکسے کہتے ہیں۔اورظالم کسے کہتے ہیں۔

سورہ اعراف آیات 40 تا42 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اوران سے تکبر کیا ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔اورنہ وہ جنت میں داخل ہوسکیں گے۔یہاں تک کہ سوئی کے ناکے میں سے اونٹ نہ گزرجائے۔ اسی طرح مجرموں کو ہمارے ہاں بدلہ ملا کرتا ہے۔ان کا بچھونا آگ کا ہوگا۔اوراوپر سے اوڑھنا بھی آگ کا ہوگا۔اورہم اسی طرح ظالموں کو بدلہ دیتے ہیں۔البتہ جو لوگ ہماری آیات پر ایمان لائے اورصالح عمل کیے اورہم کسی پراس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے ۔یہی لوگ جنت والے ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں جو لوگ ایمان لائے اورصالح عمل کیے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اوراس کی اطاعت کی یہی صالح اعمال ہیں۔ایسے انسان پر اللہ تعالیٰ اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے ہیں۔یہی لوگ جنت میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ظالم یعنی فرقہ پرست جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں اوران سے تکبر کرتے ہیں۔ان کے لیے آسمان کے دروازے ہرگز نہیں کھولے جائیں گے۔ان کا جنت میں جانا اتنا ہی ناممکن ہے۔جتنا سوئی کے ناکے میں سے اونٹ کا گزرنا۔مجرموں کو اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسا ہی بدلہ ملا کرتا ہے۔ان کا بچھونا آگ کا ہوگا۔اوراوپر سے اوڑھنا بھی آگ کا ہوگا۔اوراللہ تعالیٰ اسی طرح ظالموں کو سزا دیتے ہیں یہ وہ بدلہ ہے۔جو اللہ تعالیٰ ظالموں کو دیں گے۔

نوٹ

کافراورظالم دونوں کا مطلب ایک ہی ہے یعنی نافرمان یعنی فرقہ پرست یعنی فرقے بنانے والے ۔اس طرح کہہ سکتے ہیں۔کہ کافرہی ظالم ہیں۔

سورہ اعراف آیات 42 تا45 پارہ 8

جو لوگ ایمان لائے اورصالح اعمال کرتے رہے اورہم ہر انسان کو اس کی طاقت کے مطابق ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔تو یہی لوگ جنت والے ہیں۔اور جنت والوں کے دلوں میں اگر کچھ کینہ ہوگا۔تو ہم اسے نکال دیں گے۔ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔اوروہ کہیں گے۔سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی ۔اورہم ہدایت نہیں پاسکتے تھے۔اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا۔بیشک ہمارے رب کے رسول سچ لے کرآئے تھے۔اورانہیں پکارا جائے گا۔کہ یہ جنت ہے تم اس جنت کے وارث ہوگے۔اوریہ جنت ان اعمال کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں کرتے رہے۔اورجنت والے دوزخیوں کو پکار کر پوچھیں گے ہم نے توان وعدوں کو سچا پالیا ہے۔جو ہمارے پروردگار نے ہم سے کیے تھے۔کیا تم سے تمہارے پروردگار نے جو وعدے کئے تھے۔تم نے انہیں بھی سچا پایا۔وہ جواب دیں گے۔ہاں۔پھران کے درمیان ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے۔اوراس میں ٹیڑھا پن پیدا کرنا چاہتے تھے۔اورآخرت کے منکر تھے۔

اوردونوں کے درمیان ایک پردہ ہوگا۔اوراعراف پر لوگ ہونگے۔جو ہر ایک کو اس کے چہروں سے پہچانتے ہوں گے۔وہ اہلِ جنت کو آواز دیں گے کہ تم پر سلامتی ہو۔یہ ابھی جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے۔اوروہ امیدوار ہوں گے۔اورجب ان کی نگاہیں اہلِ دوزخ کی طرف پھیری جائیں گی تو کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا۔یہ اہلِ اعراف لوگوں کو ان کے چہروں سے پہچانتے ہوں گے۔کہیں گے۔کہ آج نہ تمہاری جماعت تمہارے کچھ کام آئی اورنہ وہ چیزیں جن پر تم تکبر کرتے تھے یہ (اہل

جنت) وہی لوگ ہیں ۔جن کے متعلق تم قسمیں کھاتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت نہیں پہنچائے گا۔ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تمہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ تم غمزدہ ہو گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو لوگ ایمان لائے یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔ اور قرآن پاک کے مطابق عمل صالح اعمال کہلاتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ان کی طاقت کے مطابق ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ یہی لوگ جنت والے ہیں۔ ایسے لوگوں کے دلوں سے اللہ تعالیٰ کینہ نکال دیں گے۔ ان کی جنتوں کے نیچے نہریں جاری ہونگی۔ اور وہ کہیں گے ساری تعریف تو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جس نے ہمیں جنت کی ہدایت دی۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا۔ تو ہم کبھی بھی ہدایت نہیں پا سکتے تھے۔ ہمارے رب کے رسول واقعی سچ لے کر آئے تھے۔ اس وقت اعلان ہو گا کہ تم اس جنت کے وارث بنائے گئے ہو اور یہ جنت ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔ جو تم دنیا میں کرتے رہے۔ پھر جنت والے جہنمیوں سے یعنی فرقہ پرستوں سے پوچھیں گے۔ کیا تم سے تمہارے پروردگار نے جو وعدے کئے تھے۔ تم نے انہیں بھی سچا پایا۔ وہ جواب دیں گے ۔ہاں۔ پھر ان کے درمیان ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے۔ اور اس میں ٹیڑھا پن پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اور آخرت کے منکر تھے۔ فرقہ پرست آخرت سے اس طرح منکر ہیں۔ کہ انہوں نے جنت میں جانے کے ایسے ایسے طریقے لوگوں کو بتاتے ہیں۔ جن کا کہیں بھی قرآن پاک میں ذکر نہیں ہے۔ اس طرح جو کچھ قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اس کے منکر ہیں۔ ان آیات میں تیسری قسم بھی دکھائی گئی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو جنت میں ابھی داخل نہیں ہوئے گے۔ وہ جنت کے امیدوار ہوں گے۔ اور جب ان کی نگاہیں اہلِ دوزخ کی طرف پھیری جائیں گی تو کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا۔ یہ اہلِ اعراف لوگوں کو ان کے چہروں سے پہچانتے ہوں گے۔ کہیں گے۔ کہ آج نہ تمہاری جماعت یعنی فرقہ تمہارے کچھ کام آیا اور نہ وہ چیزیں جن پر تم تکبر کرتے تھے۔ یہی جنت والے وہی لوگ ہیں ۔جن کے متعلق تم قسمیں کھاتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت نہیں پہنچائے گا۔ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تمہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ تم غمزدہ ہو گے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اعراف والے جو جنت والوں اور جہنم والوں کو پہچانتے ہوں گے۔ یہ لوگ جنت والوں کو سلامتی کی دعا دیں گے۔ یہ لوگ جہنم والوں کو دیکھ کر کہیں گے۔ اے ہمارے رب ہمیں ظالموں میں شامل نہ کرنا یعنی فرقہ پرستوں میں شامل نہ کرنا۔ یہ ظالموں یعنی فرقہ پرستوں سے کہیں گے۔ کہ جن جماعتوں یعنی فرقوں پر تم تکبر کرتے تھے۔ آج تمھارے کچھ کام نہ آئی۔ ان ایمان والوں کے بارے میں تم قسمیں کھاتے تھے۔ کہ ان پر اللہ تعالیٰ اپنے رحمت نہیں کرے گا۔ اس گفتگو کے بعد اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جنت میں داخل کر دیں گے اور ان پر کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

سورہ سبا آیات 4 تا 6 پارہ 22

تا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بدلہ دے جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ ایسے لوگوں کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہوگی۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو نیچا دکھانے کی کوشش کی۔ ان کے لیے بدتریں قسم کا عذاب ہے۔ اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے۔ وہ دیکھتے ہیں۔ کہ جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف نازل ہوا ہے۔ وہ سچ ہے۔ اور وہ ہدایت دیتا ہے۔ جو غالب اور حمد وثنا کے لائق اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو یہ بدلہ دے گا جو ایمان لائے۔ یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔ اور صالح عمل کرتے رہے ایسے لوگوں کے لیے بخشش ہوگی یعنی ان کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ اور عزت کی روزی ہوگی۔ اور جن لوگوں کو علم یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ وہ دیکھتے ہیں۔ کہ جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف نازل ہوا ہے۔ وہ سچ ہے۔ اور وہ ہدایت دیتا ہے۔ جو غالب اور حمد وثنا کے لائق اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔ ور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو نیچا دکھانے کی کوشش کی۔ ان کے لیے بدتریں قسم کا عذاب ہے۔

سورہ المائدہ آیات 9 تا 10 پارہ 6

وہ لوگ جو ایمان لائے اور اور صالح عمل کرتے رہے۔ ان سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ ان کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا۔ اور ہماری آیات کو جھٹلایا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں۔ کہ جولوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔ایمان یعنی جنہوں قرآن پاک کو سچ سمجھا اوراس کی اطاعت کی۔یہی صالح اعمال ہیں اللہ تعالی کا ایسے لوگوں سے وعدہ ہے۔کہ اللہ تعالی ان کے گناہ معاف کرکے بخش دے گا۔اور بہت بڑااجر دے گا۔اور جن لوگوں نے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے اور ہماری آیا ت کو جھٹلایا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں۔

سورہ نساء آیات 173 پارہ 6

پھر جولوگ ایمان لائے ااور صالح عمل کرتے رہے۔تو اللہ تعالی انہیں پورا پورا اجر دے گا۔اور اپنے فضل سے مزید بھی دے گا۔اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا۔اور غرور کیا وہ انہیں دردناک سزا دے گا۔اور اللہ تعالی کے سوا کسی کو ولی اور مددگار نہ پائیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں۔کہ جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے۔ایمان یعنی جنہوں قرآن پاک کو سچ سمجھا اوراس کی اطاعت کی تو یہی صالح اعمال ہیں۔اللہ تعالی انہیں پورا پورا اجر دے گا۔بلکہ اپنے فضل سے مزید بھی دے گا۔اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا۔اور غرور کیا وہ انہیں دردناک سزا دے گا۔اور اللہ تعالی کے سوا کسی کو ولی اور مددگار نہ پائیں گے۔

سورہ سبا آیات 20 تا 21 پارہ 22

اور بے شک شیطان نے ان کے بارے میں اپنے گمان کو سچا پایا۔پس انہوں نے اس کی اطاعت کی۔سوائے ایمان والوں کی ایک فرقے کے۔اور شیطان کا ان لوگوں پر اس سے زیادہ غلبہ نہیں تھا۔مگر ہم معلوم کرلیں۔اُن لوگوں کو جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ان لوگوں کی نسبت الگ کردیں۔جو اس میں شک کرتے ہیں۔اور تیرا رب ہر چیز پر نگران ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک فرقہ دکھایا ہے جو شیطان سے بچ پائے گا۔یہ ایمان والوں کا فرقہ ہوگا۔ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے فرقے کے علاوہ باقی تمام فرقے شیطان کی اطاعت کرنے والے ہیں۔

سورہ المائدہ آیات 83 تا 86 پارہ 7

اور جو رسول ﷺ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔جب اسے سنتے ہیں۔تو آپ دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں اس لیے کہ وہ سچ کو پہچان گئے ہیں۔کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔آخر ہم اللہ تعالی پر اور اس سچ پر جو ہمارے پاس پہنچ چکا ہے۔اس پر ایمان کیوں نہ لائیں۔اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں صالح لوگوں کے ساتھ داخل کرے گا۔بس اُن کے اس کہنے کے بدلے میں اللہ تعالی انہیں باغات عطا کرے گا۔جس میں نہریں جاری ہونگی۔جس میں ہمیشہ رہیں گے اور احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔اور جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے۔اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہی دوزخ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالی کہہ رہے ہیں کہ جب لوگ قرآن پاک سنتے ہیں تو آپ دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔اس لیے کہ انہوں نے سچ کو پہچان لیا ہے۔وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔یعنی ہم قرآن پاک کو سچ سمجھتے ہیں اوراس کی اطاعت کرتے ہیں۔ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔آخر ہم اللہ تعالی پر اور اس سچ پر جو ہمارے پاس پہنچ چکا ہے اس پر ایمان کیوں نہ لائیں۔یعنی اس کو سچ کیوں نہ مانیں اور اس کی اطاعت کیوں نہ کریں۔ہم تو امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی ہمیں صالح لوگوں میں شامل کرے گا۔ان کی اس گواہی کے بدلہ میں اللہ تعالی انہیں جنت عطا کرے گا۔یہ ایمان والے لوگ ہیں۔اور احسان کرنے والے لوگ ہیں۔اور جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے۔اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہی دوزخ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

سورہ انعام آیات 54 تا 55 پارہ 7

اور جب وہ لوگ آپ ﷺ کے پاس آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں تو آپ انہیں کہیے اسلام علیکم یعنی تم پر سلامتی ہو۔تمہارے رب نے تم پر رحم کرنا اپنے اوپر فرض کرلیا ہے۔کہ تم میں سے کوئی جہالت سے کوئی کام کرے پھر وہ اس کے بعد توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کرلے تو بیشک وہ معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔اس طرح ہم اپنی

آیات تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔تاکہ مجرموں کا راستہ واضح ہوجائے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی نبیؐ سے فرمارہے ہیں کہ جولوگ آپ کے پاس آئیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ایمان کا مطلب ہے: آیات کو سچ سمجھنا اوران کی اطاعت کرنا۔تو آپؐ ایسے لوگوں سے کہیے اسلام وعلیکم یعنی تم پر سلامتی ہو۔تمہارے پروردگار نے تم پر رحم کرنا اپنے اوپر فرض کرلیا ہے۔تم میں سے کوئی غلطی سے گناہ کرے اور پھر اللہ تعالی سے معافی مانگ لے۔اور اپنی اصلاح کرلے تو بے شک اللہ تعالی معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

سورہ رعد آیت 43 پارہ13

اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپؐ اللہ تعالی کے رسول نہیں ہیں۔آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالی کی گواہی کافی ہے۔اور اُس کی گواہی کافی ہے۔جس کے پاس کتاب یعنی قرآن پاک کا علم ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی نبی کریمؐ کی گواہی کے لیے اس انسان کا انتخاب کررہے ہیں۔جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔رسول ﷺ کے زمانے میں ہر اُس انسان کو کافر کہا جائے گا۔جو مختلف فرقوں پر تھے۔ان تمام لوگوں میں سے صرف اُس انسان کی گواہی کو منتخب کیا گیا ہے جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔

گواہی کا یہ معیار قیامت تک کے لیے ہے۔

سورہ منافقون آیات 1 تا3 پارہ28

جب آپ ﷺ کے پاس منافق آتے ہیں۔تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔کہ آپؐ بے شک اللہ تعالی کے رسول ہیں۔اور اللہ تعالی جانتا ہے۔کہ بیشک آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔کہ بیشک یہ منافق جھوٹے ہیں۔انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔اس طرح اللہ تعالی کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔بلاشبہ ان کے یہ کام بہت برے ہیں جو وہ کرتے ہیں۔یہ اس لیے کہ یہ لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہوگئے۔تو اللہ تعالی نے ان کے دلوں پر مہر لگادی اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک سے روکنے والے اور رسولؐ کے لیے گواہیاں دینے والوں کو اللہ تعالی نے منافق کہا ہے۔کیونکہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہوگئے۔یعنی انہوں نے پہلے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔مگر بعد میں کافر ہوگئے۔یعنی فرقے بنالیے اور قرآن پاک سے روکنے لگے۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر کرلیا۔اللہ تعالی نے ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگادی۔اب انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آتی۔ان آیات میں قیامت تک آنے والے منافقوں کی شکل دکھائی گئی ہے۔جو رسول ﷺ کے لیے تو گواہیاں دیں گے اور قرآن پاک سے روکنے والے ہوں گے۔

سورہ زخرف آیات 66 تا69 پارہ25

جو لوگ قیامت کے انتظار میں ہیں کہ ان پر اچانک آجائے اور ان کو خبر تک نہ ہو۔اس دن سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہونگے۔سوائے پرہیزگاروں کے۔اے میرے غلاموں آج تمہیں کوئی خوف نہیں ہے اور نہ تم غمگین ہوگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور مسلم بن کر رہے یعنی فرمانبردار بن کر رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی قیامت والے دن پرہیزگاروں سے کہے گا اے میرے غلاموں آج تمہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ پریشانی ہوگی یہ وہ لوگ ہیں۔جو ایمان لائے یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی اور فرمانبردار بن کر رہے۔یعنی ایک مسلم اللہ تعالیٰ کی آیات کی اطاعت کرنے والا ہوتا ہے۔

آپ نے غور کیا کہ قرآن پاک کے فرمابردار کو ایمان والا کہا جاتا ہے۔بس ثابت ہوا کہ قرآن پاک کی اطاعت اور فرمابرداری کرنے والے کو ایمان والا کہا جاتا ہے۔یعنی اطاعت وفرمابرداری کا ایک ہی مطلب ہے۔

آئیں قرآن پاک سے پرہیزگاروں کو دیکھتے ہیں۔کہ مومن اللہ تعالیٰ کے نافرمان کی طرح نہیں ہوسکتا۔

سورہ سجدہ آیات 15 تا20 پارہ21

بے شک ہماری آیات پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں۔ جب ان کو ان آیات سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔اور اپنے رب کی حمد وثنا کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ان کے پہلو خواب گاہوں سے جدا رہتے ہیں۔اور اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں۔اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے۔ان میں سے خرچ کرتے ہیں۔بس کوئی انسان نہیں جانتا کہ کیا کچھ ان کے اعمال کے بدلہ میں چھپا کر رکھا گیا ہے۔ان کے اعمال کے بدلہ میں جو وہ کرتے رہے ہیں۔ پھر کیا جو مومن ہوا اُس کی طرح ہوسکتا ہے جو نافرمان ہے۔وہ برابر نہیں ہوسکتے۔وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔بس انکے لیے جنتیں ہیں۔ جو ان کی مہمان نوازی کے لیے ہیں۔ان کے اعمال کے بدلے میں جو وہ کرتے رہے۔اور جو لوگ نافرمان ہوں گے۔ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔جب وہ اس سے نکلنا چاہیں گے۔تو اس میں لوٹا دیے جائیں گے۔اس آگ کے عذاب کا مزہ چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرما رہے ہیں۔کہ بے شک ہماری آیات پر وہ لوگ ایمان لاتے ہیں۔یعنی جو لوگ ہماری آیات کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ایسے لوگوں کو جب قرآن پاک سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں چلے جاتے ہیں۔اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہیں۔اور غرور نہیں کرتے۔اور وہ رات کو بھی اٹھ کر اللہ تعالی کو یاد کرتے ہیں۔یعنی تہجد کی نماز پڑھنا۔قرآن پاک سمجھنا ۔ذکراذکار وغیرہ۔اور اپنے مال میں سے اللہ تعالی کی رضا کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ایسے انسان کا اتنا بلند مقام ہے کہ وہ سوچ نہیں سکتا۔کہ ایسے اعمال کرنے والوں کے لئے اللہ تعالی نے کیا کچھ چھپا کر رکھا ہوا ہے۔یہ دنیا میں کئے جانے والے کاموں کا بدلہ ہے۔ پھر کیا جو مومن ہوا اُس کی طرح ہوسکتا ہے جو نافرمان ہے۔وہ برابر نہیں ہوسکتے۔وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔بس انکے لیے جنتیں ہیں۔ جو ان کی مہمان نوازی کے لیے ہیں۔ان کے اعمال کے بدلے میں جو وہ کرتے رہے۔اور جو لوگ نافرمان ہوگے۔ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔جب وہ اس سے نکلنا چاہیں گے۔تو اس میں لوٹا دیے جائیں گے۔اس آگ کے عذاب کا مزہ چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

اللہ تعالی کا راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

سورہ نحل آیات 88 تا 89 پارہ 14

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالی کے راستے سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔اور جس دن ہم ہر امت میں سے گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر آپ کو گواہ لائیں گے۔اور ہم نے پر ایسی کتاب نازل کی ہے۔جس میں ہر بات کی وضاحت موجود ہے۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ان لوگوں کے لئے جنھوں نے فرمانبرداری اختیار کر لی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی کہہ رہے ہیں۔

جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالی کے راستے سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

کہ اللہ تعالی کہہ رہے ہیں کہ قرآن پاک میں ہر بات کی وضاحت موجود ہے۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ان لوگوں کے لئے جنھوں نے فرمانبرداری اختیار کر لی۔جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالی کے راستے سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرستوں کو فساد کرنے والا کہا گیا ہے۔آگے بھی ایسے لوگوں کا ذکر آرہا ہے۔

سورہ ص آیات 28 تا 29 پارہ 23

کیا ہم ایمان والوں کو ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو زمین میں فساد مچاتے ہیں۔یا پرہیزگاروں کو بدکاروں کی طرح کر دیں گے۔یہ ایک بابرکت کتاب ہے۔جو ہم نے آپ ﷺ کی طرف نازل کی ہے۔تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں اور عقل مند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی کہہ رہے ہیں۔کہ کیا ہم ایمان والوں کو فساد کرنے والے لوگوں کے برابر کر دیں گے۔ایمان یعنی قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنے والوں کو فساد کرنے والوں کے برابر کر دیں گے۔قرآن پر ایمان لانے والے پرہیزگار لوگوں کو بدکار لوگوں کے برابر کر دیں گے۔یہ قرآن پاک ایک بابرکت کتاب ہے جو ہم آپؐ نے کی طرف نازل کی ہے۔تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں۔اور عقل مند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

سورہ نسآء آیات 174 تا 175 پارہ 6

لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل آگئی ہے۔ اور ہم نے تمہاری طرف واضح روشنی نازل کی ہے۔ اب جو لوگ اللہ تعالی پر ایمان لے آئے اور اسے مضبوطی سے پکڑ لیا تو اللہ تعالی انہیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا۔ اور اپنی طرف آنے والے سیدھا راستے کی ہدایت کردے گا۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں کہ لوگو تمہارے پاس اللہ تعالی کی طرف سے دلیل آگئی ہے اور اللہ تعالی نے واضح روشنی نازل کی ہے۔ اب جو اللہ تعالی پر ایمان لے آئے۔ یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھیں اور اس کی اطاعت کی اور اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ تو اللہ تعالی ایسے لوگوں کو اپنی رحمت اور فضل کے دامن میں داخل کرلے گا اور اپنی طرف آنے والے سیدھے راستے کی ہدایت کردے گا۔

سورہ مرسلات آیات 49 تا 50 پارہ 29

تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے اب اس قرآن کے بعد اور کونسا کلام ہوسکتا ہے۔ جس پر ایمان لائیں گے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالی فرمارہے ہیں کہ اس قرآن پاک کے بعد اور کونسا کلام ایسے ہوسکتا ہے جس پر لوگ ایمان لائیں گے۔ ایمان یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔

سورہ مطففین آیات 1 تا 36 پارہ 30

تباہی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے۔ کہ جب لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں۔ اور جب ان کو تول کر دیتے ہیں تو انہیں کم دیتے ہیں کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ یہ اٹھائیں جائیں گے۔ اور اس دن جب سب رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ ہرگز نہیں بیشک نافرمانوں کے اعمال نامے سجین میں ہیں۔ اور تمہیں کیا معلوم ہے کہ کیا ہے سجین۔ وہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔ تباہی ہے۔ اس روز جھٹلانے والوں کے لئے۔ جو دین کے دن کو جھٹلاتا ہے۔ اور اسے نہیں جھٹلاتا مگر ہر وہ شخص جو حد سے گزر جانے والا گناہ گار ہے۔

اس پر جب ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں۔ تو وہ کہتا ہے یہ تو اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ دراصل ان لوگوں کے دلوں پر ان کے اعمال کا زنگ چڑھ گیا ہے۔ ہرگز نہیں اس روز یہ اپنے رب سے روک دیے جائیں گے۔ پھر بیشک وہ جہنم میں داخل ہونے والے ہیں۔ پھر کہا جائیگا کہ یہ وہی ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ ہرگز نہیں بے شک نیک لوگوں کے اعمال نامے علیین میں ہیں۔ اور تمہیں کیا خبر کہ کیا ہے وہ علیین۔ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔ اسے مقرب دیکھتے ہیں۔ بے شک نیک لوگ نعمت میں ہونگے۔ تختوں پر دیکھ رہے ہوں گے۔ ان کے چہروں پر تم نعمت کی رونق پاؤ گے۔ ان کو نفیس ترین سربند شراب پلائی جائے گی۔ جس پر مشک کی مہر لگی ہوگی۔ جو لوگ دوسروں پر بازی لے جانا چاہتے ہیں۔ وہ اس چیز کو حاصل کرنے میں بازی لے جانے کی کوشش کریں۔ اس میں تسنیم کی آمیزش ہوگی۔ وہ ایک چشمہ ہے۔ جس سے پانی مقرب لوگ پئیں گے۔

بیشک جنہوں نے جرم کیے تھے۔ مجرم لوگ دنیا میں ایمان لانے والوں پر ہنستے تھے۔ جب ان کے پاس سے گزرتے تھے تو آنکھیں مارتے تھے۔ اور جب اپنے اپنے گھر والوں کی طرف پلٹتے تو ہنستے ہوئے پلٹتے تھے۔ اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے تھے۔ بے شک یہ گمراہ لوگ ہیں۔ حلانکہ وہ ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔ پس آج ایمان لانے والے لوگ کافروں یعنی فرقہ پرستوں پر ہنس رہے ہوں گے۔ تختوں پر دیکھ رہے ہوں گے کافروں کو ضرور بدلہ دیا جائے گا۔ جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کافروں یعنی فرقہ پرستوں اور ایمان والوں کا انجام دکھایا گیا ہے۔ ایمان والے لوگ یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی ایسے لوگوں کو اللہ تعالی مسندوں یعنی تختوں پر بٹھائے گا۔ جن کافر یعنی فرقہ پرست لوگوں نے قرآن پاک کو پہلے لوگوں کے قصے قرار دیا۔

خواتین و حضرات!

فرقہ پرستوں نے تمام قرآن پاک کی آیات کو کسی نہ کسی سے جوڑ کر کہانی بنا کر اللہ تعالی کے نافرمان بنے ہوئے ہیں۔ جب ان کو آیات دکھائی جاتی ہیں۔ تو کہتے ہیں یہ تو اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ دراصل ان لوگوں کے دلوں پر ان کے اعمال کا زنگ چڑھ گیا ہے۔ ہرگز نہیں اس روز یہ اپنے رب سے روک دیے جائیں گے۔ پھر بیشک وہ

جہنم میں داخل ہونے والے ہیں۔ پھر کہا جائیگا کہ یہ وہی ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ فرقہ پرستوں نے جہنم کو جھٹلا رکھا ہے۔ ایسے ایسے طریقے اور کہانیاں لوگوں کو سناتے ہیں۔ کہ جہنم سے لوگوں کو نکالا جائیگا۔ قرآن پاک میں تو ایسی کوئی ایک آیت بھی نہیں۔ اسطرح جہنم کو جھٹلا رکھا ہے۔

دنیا میں ایمان لانے والوں کا مذاق اڑایا کرتے اور انہیں گمراہ کہتے تھے اور ان کے پاس سے گزرتے ہوئے آنکھیں مارتے تھے۔ ان کو ان کی حرکتوں کا بدلہ ضرور ملے گا۔ حلانکہ وہ کسی پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔

خواتین و حضرات!

قرآن پاک کا فلسفہ ہے تمہارے لیے تمہارا دین۔ ہمارے لئے ہمارا دین۔ قیامت والے دن ایمان لانے والے مسندوں پر بیٹھ کر کافروں یعنی فرقہ پرستوں پر ہنس رہے ہوں گے۔۔ فرقہ پرستوں کو ان حرکتوں کا بدلہ ضرور ملے گا۔ جو وہ کیا کرتے تھے۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے۔ کہ سجین میں کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے اعمال نامے ہوں گے۔ اور علیین میں ایمان والوں کے اعمال نامے ہونگے۔

سورہ انشقاق آیات 1 تا 25 پارہ 30

جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور اپنے رب کا حکم بجالائے گا اور یہی اس پر لازم ہے۔ اور جب زمین ہموار کر دی جائے گی اور جو کچھ اس کے اندر ہے اسے نکال کر باہر پھینک دے گی۔ اور خالی ہو جائے گی۔ اور اپنے رب کا حکم بجالائے گی۔ اور یہی اس پر لازم ہے۔ اے انسان تو اپنے رب کے پاس پہنچنے تک خوب محنت کرتا ہے۔ پھر تو اس کو ملے گا۔ تو جسے اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا۔ اس سے حساب آسانی سے لیا جائے گا۔ اور وہ اپنے لوگوں کی طرف خوش خوش پلٹے گا۔ اور جس کو اس کا اعمال نامہ پشت کی طرف سے دیا گیا۔ پھر جلد وہ موت کو پکارے گا۔ اور بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔ بے شک وہ دنیا میں اپنے گھر والوں میں خوش وخرم رہا کرتا تھا۔ بے شک اس نے سمجھ رکھا تھا کہ اس کو واپس نہیں جانا کیوں نہیں بے شک اس کا رب اس کو دیکھ رہا تھا۔ پس میں قسم کھاتا ہوں۔ شام کی سرخی کی اور رات کی اور جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے۔ اور چاند کی جب وہ پورا ہو جائے۔ کہ تم کو درجہ بدرجہ سیڑھیاں چڑھنا ہے۔ پھر ان کو کیا ہوا ہے۔ کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔ اور جب ان کو قرآن سنایا جاتا ہے۔ تو وہ سجدہ نہیں کرتے۔ بلکہ کافر تو اسے جھٹلاتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ دلوں میں چھپاتے ہیں۔ اللہ تعالی خوب جانتا ہے۔ بس آپؐ ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیجیے۔ البتہ جو لوگ ایمان لائے۔ اور صالح عمل کرتے رہے۔ ان کے لیے ایسا اجر ہے۔ جو ختم نہیں ہوگا۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا! کہ ان آیات میں لوگوں کا انجام دکھایا گیا ہے۔ قیامت والے دن جن کو دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائیگا۔ وہ اپنے گھر والوں کو خوشی سے دکھائے گا اور جس کو پشت یعنی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائیگا۔ وہ جلد ہی موت کی آرزو کریگا۔

پھر اللہ تعالی فرمارہے ہیں۔ کہ لوگوں کو کیا ہوا ہے۔ کہ وہ ایمان نہیں لاتے یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں سمجھتے اور اس کی اطاعت نہیں کرتے۔ اور جب ان کو قرآن پاک سنایا جاتا ہے۔ تو وہ سجدہ نہیں کرتے بلکہ کافر یعنی فرقہ پرست تو اسے جھٹلا دیتے ہیں۔ بس آپ ﷺ ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیجیے۔ البتہ جو لوگ ایمان لائے۔ اور نیک عمل کرتے رہے۔ ان کے لیے ایسا اجر ہے۔ جو ختم نہیں ہوگا۔

سورہ البلد آیات 1 تا 20 پارہ 30

میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں اور آپ اس شہر میں داخل ہونے والے ہیں۔ اور قسم ہے باپ کی اور اس کی اولاد کی۔ بے شک ہم نے انسان کو بڑی مشقت کی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہیں چلے گا۔ کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال خرچ کر ڈالا۔ کیا وہ سمجھتا ہے کہ کسی نے اسے نہیں دیکھا۔ کیا ہم نے اس کے لیے دو آنکھیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے۔ اور ہم نے اسے ہدایت کے دونوں راستے دکھا دیئے۔ مگر وہ گھاٹی میں داخل ہی نہیں ہوا۔ اور آپ کو کیا خبر کہ وہ گھاٹی کیا ہے۔ کسی کو غلامی سے چھڑانا یا بھوک کے دنوں میں کھانا کھلانا۔ یتیموں کو جو رشتہ دار بھی ہو یا خاک میں پڑے مسکین کو کھانا کھلانا۔ پھر وہ ایمان لانے والوں میں شامل ہو۔ اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم کی تلقین کرتے ہوں۔ یہ لوگ دائیں جانب والے ہیں۔ اور جنہوں نے ہماری آیات سے کفر کیا وہ بائیں بازو والے ہیں۔ ان پر آگ ہر طرف سے چھائی ہو گی۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں۔ کہ دنیا میں اچھے کاموں کے ساتھ ساتھ ایمان والوں میں شامل ہونا یعنی دنیا میں اچھے کاموں کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کو

سچ سمجھنااوراس کی اطاعت کرنا۔اورایک دوسرے کوصبراوررحم کی تلقین کرنے والے لوگ دائیں جانب والے لوگ ہیں۔یعنی ان کواعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔اور جنہوں نے ہماری آیات سے کفرکیا۔یعنی فرقے بنائے۔وہ بائیں جانب والے ہیں۔ان پرآگ ہرطرف سے چھائی ہوگی۔

سورہ عصر آیات 1تا3 پارہ 30

قسم ہے زمانے کی کہ یقیناًانسان نقصان میں ہے۔مگروہ لوگ جوایمان لائے اور اورصالح عمل کرتے رہے۔اورایک دوسرے کوحق کی تلقین اورصبر کی تاکید کرتے رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ زمانے کی قسم!کہ یقیناًانسان نقصان میں ہے۔مگروہ لوگ نقصان میں نہیں ہیں۔جوایمان لائے یعنی جنہوں نے قرآن پاک کوسچ سمجھااوراس کی اطاعت کی۔قرآن پاک کے مطابق عمل کئے۔اورایک دوسرے کوسچ کی تلقین اورصبر کی تاکید کرتے رہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں ہمیں بتایا گیاہے۔کہ زمانہ چاہے کوئی بھی ہو۔چاہے وہ عیسیٰؑ کے زمانے کےلوگ ہوں یا آدمؑ کے زمانے کےلوگ ہوں۔یا قیامت کے قریب کوئی لوگ ہوں اُن لوگوں کوکوئی نقصان نہیں ہوگا۔جوایمان والے ہوں گے۔کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کوسچ ماننے والے اوراس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہوں گے۔ایسے لوگ کسی بھی دور میں ہوں۔یہ لوگ نقصان میں نہیں ہوں گے۔جبکہ اس کے علاوہ ہردور کے لوگ نقصان اُٹھانے والے ہوں گے۔کیونک وہ فرقہ پرست لوگ ہوں گے۔یعنی کافرلوگ ہوں گے۔کسی نہ کسی فرقے پرہوں گے۔مگراللہ تعالیٰ کی سچی کتاب پرنہیں ہوں گے۔

سورہ البقرہ آیات 253 تا254 پارہ 3

یہ وہ رسول ہیں۔جن میں سے ہم نے ان کوبعض کوبعض پرفضیلت دی ہے۔ان میں سے بعض وہ ہیں۔جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا۔اوربعض کے درجے بلند کیے۔اورہم نے عیسیٰ کوواضح دلائل دیے۔اورروح القدس یعنی انجیل سے اُس کی تائیدکی۔اوراگراللہ تعالیٰ چاہتا۔تولوگ ان پیغمبروں کےآنے کے بعدآپس میں نہ لڑتے۔جب کہ ان کے پاس واضح دلائل آچکے تھے۔لیکن لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا۔پھران میں سے کوئی ایمان لایا۔اورکسی نے کفرکیااوراگراللہ تعالیٰ چاہتا تو تو وہ اپس میں نہ لڑتے۔لیکن االلہ تعالیٰ جوچاہتا ہےوہ کرتا ہے۔

اے ایمان والوجوہم نےتمھیں دیا ہے۔اس میں سے خرچ کرو۔اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے۔کہ جس میں خریدوفروخت نہ ہوگی۔اورنہ دوستی اورسفاش کام آئے گی۔اورکافر لوگ ہی ظالم ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ ہم نے رسول میں سے بعض کوبعض پرفضیلت دی ہے۔ان میں سے بعض وہ ہیں۔جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا۔اوربعض کے درجے بلند کیے۔اورہم نے عیسیٰ کوواضح دلائل دیے۔یعنی معجزے دیے۔اورروح القدس یعنی پاک کلام یعنی انجیل سے اُس کی تائیدکی۔اوراگراللہ تعالیٰ چاہتا۔تولوگ ان پیغمبروں کےآنے کے بعدآپس میں نہ لڑتے۔جب کہ ان کے پاس واضح دلائل آچکے تھے۔لیکن لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا۔پھران میں سے کوئی ایمان لایا۔اورکسی نے کفرکیااوراگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تو وہ آپس میں نہ لڑتے۔لیکن االلہ تعالیٰ جوچاہتا ہےوہ کرتا ہے۔

اے ایمان والوجوہم نےتمھیں دیا ہے۔اس میں سے خرچ کرو۔اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے۔کہ جس میں خریدوفروخت نہ ہوگی۔اورنہ دوستی اورسفاش کام آئے گی۔اورکافر لوگ ہی ظالم ہیں۔

سورہ النسآء آیت 47 پارہ5

اے کتاب والو!جوکتاب یعنی قرآن پاک ہم نے نازل کیاہے۔جوپہلی کتابوں کی تصدیق کرتاہے۔جوتمہارے پاس موجود ہیں۔توتم اس کتاب پرایمان لے آؤ۔اس وقت سے پہلے کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑکرتمہاری پشت یعنی پچھلی طرف پھیردیں۔یاان پراس طرح لعنت کردیں جیسے اہل بست والوں پرکی تھی۔اوراللہ کاحکم پوراہوکر رہےگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ تمام کتاب والوں سے کہہ رہے ہیں۔ کہ اس قرآن پاک پر ایمان لے آؤ۔ یعنی اس کو سچ مان لو اور اس کی اطاعت کرو۔ اس سے پہلے کہ تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجائے۔ جیسے بست والے لوگوں پر آیا تھا۔ یا تمہارے چہرے بگاڑ کر پیچھے کی طرف پھیر دوں۔

خواتین و حضرات!

ہم بھی کتاب والے ہیں۔ یعنی قرآن پاک کا دعویٰ کرنے والے ہیں۔ اس پیغام میں ہم لوگ بھی شامل ہیں۔

سورہ النسآء آیت 170 پارہ 6

اے لوگو! تمہارے پاس رسول ﷺ تمھارے رب کی طرف سے سچ یعنی قرآن پاک لے کر آ چکا ہے۔ بس اس پر ایمان لے آؤ۔ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اور اگر تم کفر کرو گے۔ تو بے شک زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اور وہ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ اے لوگو! تمہارے پاس رسول ﷺ تمھارے رب کی طرف سے سچ یعنی قرآن پاک لے کر آ چکا ہے۔ بس اس پر ایمان لے آؤ۔ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اور اگر تم کفر کرو گے۔ تو بے شک زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اور وہ علم والا حکمت والا ہے۔

اس سچ پر ایمان لے آؤ۔ ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور اگر تم کفر کرو گے۔ یعنی فرقے بناؤ گے تو بے شک زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اور وہ علم والا حکمت والا ہے۔

یہ آیات سورہ روم میں بھی موجود ہیں۔

سورہ نمل لآیات 79 تا 81 پارہ 20

بس اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔ یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔ بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔ اور نہ آپؐ اندھوں کو ہدایت دے کر کر گمراہی سے بچا سکتے ہیں۔ آپ ﷺ صرف اسے سنا سکتے ہیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ بس وہی فرمانبردار ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔ کہ آپؐ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔ جسے صرف ایمان والے سن کر فرمابردار بن جاتے ہیں۔ اور جو فرمابردار نہیں بنتے۔ وہی اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔ اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے ناآشنا ہیں۔

سورہ کہف آیات 27 تا 31 پارہ 15

اور آپؐ اسے پڑھتے رہیں جو آپ کی طرف آپ کے رب کی کتاب سے وحی کیا گیا ہے۔ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے۔ اور آپ اس کے سوا ہرگز کوئی پناہ کی جگہ نہ پائیں گے۔ ان لوگوں کے ساتھ صبر کرتے رہو جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ کی آنکھیں ان سے ہٹنے نہ پائیں۔ کہ آپ دنیا کی زندگی کے آرائش کے طالب ہو جاؤ۔ اور اس کی اطاعت نہ کرو۔ جس کا دل ہم نے اپنی نصیحت یعنی قرآن سے غافل کر دیا ہے۔ اور اس نے اپنی خواہش کی اطاعت کی۔ اور اس کا کام حد سے بڑھا ہوا ہے۔ اور کہہ دو یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرلے۔ اور ہم نے ظالموں کے لئے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے۔ جس کے پردے ان کو گھیر رہے ہوں گے۔

اور اگر وہ فریاد کریں گے تو پگھلتے ہوئے تانبے کی مانند کھولتا ہوا پانی ملے گا۔ جو چہروں کو بھون ڈالے گا۔ ان کا پینا بھی برا ہے اور رہنے کی جگہ بھی بری ہے۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے۔ تو یقیناً ہم عمل ضائع نہیں کرتے۔ جس نے اچھا عمل کیا ہوگا۔ ایسے لوگوں کے لئے ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں۔ ان کے نیچے نہریں رواں ہیں اور اس میں انہیں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور وہ سبز باریک ریشم اور دبیز ریشم کے کپڑے پہنیں گے۔ تختوں پر تکیہ لگا کر بیٹھیں گے۔ خوب ثواب ہے اور خوب آرام گاہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ فرما رہے ہیں ۔یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے۔اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرلے۔ان آیات میں اللہ تعالی کی رضامندی چاہنے والے لوگوں سے اللہ تعالی پیار کا اظہار کر رہے ہیں۔اللہ تعالی رسول ﷺ سے خطاب کر رہے ہیں اُن لوگوں کے بارے میں جو اللہ تعالی کی رضامندی چاہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ان سے آپ ﷺ کی آنکھیں ہٹنے نہ پائیں۔ کہ آپ دنیا کی زندگی کے آرائیش کے طالب ہو جاؤ۔ان آیات میں ایمان والوں اور کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والوں دونوں کا ٹھکانہ اور بدلہ دکھایا گیا ہے۔ان آیات میں ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے انعامات کا ذکر ہے۔اور کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والوں کے عذاب کا زکر ہے۔آپ ان آیات کو بار بار پڑھیں کہ قرآن پاک کو صرف منہ سے مان لینے کا نام ایمان نہیں ہے۔بلکہ اس کو سچ سمجھنا اور اس سچ کے مطابق عمل کرنا ایمان والا بناتا ہے۔اللہ تعالی ہم سب کو ایمان والا بنائے آمین۔ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے ہی ظالم ہیں۔یعنی دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔اور اللہ تعالی کی باتوں کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔ان آیات میں کافر یعنی ظالم کا مستقبل دکھایا گیا ہے۔

- سورہ انفال آیت نمبر 1 کا آخری حصہ تا 4 پارہ 9

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

بیشک مومن تو وہ ہیں۔کہ جب ان کے سامنے اللہ تعالی کا ذکر کیا جاتا ہے۔تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔اور جب ان پر اُس کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔اور اپنے پرورد گار پر اعتماد کرتے ہیں۔جو نماز قائم کرتے ہیں۔اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں بس یہی سچے مومن ہیں ان کے لئے ان کے پرورد گار کے پاس درجات ہیں۔ان کی بخشش ہے۔اور بہترین رزق ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ سچے ایمان والے تو وہ ہیں کہ جب انہیں اللہ تعالی کی آیات سنائی جاتی ہیں۔تو وہ اپنے رب پر اعتماد کرتے ہیں۔یعنی ان کا دل مضبوط ہو جاتا ہے۔اپنے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔آپ نے دیکھا کہ ایمان والے یعنی قرآن پاک سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔اور ان کو بڑے بڑے درجات ملیں گے۔ان آیات میں ایک سچے مومن کی مکمل تشریح کی گئی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اطیع اللہ واطیع الرسول کی مکمل یشریح کی گئی ہے۔سچے مومن کو دکھایا گیا ہے۔اللہ تعالی فرماتے ہیں۔سچے مومن تو وہ ہیں۔کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے۔تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں۔اور جب اللہ کی آیات انہیں سنائی جائیں۔تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔اور وہ اپنے پرورد گار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔جو نماز قائم کرتے ہیں۔اور جو کچھ مال و دولت ہم نے انہیں دے رکھا ہے۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔یہی سچے مومن ہیں۔ان کیلئے ان کے پرورد گار کے ہاں درجات ہیں۔ان کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔اور ان کے لیے عزت روزی ہے۔

- سورہ یونس آیات 94 تا 97 پارہ 11

اگر آپ کو اس کتاب کے بارے میں کچھ شک ہو جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے۔تو ان لوگوں سے پوچھ لیجیے۔جو آپ سے پہلے کتاب پڑھتے رہے۔یقیناً آپ کے پرورد گار کی طرف سے سچ آ چکا ہے۔لہذا آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔اور نہ ہی ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ تعالی کی آیات کو جھٹلایا ورنہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔بے شک جن لوگوں پر آپ کے رب کی بات ثابت ہو چکی ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔خواہ ان کے پاس سارے معجزے آ جائیں۔یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں۔کہ اگر آپ کو قرآن میں کسی قسم کا شک ہو تو ان لوگوں سے ان کی کتاب کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔جو انجیل، تورات، زبور وغیرہ پڑھتے ہیں۔یہ معلومات کہ یعنی واقعی اللہ تعالی کی طرف سے کتاب آتی ہے۔جو سچ ہوتی ہے۔اس لیے ہماری طرف قرآن پاک سچ آیا ہے۔ہمیں اس کے بارے میں شک نہیں کرنا چاہیے۔اور نہ ہی ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ تعالی کی آیات کو جھٹلایا ورنہ نقصان اٹھائیں گے۔بے شک جن لوگوں پر آپ کے رب کا بات ثابت ہو چکی ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔خواہ ان کے پاس سارے معجزے لے آئیں۔یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔

سورہ یونس آیات 108 تا 109 پارہ 11

آپ کہہ دیجیے کہ لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے سچ آچکا ہے۔اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے۔تو وہ اپنے بھلے کے لئے اختیار کرتا ہے۔اور اگر کوئی گمراہ ہوتا ہے۔تو اس کی گمراہی کا نقصان اسی کو ہے۔اور میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔آپ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے۔اس کی اطاعت کیجیے۔یہاں تک کہ اللہ تعالی فیصلہ کردے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔لوگو! تمہارے پاس تمہارے پرورگار کی طرف سے سچ آچکا ہے اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا ہی بھلا کرتا ہے اگر کوئی گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان اُسی کو ہے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں۔یہاں تک کہ اللہ تعالی فیصلہ کردے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

آپ لوگوں نے نبی ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تمہارا وکیل نہیں ہوں کیونکہ تمہارے پاس اللہ تعالی کا سچ پہنچ چکا ہے۔اب جو ہدایت قرآن پاک سے اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا بھلا کرتا ہے اور جو قرآن پاک کی ہدایت اختیار نہیں کرتا ہے اور گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان خود ہی اٹھائیں گے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں یہاں تک کہ قیامت آجائے۔اور اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ جو لوگ قرآن پاک کی ہدایت پر نہیں ہیں وہ گمراہ ہیں۔اور قرآن پاک کی اطاعت کرنے والوں کے لیے رسول ﷺ صبر کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے بہترین فیصلے کے انتظار کا حکم ہے۔

سورہ نمل آیت 91 کا آخری حصہ تا 92 پارہ 20

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبردار بن کر رہوں یعنی مسلم بن کر رہوں۔اور یہ قرآن پڑھوں۔اب جو ہدایت اختیار کرے گا۔تو اپنے بھلے کے لیے اختیار کرے گا۔اور جو گمراہ رہا تو کہہ دیجیے۔کہ میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نبی ﷺ قیامت تک آنے والوں سے خطاب کر کہہ رہے ہیں۔کہ مجھے فرمانبردار بننے کا حکم دیا گیا ہے۔اور یہ کہ قرآن پاک پڑھوں۔اب جو ہدایت پر آتا ہے تو وہ اپنے بھلے کے لئے آتا ہے۔اور جو ہدایت پر نہیں آتا ہے۔اور گمراہ رہتا ہے۔تو آپ کہہ دیجیے کہ میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں۔

سورہ زمر آیات 32 تا 36 پارہ 24

پھر اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جو اللہ تعالی پر جھوٹ بنائے۔اور جب سچ اس کے سامنے آیا۔تو اسے جھٹلا دیا۔تو کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔اور جو سچ لے کر آیا۔اور جنہوں نے اس کو سچ مانا یعنی اس کی تصدیق کی۔وہی لوگ پرہیز گار ہیں۔ان کے لئے ان پروردگار کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے۔احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔تا کہ اللہ تعالی ان کے برے کام جو انہوں نے کیئے ان سے دور کردے۔اور ان کے بہترین اعمال کا ان کو بہتر بدلہ دے۔کیا اللہ تعالی اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔اور یہ آپ کو اوروں سے ڈراتے ہیں۔اللہ تعالی جس کو گمراہ کردے۔اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔اور جس کو اللہ تعالی ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو قرآن پاک کو سچ سمجھتا ہے وہی پرہیز گار ہے۔اللہ تعالی اس کے اعمال کو صالح اعمال کہہ رہے ہیں۔اور یہ احسان کرنے والا انسان ہے۔ اور جو برے کام کیئے۔اللہ تعالی معاف کرکے اسے جنت کا مہمان بنائے گا۔کیا اللہ تعالی اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔

❁ سورہ یونس آیات 98 تا 103 پارہ 11

پھر کوئی بستی ایسی نہ ہوئی ۔ جو ایمان لے آتی تو ان کا ایمان لانا ان کو نفع دیتا۔ سوائے یونسؑ کی قوم کے۔ جب وہ ایمان لے آئی۔ تو ہم نے ان پر دنیا میں زلت کا عذاب ہٹا دیا۔ اور انہیں ایک مدت تک فائداہ پہنچایا۔

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو جتنے بھی لوگ زمین میں ہیں۔ سب کے سب ایمان لے آتے۔ پھر کیا آپ ﷺ ان کو مجبور کریں گے۔ یہاں تک کہ وہ مومن ہو جائیں۔

کسی انسان کے لے یہ ممکن نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر ایمان لے آئے۔ اور اللہ تعالیٰ اُن لوگوں پر ناپاکی ڈال دیتا ہے۔ جو عقل سے کام نہیں لیتے۔

کہہ دیجیے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے۔ اس میں غور کرو۔ اور معجزے اور خبردار کرنے والے یعنی رسول ان لوگوں کے کام نہیں آسکتے جو ایمان نہیں لاتے۔ وہ صرف ایسے ہی واقعات کا انتظار کر رہے ہیں۔ جو ان سے پہلے لوگوں کو ان کی زندگی میں پیش آئے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ تم بھی انتظار کرو۔ میں تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔ پھر ہم اپنے رسولوں اور اُن لوگوں کو جو ایمان والے ہیں۔ ان کو ہم نجات دیتے ہیں۔ اس طرح ہم پر ایمان والوں کا حق ہے۔ کہ ہم ان کو نجات دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے پھر رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ پہلے اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ پھر کوئی بستی ایسی نہ تھی ۔ جو ایمان لے آتی تو ان کا ایمان لانا ان کو نفع دیتا۔ سوائے یونسؑ کی قوم کے۔ جب وہ ایمان لے آئی۔ تو ہم نے ان پر دنیا میں زلت کا عذاب ہٹا دیا۔ اور انہیں ایک مدت تک فائداہ پہنچایا۔

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو جتنے بھی لوگ زمین میں ہیں۔ سب کے سب ایمان لے آتے۔ پھر کیا آپ ﷺ ان کو مجبور کریں گے۔ یہاں تک کہ وہ مومن ہو جائیں۔

کسی انسان کے لے یہ ممکن نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر ایمان لے آئے۔ اور اللہ تعالیٰ اُن لوگوں پر ناپاکی ڈال دیتا ہے۔ جو عقل سے کام نہیں لیتے۔

پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

جو لوگ ایمان نہیں لاتے۔ یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے اور اس کی اطاعت نہیں کرتے ایسے بے ایمانوں کے لیے کوئی معجزہ اور رسول ان کے لیے کچھ نہیں کر سکتے۔ وہ صرف ایسے ہی واقعات کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ جو ان سے پہلے لوگوں کو ان کی زندگی میں پیش آئے۔ تم بھی انتظار کرو۔ میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں شامل ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ خطاب فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ ہم اپنے رسولوں اور اُن لوگوں کو جو ایمان والے ہیں۔ ان کو ہم نجات دیتے ہیں۔ اس طرح ہم پر ایمان والوں کا حق ہے۔ کہ ہم ان کو نجات دیں گے۔

❁ سورہ اعراف آیات 12o تا 126 پارہ 9

اور تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے۔ وہ بولے کہ ہم تمام جہانوں کے رب پر ایمان لائے۔ جو موسیٰ اور ہاروں کا رب ہے۔ فرعون نے کہا۔ کہ تم میری اجازت سے پہلے ایمان لے آئے۔۔ اور یہ تو ایک چال ہے جو انہوں نے اس شہر میں اس کے لیے چلی ہے۔ تا کہ اس میں رہنے والوں کو یہاں سے نکال دے۔ سو تمھیں جلد معلوم ہو جائے گا۔ میں تمھارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالوں گا۔ پھر تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا۔ وہ کہنے لگے۔ بے شک ہم سب تو اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں۔

اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔ کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔ جب وہ ہمارے پاس آئیں۔ اے ہمارے رب ہمیں صبر عطا کر۔ اور ہمیں فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان کا مطلب واضح کیا گیا ہے۔ کہ جادوگر اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لائے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی حالت میں مرنے کی دعا مانگی۔

❁ سورہ یونس آیت 84 پارہ 11

اور موسیٰؑ نے کہا۔ اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔ تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔ اگر تم مسلم ہو۔ یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ کی فرمابردار ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ موسیٰ ؑ اپنی قوم سے خطاب کررہے ہیں اور فرماتے ہیں۔اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پرایمان لائی ہو۔تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔اگر تم اللہ تعالیٰ کی فرمابردار رہو۔یعنی مسلم ہو۔

سورہ انعام آیت 27 پارہ 7

کاش آپ انہیں دیکھیں جب انہیں جہنم کے کنارے کھڑا کیا جائے گا۔تو وہ کہیں گے کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔اور ہم اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھٹلائیں۔اور ایمان لانے والوں میں سے ہوجائیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں ایمان لانے کا طریقہ نوٹ کریں۔جب انہیں جہنم کے کنارے کھڑا کیا جائے گا۔تو وہ کہیں گے کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔اور ہم اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھٹلائیں۔اور ایمان لانے والوں میں سے ہوجائیں۔یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والوں میں سے ہوجائیں اللہ تعالیٰ کی آیات کو نہ جھٹلانے والے جہنم میں نہیں جائیں گے۔

اسی طرح کی ایک اور آیت دیکھتے ہیں۔

سورہ القصص آیت 47 پارہ 20

اگر ایسا نہ ہوتا کہ ان کے اعمال کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی پھر وہ کہنے لگیں۔اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا۔تاکہ ہم تیری آیات کی اطاعت کرتے۔اور ایمان لانے والوں میں شامل ہوجاتے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں ایمان لانے کا طریقہ نوٹ کریں۔اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا۔تاکہ ہم تیری آیات کی اطاعت کرتے۔اور ایمان لانے والوں میں شامل ہوجاتے۔

رسول ﷺ یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام کو پہنچانے والے کا مقصد اللہ تعالیٰ کی آیات پہنچانی تھیں۔تاکہ ہم اُس کی اطاعت کریں۔اور ایمان والے بن سکیں۔

آئیں خواتین وحضرات اسی طرح کی ایک اور آیت دیکھتے ہیں۔

سورہ طٰہٰ آیت 134 پارہ 16

اور اگر ہم انہیں اس سے پہلے عذاب سے ہلاک کردیتے تو وہ یہ کہہ سکتے تھے کہ ہمارے پروردگار تو نے ہمارے پاس رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم ذلیل اور رسوا ہونے سے پہلے تیری آیات کی اطاعت کرلیتے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں غور کریں۔تو ہمیں پتہ چلتا ہے۔کہ منہ سے صرف کہہ دینا کہ میں قرآن کو مانتی ہوں۔یا مانتا ہوں۔یہ ایمان لانا نہیں ہے۔جب تک کہ اس سچ کو سمجھا نہ جائے اور اس کی اطاعت نہ کی جائے۔ورنہ ہم بھی ذلیل وخوار ہونے والے لوگوں میں شامل ہوجائیں گے۔ایمان کو سمجھنے کے لیے اوپر دی گئی تین مثالوں کو بار بار پڑھیں۔آپ کو ایمان کا جواب مل جائے گا۔یعنی قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا

سورہ بنی اسرائیل آیت 9 پارہ 15

یہ قرآن تو وہ ہدایت دیتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔اور ایمان لانے والوں کو خوشخبری دیتا ہے۔کہ ان کے لیے یقیناً بہت بڑا اجر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔یہ قرآن تو وہ ہدایت دیتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔ اور ایمان والوں کو خوشخبری دیتا ہے۔ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے کو خوشخبری دیتا ہے۔کہ ان کے لیے بلاشبہ بہت بڑا اجر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہا اللہ تعالی دوٹوک بات کرتا ہے۔ایمان والے قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے اوراس کی اطاعت کرنے والے ہیں۔اس کے علاوہ جتنے فرقہ پرست لوگ ہیں وہ کافر ہیں۔مشرک ہیں۔یا مرتد ہیں۔یا منافق ہیں۔ظالم ہیں۔

اسی طرح کی ایک اورآیات ہے۔

- سورہ ابراہیم۔آیت 44۔ پارہ13

اوران لوگوں کواس دن سے ڈراؤ جب ان پر عذاب آئے گا تو وہ جو ظالم ہیں کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں تھوڑی دیر کے لیے مہلت دے کہ ہم تیری دعوت قبول کرلیں اوررسولوں کی اطاعت کریں کیا تم اس سے پہلے قسمیں نہ کھاتے تھے کہ تمہارے لیے کوئی زوال نہیں ہے اورتم ان لوگوں کے گھروں میں رہ چکے ہو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا۔

خواتین وحضرات!

اس آیت میں ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کا زکر ہے جو عذاب کے وقت کہیں گے۔کہ ہمارے رب ہمیں تھوڑی دیر کے لیے مہلت دے کہ ہم تیری دعوت قبول کرلیں اوررسولوں کی اطاعت کریں۔

خواتین وحضرات!

اس آیت سے ہمیں پتہ چلا کہ رسول یعنی پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کے پیغام کی دعوت قبول کرنا۔تمام فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے پیغام کو قبول نہیں کرتے اس لیے ان پر جب عذاب آئیگا۔تو ان کے ساتھ ساتھ ہم پر بھی آئے گا۔اورہم نے قرآن پاک کو سمجھنے کے بجائے فرقے بنا لیے۔اوار رسول ﷺ کی اطاعت کے بجائے فرقوں کی اطاعت کررہے ہیں۔اسی لیے تو کہیں گے۔کہ ہمارے رب ہمیں تھوڑی دیر کے لیے مہلت دے کہ ہم تیری دعوت قبول کرلیں اوررسولوں کی اطاعت کریں۔رسول کی اطاعت کا مطلب یعنی پیغام پہچانے والے کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کے پیغام یعنی قرآن پاک کی دعوت قبول کرنا ہے۔

اسی طرح کی ایک اورآیات ہے۔

- سورہ ص آیات 86 تا88 پارہ23

آپ کہہ دیجیے کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کچھ نہیں مانگتا نہ ہی میں تکلف کررہاہوں۔یہ قرآن تو تمام دنیا والوں کے لئے نصیحت ہے۔کچھ مدت بعد تمہیں اس بات کا پتہ چل جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کچھ نہیں مانگتا نہ ہی میں تکلف کررہاہوں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔یہ قرآن تو تمام دنیا والوں کے لئے نصیحت ہے۔کچھ مدت بعد تمہیں اس بات کا پتہ چل جائے گا۔

- سورہ زخرف آیات 87 تا89 پارہ25

اوراگر آپ ﷺ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو ضرورکہیں گے کہ اللہ تعالی نے۔پھر یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔اوراس قول کی قسم کہ بیشک اے میرے رب یہ ایسے لوگ ہیں۔کہ ایمان نہیں لائیں گے آپ ﷺ ان سے منہ موڑ لیجیے اور کہہ دو کہ تم کو سلام ہے بس ان کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسولؐ قسم کھا کر کہہ رہے ہیں۔کہ یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔یعنی یہ لوگ اللہ تعالی کی آیات کو سچ سمجھنے اوراس کی اطاعت کرنے والے نہیں ہیں۔پھر اللہ تعالی نبیؐ کو ایسے لوگوں سے منہ موڑ لینے کا حکم دے رہے ہیں۔

- سورہ یونس آیت 101 پارہ11

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ آسمانوں اورزمین میں جو کچھ ہے۔اس میں غورکرو۔اورمعجزے اورخبردار کرنے والے یعنی رسول ان لوگوں کے کام نہیں آسکتے جو ایمان نہیں لاتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں کہ جو لوگ ایمان نہیں لاتے۔یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے اوراس کی اطاعت نہیں کرتے ایسے بے ایمانوں کے لیے کوئی

معجزہ اور رسول ان کے لیے کچھ نہیں کر سکتے۔

سورہ اعراف آیت 27 کا آخری حصہ پارہ 8

بے شک ہم نے شیطان کو ان لوگوں کا ولی بنا دیا ہے۔ جو ایمان نہیں لاتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ ایمان نہیں لاتے یعنی قرآن پاک کی باتوں کو سچ نہیں سمجھتے اور ان کی اطاعت نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ولی شیطان بنا دیتا ہے۔ دوست شیطان بنا دیتا ہے۔ ولی کا مطلب دوست۔ سرپرست۔ مددگار۔

سورہ البقرہ۔ آیات 153 تا 157۔ پارہ نمبر 2

اے لوگو جو ایمان لائے ہو صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے قتل کیے جائیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے اور ہم تمہیں ضرور خوف بھوک اور مال اور جان اور پھلوں کے نقصان سے آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دیں۔ وہ لوگ جنہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ایسے ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتے ہیں اور یہ ہی ہدایت پانے والے ہیں

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں سے خطاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایمان والو یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والوں صبر اور نماز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کی خاطر قتل کیے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ایسے ہی ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ آزماتے ہیں اور انہیں جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اسی اللہ تعالیٰ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ایسے ہی ایمان والوں پر اللہ تعالیٰ درود یعنی رحمتیں بھیجتے ہیں اور صرف یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب میں آپ کے سامنے جن آیات کا ترجمہ پیش کرنے والی ہوں ان آیات میں رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ آخر سچ کیا ہے اس کی رہنمائی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کر سکتے ہیں۔

سوہ یونس۔ آیات 35 تا 40۔ پارہ نمبر 11

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو سچ کی طرف ہدایت کر سکے آپ ﷺ کہیے اللہ تعالیٰ ہی سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے بھلا وہ جو سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے وہ اطاعت کا زیادہ حقدار ہے یا وہ جو خود بھی راستہ نہیں پاتا یہاں تک کہ اسے راستہ بتایا جائے پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔ ان میں اکثر لوگ گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔ بیشک گمان سچ کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آ سکتا بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ کر رہے ہیں قرآن پاک کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بنا سکے بلکہ یہ تو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اس میں پہلی کتابوں کی تفصیل ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ہے کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس نے خود ہی یہ قرآن بنا لیا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ تو تم بھی ایسی کوئی سورت بنا لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس کو چاہتے ہو بلا لو۔ اگر تم سچے ہو۔ بلکہ انہوں نے اس کو جھٹلایا ہے۔ جس کا احاطہ انہوں نے نہیں کیا۔ جو ان کے علم کی گرفت میں نہیں آئیں اور ابھی ان کے سامنے حقیقت نہیں آئی۔ اسی طرح جھٹلایا تھا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں سو دیکھ لو کیا انجام ہوا ظلم کرنے والوں کا اور ان میں کچھ تو ایسے ہیں جو اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ اس قرآن پر ایمان نہیں لاتے۔ اور آپ کا رب ان فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قرآن پاک کو سچ کہہ رہے ہیں رسول ﷺ لوگوں سے کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تم جن کی اطاعت کرتے ہو کیا وہ سچ کی طرف ہدایت کر سکتے ہیں کہ آخر سچ ہے کیا۔ کیونکہ قرآن پاک کو چھوڑ کر ہم جب کسی دوسری چیز کی اطاعت کرتے ہیں تو اس میں گمان آ جاتا ہے شاید یہ ٹھیک نہ ہو مگر قرآن رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں ایک ایک لفظ سچ ہے اور شاید وائد ا کا کوئی چکر نہیں ہے اور اللہ کو چھوڑ کر ہم جن کی اطاعت کرتے ہیں ان کو بھی صحیح راستہ بتانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہیں اگر

اللہ تعالیٰ ان کو راستہ نہ بتائے تو یہ بھی بھٹکتے رہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس میں پہلی کتابوں کی تفصیل موجود ہے۔ یہ ایسی کتاب نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور بنا سکے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اسے خود بنا لیا ہے اگر یہ لوگ نبی ﷺ پر الزام لگاتے ہیں تو ایسی ہی ایک سورت بنا لیں اور دنیا بھر سے مدد بھی لے لیں تو ایسی ایک سورت بھی نہیں بنا سکتے اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو سچ نا ماننے کی وجہ بتاتے ہیں کہ جب ان کا علم قرآن پاک کی باتوں کا احاطہ نہیں کر سکتا تو یہ قرآن کو جھٹلا دیتے ہیں۔ پہلے بھی تو لوگوں نے اللہ کی کتابوں کے ساتھ یہی سلوک کیا تو دیکھ لو کہ ان کا کیا انجام ہوا

خواتین وحضرات!

ہم نے قرآن پاک کو کسی کی خواہش سے نہیں سمجھنا نہ ہی اپنی خواہش نفس کے مطابق سیکھنا ہے بلکہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی باتوں میں بار بار غور کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کیا بتانا چاہتے ہیں رسولوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں، کتابوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں قیامت کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں، فرشتوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں قسمت کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ان باتوں کے بارے میں ہدایت دیں گے وہی سچ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب لوگوں نے قرآن پاک کی باتوں کو نہیں سمجھا بلکہ جھٹلا دیا حقیقت والے دن یہ سب سمجھ جائیں گے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلے لوگوں کے انجام دکھائے ہیں۔ جو رسول کے لائے ہوئے پیغام کو قبول نہیں کرتے تھے۔ ان پہلے لوگوں کا انجام قرآن پاک میں دیکھ لیں کہ ان ظالموں کا انجام کیا ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کچھ ایسے ہیں جو قرآن پاک پر ایمان لاتے ہیں۔ اور کچھ ایسے ہیں جو نہیں لاتے جو قرآن کے مقابلے میں دوسروں کی اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے فساد کرنے والے لوگوں کو خوب جانتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں قرآن پاک پر ایمان نہ لانے والے کو فسادی کہا گیا ہے کیونکہ یہ قرآن پاک کے سچ کے مقابلے میں دوسروں کی اطاعت کرتے ہیں اور معاشرے میں فساد پھیلاتے ہیں لوگوں کو سمیٹے نہیں ہیں بلکہ انتشار پیدا کرتے ہیں۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے اپنی مادری زبان اور تعلیم کی کتنی سخت ضرورت ہے اور ہمارے ملک میں تعلیم کی کیا شرح ہے اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ملک میں تعلیم سو فیصد ہونی چاہیئے تا کہ اس قرآن کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ سے رابطہ میں رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہو جائے اور ایمان والا بن جائے۔

سورہ آل عمرآن آیات 191 تا 200 پارہ 4

جو لوگ اللہ تعالیٰ کو کھڑے ہوتے اور بیٹھے ہوئے اور پہلوؤں پر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں۔ اور زمین اور آسمان کی پیدائش میں غور کرتے ہیں۔ اے میرے رب تو نے اس کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔ تو پاک ہے۔ بس ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔ اے میرے رب جس کو تو نے جہنم میں داخل کر دیا۔ تو تو نے اُسے زلیل کر دیا۔ اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔

اے ہمارے رب بے شک ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا۔ جو ایمان کے لیے پکار رہا تھا۔ کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ تو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دے۔ اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں وفات دے۔

اے ہمارے رب ہمیں وہ عطا کر۔ جو تو نے اپنے رسولوں کے زریعے وعدہ کیا ہے۔ اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا۔ بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی۔ کہ بیشک میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا مرد ہو یا عورت۔ اس کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ تم سب ایک دوسرے کی جنس ہو۔ تو وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے۔ اور جنہیں میرے راستے میں تکلیف دی گئی۔ اور وہ لڑے اور مارے گئے۔ یقیناً میں ان کی برائیوں کو دور کر دوں گا۔ اور انہیں ضرور ایسے باغات میں داخل کروں گا۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بدلہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسے ہی بدلہ ملا کرتا ہے۔ جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔ ان کا شہروں میں چلنا پھرنا تمھیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔ یہ تھوڑا سا فائدہ ہے۔ پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لیے ایسے باغات ہوں گے۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہمانی ہوگی۔

اور بے شک کتاب والوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کتاب پر جو تمھاری طرف نازل کی گئی ہے۔ نیز اور اس سے پہلے جو کتابیں ان کی طرف نازل کی گئی ہیں۔ ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی آیات کے بدلے میں تھوڑی سی قیمت نہیں لیتے۔ انہی کے لیے ان کے رب کے

پاس ان کا اجر ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ اے ایمان والوصبر کرواور صبر کی تلقین کرتے رہو۔اور لگے رہو۔اوراللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں تین قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو رسول ﷺ کی دعوت کی وجہ سے اپنے رب پر ایمان لے آئے۔یہ وہ لوگ ہیں ۔جو قرآن پاک پراور پہلی کتابوں پر ایمان لاتے ہیں۔اوراللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرنے والے ہوتے ہیں۔اوراللہ تعالیٰ کی آیات کو تھوڑی قیمت پر نہیں بیچتے۔انہی کے لیے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔اے ایمان والوصبر کرواور صبر کی تلقین کرتے رہو۔اور لگے رہو۔اوراللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ یہ وہ لوگ ہیں۔جو زمین اور آسمانوں کی پیدائیش میں غور کرتے ہیں۔اوراللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا کرتے ہیں

اے ہمارے رب ہمیں بخش دے۔ اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کردے۔اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں وفات دے۔

اے ہمارے رب ہمیں وہ عطا کر۔جو تو نے اپنے رسولوں کے زریعے وعدہ کیا ہے۔اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا۔بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کرلی۔۔تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کرلی۔کہ بیشک میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا مرد ہو یا عورت۔اس کا اجر ضائع نہیں کرتا۔تم سب ایک دوسرے کی جنس ہو۔ پھراللہ تعالیٰ لوگوں دوسری قسم دکھاتے ہیں۔اور فرماتے ہیں۔

جنہیں میرے راستے یعنی قرآن پاک کی خاطر تکلیف دی گئی۔اور وہ لڑے اور مارے گئے۔یقیناً میں ان کی برائیوں کو دور کردوں گا۔اور انہیں ضرور ایسے باغات میں داخل کروں گا ۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بدلہ ہے۔اوراللہ تعالیٰ کے ہاں ایسے ہی بدلہ ملا کرتا ہے۔

پھراللہ تعالیٰ لوگوں کی تیسری قسم دکھاتے ہیں۔اور فرماتے ہیں۔جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔ یعنی فرقے بنائے ہیں۔ان کا شہروں میں چلنا پھرنا تمھیں دھوکے میں نہ ڈال دے ۔یہ تھوڑا سا فائدہ ہے۔پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

سورہ انعام آیات 82 تا 83 پارہ 7

وہ لوگ جو ایمان لائے۔اور اپنے ایمان میں ظلم کی امیزش نہیں کرتے۔انہی لوگوں کے لیے امن ہے۔اور وہی ہدایت پر ہیں۔اور یہی ہماری دلیل تھی۔جو ہم نے ابراہیمؑ کو ان کی قوم کے مقابلے پر دی تھی۔ہم جسے چاہیں اُس کے درجے بلند کردیتے ہیں۔بے شک آپ کا رب بڑا حکمت والا علم والا ہے۔

خواتین حضرات

ظلم کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنا یعنی کسی فرقے کی اطاعت کرنا۔اگر کوئی ایمان والا ہے۔یعنی قران پاک کو سچ مانتا اور اس کی اطاعت کرتا ہے۔پھر اس قرآن پاک کے ساتھ کسی فرقے کی اطاعت نہیں کرتا۔یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں مانا۔یعنی اپنے ایمان میں ظلم کی امیزش نہیں کی۔انہی لوگوں کے لیے امن ہے۔اور وہی ہدایت پر ہیں۔اور یہی اللہ تعالیٰ کی دلیل تھی۔جو ابراہیمؑ کو ان کی قوم کے مقابلے پر دی تھی۔اللہ تعالیٰ جسے چاہیں اُس کے درجے بلند کردیتے ہیں۔بے شک آپ کا رب بڑا حکمت والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آئیں ابراہیمؑ کی دلیل میں قرآن پاک سے غور کرتے ہیں۔تاکہ ہمیں ان آیات کی اچھی طرح سمجھ آجائے۔

سورہ ذخرف۔آیت 26 تا 28۔پارہ نمبر 25

اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ جن کی تم غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں

سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا۔بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا۔اور ابراہیمؑ یہی بات اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تاکہ وہ اُس کی طرف رجوع کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طرز عمل دکھایا گیا ہے۔اور وہ قیامت تک آنے والے لوگوں میں صرف ایک بات کو چھوڑ گیا ہے۔کہ جن کی تم غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں

سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا تو بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا۔اور ابراہیمؑ یہی بات اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تاکہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو ہمارا باپ کہا ہے۔اور وہ قیامت تک آنے والے لوگوں میں ایک بات چھوڑ گیا ہے۔

خواتین وحضرات!

اس بات کونوٹ کریں یعنی اس کلمے کونوٹ کریں۔ کہ جن کی تم غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں

سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی میری رہنمائی کرے گا۔

اور قیامت تک آنے والے لوگ اس بات کی اطاعت کرنے والے لوگ ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔ تاکہ وہ اللہ تعالیٰ سے رجوع کریں۔ ہمارا رابطہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرآن پاک کے ذریعے ہی ممکن ہے کیونکہ یہ ہماری ہدایت ہے۔ لہٰذا ہمیں اس سے رجوع کرنا چاہیے۔ یادرہے کہ یہی نبی ﷺ کا طرزِ عمل بھی تھا۔ کہ وہ بھی قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے رجوع رہتے تھے۔

خواتین وحضرات!

اُمید ہے کہ آپ کو سمجھ آگئی ہوگی۔ کہ ظلم کی امیزش کسے کہتے ہیں۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی فرقے یا نام نہاد مفسر کی اطاعت کریں یا کسی اور کی اطاعت کریں۔ تو یہ ایمان میں ظلم کی امیزش ہوگی۔ یعنی ایمان میں ظلم ملالیا۔ ہمیں پورے قرآن پاک میں ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم دیا گیا۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور غلامی کریں تو شرک ہوگا اور یہ ایمان میں ظلم کی ملاوٹ ہوگی۔ جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کی شخصیت کو نمونے کے طور پر پیش کیا ہے۔ اسی طرزِ عمل کی اطاعت کرنے والے رسول ﷺ بھی تھے۔ اس کی مکمل تفصیل کے لیے میری کتاب دیکھیں اسوہ حسنہ کسے کہتے ہیں۔

- سورہ یونس آیات 1 تا 2 پارہ 11

الف لام را۔ یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں۔ کیا لوگوں کو اس بات پر تعجب ہے ۔ کہ انہی میں سے ایک انسان پر وحی بھیجی۔ کہ لوگوں خبردار کردو۔ اور ایمان والوں کو خوش خبری دے دو۔ کہ ان کے لیے اُن کے رب کے پاس سچا مرتبہ ہے۔ کافروں نے کہا ۔ کہ بیشک یہ تو ایک واضح جادوگر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں للہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب فرمارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے فرماتے ہیں۔ ایمان والو یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔ کو خوش خبری کے ذریعے خبردار کرو۔ کہ ان کے لیے اُن کے رب کے پاس سچا مرتبہ ہے۔ اُس وقت کے کافروں یعنی مختلف فرقہ پرستوں نے کہا۔ ۔ کہ بیشک آپ ﷺ تو ایک واضح جادوگر ہیں۔

- سورہ آل عمرآن آیات 50 تا 53 پارہ 3

اور میں تصدیق کرتا ہوں ۔ اُس کی جو مجھ سے پہلے تورات آچکی ہے ۔ اور تاکہ میں حلال کروں ۔ تمھارے لیے وہ چیزیں جو تم پر حرام کی گئی ہیں ۔ تمھارے لیے حلال کر دوں ۔ اور میں تمھارے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آیا ہوں۔ بس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ بے شک بیشک اللہ تعالیٰ میرا اور تمھارا رب ہے۔ اُسی کی غلامی کرو ۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ پھر جب عیسیٰؑ نے ان کے کفر کو محسوس کیا۔ تو کہا۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں میرا مددگار کون ہوگا۔ حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔ اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔ اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ ہمارا اس پر ایمان ہے۔ اور ہم نے رسول کی اطاعت کی ۔ بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان لانے کا مکمل طریقہ موجود ہے۔ رسول کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لانا ہوتا ہے ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت ہوتا ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنا یعنی مسلم بن جانا رسول کی اطاعت ہوتا ہے۔ ان آیات میں غور کریں۔ کیا ہم لوگ بھی اس طرح ایمان لائے ہوئے ہیں اور اسی طرح کی گواہی دیتے ہیں۔ یا اطیع الرسول کی آڑ میں مختلف فرقوں پر ایمان رکھنے والے ہیں۔

- سورہ ال عمرآن آیات 60 تا 64 پارہ 3

یہ تمھارے رب کی طرف سچ ہے۔ پس آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ پس آپ کے پاس علم آجانے کے بعد بھی لوگ اس کے بارے میں آپ سے جھگڑیں۔ تو کہہ دو کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔ ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنی عورتوں کو بلاؤ۔ اور ہم خود بھی موجود ہیں اور تم بھی موجود رہو۔ پھر اللہ تعالیٰ سے التجا کریں۔ اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ بے شک یہی بیان سچا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو بے شک اللہ تعالیٰ فسادیوں کو جانتا ہے۔ کہہ دو اے کتاب والو۔ ایک بات کی طرف آؤ۔ جو تمھارے اور ہمارے درمیان یکساں ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی سوا کسی کی غلامی

نہ کریں۔اور نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا رب بنائیں۔اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں۔ پھر اگر وہ گروہ پھر جائیں۔تو کہہ دیں۔کہ گواہ رہو۔کہ ہم تو مسلم ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں رسول ﷺ کی گواہی قیامت تک آنے والے دنیا بھر کے اُن لوگوں کے نام موجود ہے۔جو قرآن پاک کے علم میں شک کرتے ہیں۔اور قرآن پاک سے پھر کر فرقے بنالیتے ہیں۔رسول ﷺ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے اور اُسی ایک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔اگر لوگ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری سے پھر جائیں یعنی مرتد ہوجائیں۔تو ایسے تمام لوگوں کے نام رسول ﷺ کا پیغام ااور گواہی موجود ہے۔کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔

خواتین وحضرات

ہم بھی کتاب والے ہیں۔یعنی قرآن پاک کا دعویٰ کرنے والے لوگ ہیں۔لہذا ہم بھی کتاب والے ہوئے۔قرآن پاک کی تعلیمات دنیا بھر کے تمام کتاب والوں اور بغیر کتاب والوں سب کے لیے ہیں۔ہماری بدقسمتی ہے۔کہ ہم خود کو کتاب والا نہیں سمجھتے۔اگر کتاب والا سمجھتے۔تو کیا ہر طرف اس طرح کی فرقہ واریت ہوتی۔اس طرح کفر اور شرک ہوتا۔

سورہ طور آیت 21 پارہ 27

اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنکی اُولاد نے ایمان میں اُن کی اطاعت کی تو ہم جنت میں اُن کی اُولاد کو اُن سے ملا دیں گے۔اور ہم ان کے اعمال میں کچھ کمی نہ کریں گے۔اور ہر انسان اپنے اعمال کے بدلے میں رہن ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ صرف اور صرف ایمان والے لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا۔چاہے وہ ماں اور باپ ہوں یا ان کی اولاد ہو اگر تمام ایمان والے ہیں۔تو یہ جنت میں اکٹھے ہوجائیں گے۔اگر یہ ایمان میں میں ایک دوسرے کی اطاعت کرنے والے ہوں گے ایمان کا مطلب سورہ محمد کی پہلی تین آیات کے مطابق قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اسکی اطاعت ہے۔قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے جنت میں اکٹھے ہوں گے۔

خواتین وحضرات آپ نے دیکھا کہ انسان اپنے اعمال کے بدلے میں رہن ہے۔ان آیات میں آُپ نے ایمان والوں کا رہن بھی دیکھ لیا۔یعنی قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرے والوں کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کوئی کمی نہیں کریں گے۔

سورہ توبہ آیات 71 تا 80 پارہ 10

منافق مرد اور منافق عورتیں اپس میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔برے کام کا حکم کرتے ہیں۔اور نیک کاموں سے منع کرتے ہیں۔اور اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے۔تو اللہ تعالیٰ بھی ان کو بھول گیا۔بے شک منافق لوگ نافرمان ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں سے دوزخ کی آگ کا وعدہ کر رکھا ہے۔وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔وہی ان کے لیے کافی ہے۔اور ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔اور ان کے لیے دائمی عذاب کا وعدہ ہے۔اُن لوگوں کی طرح جو ان سے پہلے تھے۔اور تم سے قوت میں زیادہ تھے۔مال میں اور اولاد میں زیادہ تھے۔پس انہوں نے اپنے دنیاوی فائدہ اٹھایا۔اور تم نے بھی اپنے حصے سے خوب فائدہ اُٹھایا۔اور تم بھی مشغول ہوگئے۔جس طرح وہ ہوگئے تھے۔یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہوگئے۔اور یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

کیا انہیں ثمود کی قوم اور نوح کی اور عاد کی قوم کی خبریں نہیں پہنچیں۔اور قوم ابراہیم اور مدین والے اور وہ بستیاں جو اُلٹ گئیں۔ان لوگوں کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے۔پھر اللہ تعالیٰ ان پر ظلم نہیں کرتا۔بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔یہ لوگ نیکی کے کام کی ترغیب دیتے ہیں۔اور برائی سے روکتے ہیں۔اور نماز قائم کرتے ہیں۔اور زکواۃ دیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔اور ان لوگوں پر بہت جلد رحم کیا جائے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جنتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور پاکیزہ مکانوں کا دائمی باغات جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

اے نبی ﷺ کافروں اور منافقوں کے خلاف جہاد کیجیے۔ اور ان پر سختی کیجیے۔ اور ان کا ٹھکانہ دوذخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ وہ قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے وہ بات نہیں کہی۔ اور انہوں نے کفر کی بات ضرور کہی ہے اور اس طرح اسلام لانے کے بعد وہ کافر ہو گئے۔ اور ان باتوں کا ارادہ کیا جن میں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ اور انہوں نے صرف اس بات کا انتقام لیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان کو غنی کر دیا۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں۔ تو ان کے لیے بہتر ہوگا۔ اور اگر وہ پھر جائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا۔ اور ان کے لیے تمام دنیا میں کوئی مددگار اور ولی نہیں ہوگا۔

اور ان میں سے بعض وہ ہیں۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل سے دیا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے۔ اور نیک لوگوں میں سے ہو جائیں گے۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے دیا۔ تو اس میں سے کنجوسی کرنے لگے اا اور وہ پھر گئے۔ اور وہ پھرنے والے ہی تھے۔

۔پس ان کا انجام دیکھو نفاق ان کے دلوں میں ہے اس دن تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملیں گے۔ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا اور انہوں نے اس عہد کی خلاف ورزی کی اور وہ اللہ تعالیٰ سے جھوٹ بولتے رہے۔

۔کیا وہ نہیں جانتے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے رازا اور سرگوشیوں سے بھی واقف ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔

یہ لوگ ایسے ہیں کہ مومنوں میں سے جو خوشی سے صدقات کرتے ہیں۔ ان پر الزام لگاتے ہیں وہ وہ جو اپنی محنت کے سوا نہیں پاتے تو وہ ان سے مذاق کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا مذاق کرے گا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ آپ ﷺ ان کے لیے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں اگر آپ ﷺ ان کے لیے ستر بار بھی بخشش مانگیں گے۔ تو بھی اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا۔ یہ اسلیے کہ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے اور اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو اور کافر اور منافق مردوں اور عورتوں کو دکھایا گیا ہے۔ جو اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کا اقرار کرنے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہو گئے۔ یعنی فرقہ پرستی میں الجھ گئے۔ ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والے منافقوں کے لیے رسول ﷺ اگر ستر بار بھی بخشش نانگیں گے۔ تو بھی اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا۔

سورہ الحدید آیات 12 تا 17 پارہ 27

جس دن آپ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھیں گے۔ کہ ان کے دائیں اور سامنے ان کی روشنی دوڑ رہی ہوگی۔ تمھیں آج خوشخبری ہے۔ ایسے جنتوں کی جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جہاں تم ہمیشہ رہو گے۔ یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے۔ کہ ہماری طرف دیکھو۔ ہم تمھارے نور سے روشنی حاصل کریں۔ ان سے کہا جائے گا۔ کہ تم واپس لوٹ جاؤ۔ اور اپنی روشنی پیچھے تلاش کرو۔ پھر ان کے درمیان دیوار ایک کھڑی کر دی جائے گی۔ جس میں ایک دروازہ ہو گا۔ اس کے اندر تو رحمت ہوگی ۔اور اس کا جو ظاہر ہے یعنی بیرونی جانب عذاب ہوگا۔ وہ انہیں پکاریں گے۔ کہ کیا ہم تمھارے ساتھ نہ تھے۔ وہ کہیں گے۔ کیوں نہیں۔ لیکن تم نے خود اپنے آپ کو فتنے میں ڈالے رکھا۔ اور انتظار کرتے رہے۔ اور شک کرتے رہے۔ اور تمھاری تمناؤں نے تمھیں دھوکہ دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ پہنچا۔ اور دھوکے باز تمھیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ دیتا رہا۔ پس آج کے دن نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا۔ اور نہ اُن سے جنہوں نے کفر کیا۔ تم سب کا ٹھکانہ آگ ہے۔ وہی تمھاری رفیق ہے اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں کیا ان کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ تعالیٰ کی نصیحت اور جو سچ نازل ہوا ہے۔ اس سے ان کے دل نرم ہو جائیں اور اس کے آگے جھک جائیں۔ جنہیں اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔ پھر ایک لمبی مدت ان پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر نافرمان بنے ہوئے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں تین قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو اور کافر اور منافق مردوں اور عورتوں کو دکھایا گیا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں روشنی کا ذکر ہے۔ روشنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔ ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے یعنی قرآن پاک کی روشنی میں زندگی بسر کرنے والے قیامت والے دن قرآن پاک کی روشنی کے ساتھ ہوں گے۔ قرآں پاک کی روشنی ویسے ہی ان کے ساتھ ہوگی۔ ایسے ہی جیسے

ٹارچ کسی نے دائیں ہاتھ میں پکڑی ہو اور وہ سیدھا اپنے راستے پر چلتا جائے۔ ایمان یعنی روشنی والوں کے لیے خوشخبری ہے۔ کہ ان کے لیے جنتیں ہیں۔ اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ منافق مرد اور منافق عورتیں ان لوگوں سے کہیں گے۔ کہ ذرا ہماری طرف دیکھو تا کہ ہم تمھاری روشنی سے کچھ فائدہ اٹھالیں۔ جو ان کے ساتھ دوڑ رہی ہوگئی۔ منافق لوگوں سے

کہا جائے گا، ہٹ جاؤ۔ کہ اپنی روشنی کہیں اور تلاش کرو اور اس کے بعد ان کے درمیان ایک دیوار حائل ہو جائے گی۔ جس کے اندر ایک دروازہ ہوگا۔ اس کے اندر رحمت ہوگی اور باہر عذاب ہونگے ۔ یہ وہ لوگ ہونگے جو کافر اور منافق ہوں گے ۔ یاد رہے کہ قرآن پاک میں کافر اور منافق ,فرقہ بنانے والوں کو کہا گیا ہے ۔ کافر اور منافق کو دیکھنے کے لیے میری کتابیں دیکھیں۔ کافر کسے کہتے ہیں۔ منافق کسے کہتے ہیں ۔

ان آیات میں ایمان والوں اور منافقوں یعنی فرقہ پرستوں کی بحث دکھائی گئی ہے ۔ جب وہ ان سے روشنی طلب کریں گے ۔ کہ ہم بھی تو دنیا میں تمھارے ساتھ تھے ۔ ایمان والے کہیں گے ۔ کیوں نہیں ۔ لیکن تم نے خود اپنے آپ کو فتنے میں ڈالے رکھا ۔ اور انتظار کرتے رہے ۔ اور شک کرتے رہے ۔ اور تمھاری تمناؤں نے تمھیں دھوکہ دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آپہنچا ۔ اور دھوکے باز تمھیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ دیتا رہا ۔ پس آج کے دن نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا ۔ اور نہ اُن سے جنھوں نے کفر کیا ۔ یعنی جنھوں نے فرقے بنائے ۔ تم سب کا ٹھکانہ آگ ہے ۔ وہی تمھاری رفیق ہے اور بہت برا ٹھکانہ ہے ۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں ۔ اللہ تعالیٰ پوچھ رہیں ہیں جو لوگ ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں ان کے دل اس سچی نصیحت کے کب فرمابردار ہونگے ۔

سورہ رعد ۔ آیت 27 تا 37 ۔ پارہ نمبر 13

اور کافر کہتے ہیں کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں ہوا آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور اپنی طرف آنے کی ہدایت اسی کو دیتا ہے ۔ جو اس کی طرف رجوع کرے وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے ان کے دلوں کو سکون ملتا ہے خبردار رہو ۔ اللہ تعالیٰ کی نصیحت سے دل سکون پاتے ہیں ۔ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور صالح عمل کرتے ہیں ان کے لیے خوشحالی ہے اور اچھا ٹھکانہ ہے ۔ اس طرح آپ ﷺ کو ہم نے ایک ایسی امت میں بھیجا ہے ۔ جس سے پہلے کئی امتیں گزر چکی ہیں تاکہ آپ ان کو پڑھ کر سنائیں ۔ جو کچھ آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے ۔ اور یہ بہت ہی مہربان کے کافر بنے ہوئے ہیں ۔ آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ وہی میرا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ میں نے اس پر بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے اور اگر قرآن پاک ایسا ہوتا جس کے ذریعے پہاڑ چل سکتے یا زمین پھٹ جاتی یا اس سے مردے بول اٹھتے ۔ بلکہ یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں ۔ کیا وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں یہ نہیں جانتے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمام لوگوں کو ہدایت یعنی قرآن پاک پر لگا دیتا اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ہے ۔ یعنی فرقے بنائے ہیں ان کو اپنے اعمال کی وجہ سے کوئی نہ کوئی مصیبت پہنچی رہے گی یا ان کے گھر کے آس پاس نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ آجائے ۔ بیشک اللہ تعالیٰ کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور بے شک آپ ﷺ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا ۔ تو میں نے ان کو مہلت دی ۔ پھر میں نے ان کو پکڑ لیا ۔ پھر میرا عذاب کیسا تھا ۔ پھر کیا جو اللہ تعالیٰ ہر انسان کے تمام اعمال کا نگران ہے ۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ ان کے نام تو بتاؤ یا تم اللہ تعالیٰ کو اس چیز کی خبر دیتے ہو ۔ جو زمین میں اس کے علم میں نہیں ۔ یا صرف ظاہری ایسا کہتے ہو بلکہ جن لوگوں نے کفر کیا ہے ۔ ان کیلئے ان کے مکر و فریب خوبصورت بنا دیے گئے اور انہیں راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیا گیا ۔ اور جیسے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے ۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہیں ہے ۔ اُس جنت کی مثال جس کا پرہیز گاروں سے وعدہ ہے ۔ اُس کے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ اُس کے پھل اور سایہ ہمیشہ رہیں گے ۔ یہ اُن لوگوں کا انجام ہوگا ۔ جو پرہیز گار ہیں ۔ اور کافروں کا انجام آگ ہے ۔

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض گروہ اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہش کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا

خواتین وحضرات

ان آیات میں دو قسم کے لوگ دکھائے گئے ہیں ایک ایمان والے ہیں ۔ پرہیز گار ہیں اور دوسرے کافر یعنی فرقہ پرست چاہے وہ آپ ﷺ کے دور کے ہوں یا قیامت تک آنے والا کوئی بھی فرقہ پرست یعنی کافر ہو ۔ ان کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے ۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے ان کو قرآن پاک سے سکون ملتا ہے ۔ دنیا میں خوشحالی ہے اور آخرت

میں بہت اچھا ٹھکانہ ہے۔اور جو لوگ معجزے طلب کرتے ہیں اور معجزوں کی تلاش میں رہتے ہیں وہ گمراہ ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ میں ہر طرح کا معجزہ دینے پر اختیار رکھتا ہوں ایسا معجزہ بھی قرآن پاک کے ساتھ دے سکتا تھا جس سے پہاڑ چلتے جس سے زمین پھٹتی جس سے مردے کلام کرتے جبکہ اللہ تعالیٰ نبی کریمؐ سے فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کو یہ قرآن پڑھ کر سنائیں جو آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی طرف رجوع کرنے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کا حکم دے رہے ہیں۔پھر کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والے دنیا میں بھی عذاب سے دوچار رہیں گے اور آخرت میں بھی سخت عذاب کا شکار ہونگے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کو شریک بناتے ہو جن کی بات مانتے ہو۔ان کے نام تو بتاؤ میں تو اپنا شریک زمین اور آسمان میں کسی کو نہیں جانتا اور جو لوگ ایسی حرکتیں کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیتے ہیں۔یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ انہیں کبھی ہدایت نہیں دیتا۔ جو اللہ تعالیٰ کے شریک سمجھتا ہے۔کسی اور کی اطاعت کرتا ہے اور معجزے مانگتا ہے۔ان کی زندگی دنیا میں بھی بری ہے اور آخرت میں بہت ہی بری ہوگی۔اللہ تعالیٰ تو صرف اس کو ہدایت اور سکون اور آخرت میں اچھا ٹھکانہ دیں گے۔جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے یعنی قرآن پاک سے نصیحت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔ان کے لیے دنیا میں سکون اور خوشحالی اور آخرت میں اچھے ٹھکانے کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلتا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ نے معجزے کو رد کر دیا اور قرآن پاک کو امر کر دیا اگر ہم نے قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کی اور گمراہ رہے اور معجزے ڈھونڈتے رہے تو یہ رسولؐ کے ساتھ مذاق ہے کہ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی تعلیمات پر عمل نہ کیا جائے۔پہلے بھی لوگوں نے رسولوں کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا۔تو ان کو اللہ تعالیٰ نے پکڑ لیا اور پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب تو بہت ہی ڈرنے والی چیز ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے آخری آیات میں دیکھا کہ فرقہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی کریمﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کو جواب ہے۔کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی فرمابردار کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی میں کسی کو شریک نہ کروں ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی مددگار ہوگا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

اطیع اللہ واطیع الرسول کو سمجھنے کے لئے ان آیات کو بار بار پڑھیں ان گروہ بندی کرنے والے لوگوں کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے ان گروہ بندی والوں کی اطاعت کرنا شرک ہے۔یعنی ان فرقہ پرستوں کی اطاعت شرک ہے۔صرف اور صرف قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور غلامی کا حکم ملا ہے۔اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اور غلامی کیساتھ کسی اور کی غلامی اور فرمابرداری ہمیں مشرک بناتی ہے۔

پارٹ نمبر 3

(3) ایمان لانے کا کیا طریقہ ہے۔پارٹ نمبر 3

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے یکھتے ہیں

ایمان لانے کا کیا طریقہ ہے

سورہ یوسف آیت 111 پارہ 13

بیشک ان قصوں میں عقلمندوں کے لیے عبرت ہے۔یہ قرآن پاک کوئی بناوٹی باتیں نہیں ہیں۔جو خود سے گھڑ لی گئی ہوں۔بلکہ یہ تو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور اس

میں ہر بات کی تفصیل ہے۔اور ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ قرآن پاک میں ہر بات کی تفصیل ہے۔اور ایمان لانے والوں یعنی قرآن پاک سچ سمجھنے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔اور یہ کوئی جھوٹی باتیں نہیں ہیں جو خود سے بنائیں گئی ہوں۔ بلکہ یہ تو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔اس کی آیات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔جو لوگ کہتے ہیں۔کہ قرآن پاک میں ہر بات کی تفصیل موجود نہیں ہے۔وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کو جھٹلاتے ہیں۔کیونکہ جو بات اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔نبی ﷺ نے اس بات کو ہم تک پہنچایا۔جو بھی اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلاتا ہے ۔وہی کافر ہے۔

سورہ البقرہ۔آیات 135 تا 137 پارہ 1

وہ کہتے ہیں کہ یہودی ہو جاؤ یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے کہہ دو نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ جو سب کو چھوڑ کر ایک اللہ کا ہو گیا تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔

تم کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو نازل کی گئیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور ان کی اولاد پر اور جو دیں گئیں موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور جو دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئیں ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اسی کے فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں پھر اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح آپ ﷺ لائے ہو تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر جائیں تو پھر وہ وہ بے جا ضد میں پڑ گئے ہیں سو کافی ہے ان کے مقابلے کے لیے تمہارا اللہ اور وہ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ یہودی یا نصرانی بننے کا کہیں کہ اس طرح ہدایت مل جائے گی۔ایسے تمام لوگوں کو آپ ﷺ کہہ دیں کہ نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ جو صرف اللہ تعالیٰ کا ہو گیا تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ سے کہہ رہے ہیں کہ اس طرح کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

اور جو کتابیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کو دیں گئیں ہم ان تمام کتابوں کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔یعنی مسلم ہیں جس طرح آپ ﷺ نے یہ بات زبان سے کہی ہے اگر دوسرے لوگ اس طرح کہیں تو انہوں نے بھی ہدایت حاصل کر لی۔

اور اگر وہ اس طرح ایمان نہ لائیں یعنی پھر جائیں تو درحقیقت وہ ضد میں پڑ گئے ہیں ان کے مقابلے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔ان آیات میں ایمان لانے کا طریقہ موجود ہے۔

آج ہمیں کوئی کہے۔کہ سنی بن جاؤ یا شیعہ بن جاؤ۔بریلوی بن جاؤ۔یا کسی بھی فرقے کی آفر کرے تو ایسے لوگوں کو ہمارا جواب ہے۔وہی جو رسول ﷺ کا جواب تھا۔ہرگز نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ جو صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔اور وہ مشرک نہ تھے۔یہ طرز عمل تمام رسولوں کا تھا۔ان آیات میں بھی ہمیں دین اور ایمان سکھایا گیا ہے۔

سورہ آل عمران۔آیات 83 تا 85۔پارہ 3

پھر کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا دین کے سوا چاہتے ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کی ساری چیزیں چار و ناچار اللہ تعالیٰ ہی کی فرمابردار ہیں اور اُسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔

آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور جو ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کی طرف نازل کی گئیں تھیں اور جو موسیٰؑ عیسیٰؑ کو دی گئیں اور دوسرے پیغمبروں کو دی گئیں تھیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے ہی فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں۔اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور دین اختیار کرنا چاہے گا اس کا وہ طریقہ ہرگز اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ بتایا جا رہا ہے کہ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین یعنی اسلام چھوڑ کر کسی اور دین کی اطاعت کرنا چا

ہتے ہیں حالانکہ زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سب کو پلٹنا ہے آپ ؐ کہہ دیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور قرآن پر ایمان لائے اور جو دوسرے پیغمبروں کو کتابیں دی گئیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور طریقہ اختیار کرے گا تو اس سے وہ طریقہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی قرآن پاک کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔

سورہ یونس آیات 90 تا 91 پارہ 11

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کرا دیا۔پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور زیادتی سے ان کا پیچھا کیا۔یہاں تک کہ فرعون ڈوبنے لگا۔تو اس نے کہا۔کہ میں ایمان لاتا ہوں۔کہ اُس زات کے سوا کوئی معبود نہیں۔جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔اور میں فرمابرداروں میں سے ہوں یعنی مسلم ہوں ۔اب ایمان لاتا ہے حالانکہ اس سے پہلے تو نافرمانوں میں سے تھا۔اور فساد کرنے والوں میں سے تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون ڈوبتے وقت ایمان لا رہا ہے۔مگر اس کے ایمان کو اللہ تعالیٰ نے قبول نہیں کیا۔

سورہ المائدہ۔آیات 59 تا 61۔پارہ نمبر 6

اے کتاب والو! تم ہم میں کیا بُرائی دیکھتے ہو سوائے اس کے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں اور اُس کتاب پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور ان پر جو پہلے نازل کی گئی اور یہ کہ تم میں اکثر نافرمان ہیں۔آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تمہیں ان لوگوں کے متعلق بتاؤں جن کا انجام خدا کے نزدیک بہت بُرا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور ان پر غضب نازل کیا۔اور اس میں بعض کو بندر اور سور بنا دیا گیا اور جنہوں نے طاغوت کی غلامی کی انہی لوگوں کا ٹھکانہ بُرا ہے اور یہ سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں۔تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں حالانکہ وہ کفر لئے ہوئے آئے تھے۔اور کفر لیے ہوئے ہی واپس گئے اور اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مطلب ہے قرآن پاک پر ایمان لانا اور قرآن پاک سے پہلے کی کتابوں پر ایمان لانا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگوں کا بہت بُرا ٹھکانہ ہے بندر اور سور بنائے جانے والوں سے بھی زیادہ ہے۔جو طاغوت کی غلامی کرتے ہیں ان کا ٹھکانہ بہت بُرا ہے اور وہ سیدھے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ ہو چکے ہیں۔جب وہ نبی ﷺ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ یہ صرف منہ سے کہتے ہیں ان کے دل ویسے ہی ہیں یعنی جن باتوں پر تھے انہیں پر ہیں جیسے کفر لے کر آئے تھے جن چیزوں کی اطاعت کرتے تھے ویسے ہی ان کا دل ان پر مضبوط ہے ان میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ایسے ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیات ہیں کفر والا دل لے کر آئے تھے اور ویسے ہی واپس چلے گئے یہی حال ہمارے فرقہ والوں کا ہے منہ سے ایمان کا کہتے ہیں جبکہ فرمابرداری اپنے فرقے کی کرتے ہیں۔یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے اور نہ اس کی اطاعت کرتے ہیں۔بلکہ اپنے نام نہاد مفسر کی اطاعت کرتے ہیں۔

سورہ البقرہ آیات 2 تا 9 پارہ نمبر 1

یہ ایسی کتاب ہے۔جس میں شک کی گنجائش نہیں۔اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔وہ آپ کی طرف نازل شدہ (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے (نبیوں پر) اتاری گئی تھی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ایسے ہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کیا۔آپ انہیں خبردار کریں یا نہ کریں۔ان کے لیے برابر ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اِن آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ان کا عمل اس پیکج پر مشتمل ہے ۔ یہ پرہیزگاروں ہیں کیونکہ قرآن پاک کی ہدایت پر ہیں۔ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں دے رکھا ہے۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔وہ آپ ﷺ کی طرف نازل شدہ (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے (نبیوں پر) اتاری گئی تھی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ایسے ہی لوگ اپنے پروردِگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ دوسری قسم کے لوگوں کو دکھا رہا ہے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی جنہوں نے فرقے بنائے ہیں۔آپ ﷺ انہیں قرآن پاک سے ڈرائیں یا نہ ڈرائیں ۔اُن کے لیے برابر ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ۔اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔ جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جو لوگ کافر ہیں یعنی جنہوں نے فرقے بنائے ہیں۔رسول ﷺ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں۔اُن کے لیے برابر ہے۔یعنی یہ فرقہ پرست رسول ﷺ کی نہیں سنتے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

سورہ عنکبوت۔آیات 45 تا 52۔پارہ نمبر 21

اس کتاب کو پڑھتے رہیے جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اور نماز قائم کیجئے نماز یقیناً بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک تو سب سے بڑی چیز ہے اور جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کا علم رکھتا ہے۔اہل کتاب سے جھگڑا نہ کرو مگر ایسے طریقے سے جو بہتر ہو اور صرف اُن میں سےاِن لوگوں سے جھگڑا کرو۔جو ظالم ہیں اور کہو ہم تو اس پر بھی ایمان لاتے ہیں۔جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور اس پر بھی جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے۔اور ہم اسی کے فرمابردار ہیں۔ہم نے اس طرح آپ کی طرف کتاب نازل کی ہے اس پر وہ لوگ ایمان لاتے ہیں جنہیں ہم نے کتاب دی تھی۔(یعنی تورات والے) اور ان میں سے کچھ لوگ ایمان لاتے ہیں۔(یعنی مکہ والے) اور ہماری آیات کا انکار تو صرف کافر ہی کرتے ہیں۔اور اس سے پہلے آپ نہ تو کتاب پڑھ سکتے تھے۔اور نہ اپنے دائیں ہاتھ سے لکھ سکتے تھے۔اگر ایسی بات ہوتی تو جھٹلانے والے شک کرتے۔ بلکہ قرآن تو واضح دلیل والی آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں ہیں۔جنہیں علم دیا گیا ہے اور ہماری آیات سے ظالم لوگوں کے سوا کوئی انکار نہیں کرتا۔ نیز وہ کہتے ہیں کہ اس نبی پر معجزے کیوں نہیں اتارے گئے آپ ﷺ کہیے میں تو صرف مبین سے ڈرانے والا ہوں۔معجزے تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں کیا یہ ان کے لیے کافی نہیں ہے۔کہ ہم نے ان پر کتاب نازل کی ہے جو ان کے سامنے پڑھی جاتی ہے۔ بیشک اس میں ایمان والوں کیلئے رحمت اور نصیحت ہے آپ ﷺ کہیے کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کیلئے اللہ تعالیٰ کافی ہیں آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے وہ جانتا ہے اور جو لوگ جھوٹ کی اطاعت کرتے اور اللہ کا کفر کرتے ہیں وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ قرآن کی آیات تو واضح دلائل والی آیات ہیں۔جو ان لوگوں کے سینوں میں ہیں جنہیں علم دیا گیا ہے۔اور ہماری آیات سے کافر لوگوں کے سوا کوئی انکار نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جس دل میں قرآن پاک کا علم ہے ان لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ان کے سینوں میں قرآن پاک کا علم ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کیا لوگوں کے لیے کافی نہیں ہے کہ ہم نے ان پر یہ کتاب نازل کی ہے۔جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔اس مین ایمان والوں کیلئے رحمت اور نصیحت ہے اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ اپنی اور نبی کریم کی گواہی دے رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم اللہ تعالیٰ کی گواہی اور رسولؐ کی گواہی کو مانتے ہیں یا اس کے خلاف چل رہے ہیں قرآن پاک کو کافی نہیں سمجھتے اور فرقوں کی اطاعت اور معجزوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔

سورہ حجرات۔آیات 15 تا 18۔پارہ نمبر 26

یہ دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے۔لیکن تم یوں کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں اور ایمان تو ابھی تمہارے دلوں کے اندر داخل ہی نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو گے۔تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں کوئی کمی نہ کرے گا بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے بے شک ایمان والے تو وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر وہ شک نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرتے ہیں یہی لوگ سچے ہیں آپ کہہ دیجئے کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنے دین سے آگاہ کرنا چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے یہ لوگ آپ پر احسان رکھتے ہیں کہ وہ اسلام لے آئے آپ کہہ دیجئے کہ اپنے اسلام لانے کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ یہ تو تم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری ہدایت کی اگر تم سچے ہو۔بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی سب پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور جو تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پڑھوں سے کس طرح بات کی ہم وہی لوگ ہیں کہ قرآن پاک کے ہوتے ہوئے بھی ایمان سے باخبر نہیں ہیں اور دیہاتیوں کی طرح صرف اسلام لائے ہیں بلکہ اس سے بھی بدتر ہیں کہ ہم فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں اور اسلام کو تو ابھی ہم نے پہچانا ہی نہیں اور ابھی تو ایمان ہمارے دلوں کے اندر داخل ہی نہیں ہوا اس لیے ہم ایک بے ایمان قوم ہیں۔

ان آیات میں قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے رسول ﷺ کا پیغام ہے۔

رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ اپنے اسلام لانے کا مجھ پر احسان نہ رکھو۔بلکہ یہ تو تم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری ہدایت کی اگر تم سچے ہو۔

سورہ رعد۔آیت 19۔پارہ 13

کیا وہ انسان جو علم رکھتا ہے۔کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔وہ سچ ہے۔اس انسان کی طرح ہے۔جو اندھا ہے۔بے شک عقل مند ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم اندھے ہیں۔یا قرآن پاک کے سچ کی قدر کرنے والے ہیں۔قرآن پاک کا علم رکھنے والے ہیں۔

پارٹ نمبر 4

(4) رسولوں پر ایمان لانے کا کیا طریقہ ہے۔پارٹ نمبر 4

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

رسولوں پر ایمان لانے کا کیا طریقہ ہے

سورہ ہود 120 تا 123 پارہ 12

اور رسولوں کے قصوں میں جو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں۔ ان سے آپ کے دل کو ثابت قدم رکھتے ہیں۔اور ان کے قصوں میں جو بات آپ تک پہنچتی ہے۔وہ سچ ہے۔اور ایمان لانے والوں کے لیے نصیحت اور یاد دہانی ہے۔

اور کہہ دو اُن سے جو ایمان نہیں لاتے۔کہ تم اپنے جگہ عمل کیے جاؤ۔بے شک ہم اپنی جگہ عمل کیے جاتے ہیں۔اور انتظار کرو بے شک ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔اور زمین اور آسمانوں کے تمام غیب اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔اور اسی کی طرف سب کے سب کام لوٹائے جاتے ہیں۔بس اسی کی غلامی کرو اور اسی پر بھروسہ کرو۔اور جو کچھ آپ کر رہے ہیں اس سے

آپ کا رب بے خبر نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں ہم سے پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ پھر رسول ﷺ کا خطاب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور رسولوں کے قصوں میں جو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں۔ ان سے آپ کے دل کو ثابت قدم رکھتے ہیں۔ اور ان کے قصوں میں جو بات آپ تک پہنچتی ہے۔ وہ سچ ہے۔ اور ایمان لانے والوں کے لیے نصیحت اور یاد دہانی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے خطاب کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ آپ ﷺ ان لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں جو ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ اور انہیں نصیحت بھی کر رہے ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ تم اپنی جگہ عمل کیے جاؤ۔ بے شک ہم اپنی جگہ عمل کیے جاتے ہیں۔ اور انتظار کرو بے شک ہم بھی انظار کرتے ہیں۔ اور زمین اور آسمانوں کے تمام غیب اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔ اور اسکی طرف سب کے سب کام لوٹائے جاتے ہیں۔ بس اسی کی غلامی کرو اور اسی پر بھروسہ کرو۔ اور جو کچھ آپ کر رہے ہیں اس سے آپ کا رب بے خبر نہیں ہے۔

سورہ حدید آیت 19 پارہ 27

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ سے اور اسکے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔ اُن کے لیے اجر ہے اور اُن کے لیے روشنی ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔ اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہے وہ دوزخی ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں روشنی کا ذکر بھی ہے۔ روشنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔ جنہوں نے قرآن پاک کی روشنی میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہوں گے۔ یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنے رسولوں کو ماننے کا حکم دیا ہوگا۔ ویسے مانا ہوگا تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق اور شہید کا درجہ رکھتے ہونگے۔۔ اور جنہوں کفر کیا ہوگا یعنی فرقے بنائے ہوں گے۔ اور اپنی من پسند مرضی کی ہوگی وہ اللہ کی آیات جھٹلانے والے ہیں اور دوزخی ہیں۔ البتہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی ہدایات میں رسولوں کو مانا ہوگا۔ ان کی تعظیم وتکریم کی ہوگی۔ وہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔ اور چونکہ انہوں نے قرآن پاک کے مطابق مانا ہوگا۔ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام روشنی ہے۔ اس لیے قیامت والے دن وہ قرآن پاک کی روشنی میں ہونگے۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ اجر بھی دیں گے۔ اور جنہوں نے قرآن پاک کو جھٹلایا ہوگا۔ وہی دوزخی ہیں۔ ان آیات میں رسولوں پر ایمان لانے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔

سورہ البقرہ آیت 285 پارہ 3

رسول ﷺ اس پر ایمان لایا جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل کیا گیا۔ اور تمام ایمان والے بھی۔ ہر ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔ اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر۔ اور رسولوں پر ایمان لائے۔ اور اس کے رسولوں میں کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور اور اطاعت کر لی۔ اور ہم تیری بخشش چاہتے ہیں۔ اے ہمارے رب اور تیری طرف لوٹ کر آنا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ رسولوں پر ایمان لانے کا طریقہ بتا رہے ہیں۔ اس طریقے سے رسول ﷺ بھی ایمان لائے اور تمام ایمان والے لوگ بھی۔ ایمان لانے کا طریقہ نوٹ کریں۔ کہیں کہ ہم قرآن پاک پر ایمان لائے اس کے فرشتوں پر کتابوں پر اور تمام رسولوں پر ایمان لائے۔ رسولوں پر ایمان لانے کا یہ طریقہ ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے کسی رسول میں فرق نہ کریں۔ اس بات کو سنیں اور کہیں کہ ہم نے اس کی اطاعت کی۔ اس طرح ہم ایمان والے بن جائیں گے۔

اور ہمارے فرقے والے ہمیں صرف یہ سکھاتے ہیں۔ کہ ہمارے رسول سب سے اعلیٰ ہیں اور سب رسول انسے نیچا درجہ رکھتے ہیں۔ اور نہ جانے کیا کیا کہانیاں سناتے ہیں۔ یہ ایمان نہیں ہے بلکہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے آپ نے اس کو غور سے سننا سمجھنا ہے اور اس کی اطاعت کرنی ہے۔ پھر آپ ایمان والے بنیں گے۔

سورہ نساء آیت 137 پارہ 5

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول ﷺ پر اور اس کتاب پر جو اُسنے نازل کی ہے۔ اور اُس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کی تھی۔ جس نے اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا انکار کیا اور اس کے رسولوں کا انکار کیا۔ بے شک وہ گمراہی میں بڑی دور چلا گیا۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے۔ پھر کافر ہو گئے پھر

ایمان لائے پھر کافر ہوگئے۔ پھر کفر میں بڑھتے گئے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا اور نہ انہیں ہدایت کا راستہ دکھائے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایمان لانے کا طریقہ بتا رہے ہیں۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول پر ایمان لائیں۔ ہم قرآن پاک پر ایمان لائیں جس نے اس کے فرشتوں اس کی کتابوں کا انکار کیا۔ اور اس کے رسولوں کا انکار کیا بیشک وہ گمراہی میں بڑی دور چلے گئے۔ پہلے اگر لوگ ایمان لائیں پھر اسکا کفر یعنی فرقے بنالیں پھر اس پر ایمان لے آئیں۔ پھر اس کا کفر کرلیں یعنی فرقہ پرستوں کی اطاعت کریں اور ایسے ہی مرجائیں۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کریگا۔ اور نہ انہیں ہدایت کا سیدھا راستہ دکھائے گا۔ یعنی انہیں قرآن پاک سے ہدایت نہیں دے گا۔

سورہ نساء آیات 150 تا 152 پارہ 6

بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کا کفر کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق کریں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ اس کے درمیان میں سے کوئی راستہ نکالیں۔ تو یہی لوگ سچے کافر ہیں۔ اور ہم نے ان کافروں کے لیے زلیل کرنے والا عذاب تیار کررکھا ہے۔ اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اس کے رسولوں میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے۔ تو یہی لوگ ہیں۔ جن کو جلد ہی اللہ تعالیٰ اجر عطا فرمائیگا۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دوٹوک بیان رسولوں کے بارے میں دیا ہے۔ جو رسولوں میں فرق کرے گا اور کوئی نیا راستہ نکالے گا تو وہی اصلی کافر ہے۔ اور جو رسولوں میں فرق نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کو عن قریب اجر عطا فرمائے گا۔ اور ایسے ہی لوگوں کو بخشا جائے گا۔ کیونکہ ایسے ہی لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کیلیے روشنی ہوگی۔ اا ور ایسے ہی فرمابرداروں کو اجر ملے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے سورہ الحدید کی آیت 19 میں بتایا ہے۔ اگر ہم نے رسولوں میں فرق کیا۔ تو یہ کفر ہمیں زلیل کرنے والے عذاب میں دھکیل دے گا۔

سورہ یاسین آیت 3 پارہ 22

بے شک آپ ﷺ رسولوں میں سے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دوٹوک رسول ﷺ کے بارے میں بتایا کہ آپ ﷺ رسولوں میں سے ایک رسول ہیں۔

سورہ احقاف آیت 10 پارہ 26

کہہ دو۔ کہ میں رسولوں میں سے کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں۔ اور میں نہیں جانتا کہ مجھ سے کیا سلوک کیا جائے گا۔ میں تو صرف اُس کی اطاعت کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ اور میں تو مبین سے خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ خود وحی کی اطاعت کرنے والے تھے۔ اور انہوں نے ہم تک اللہ تعالیٰ کی وحی پہنچائی۔ کیا ہم وحی کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ یا فرقوں کی۔ کیا ہم اطیع اللہ اور اطیع الرسول کررہے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ہم فرقوں کی اطاعت کررہے ہیں۔ کیا ہم قرآن پاک سے خبردار ہیں۔ یا بے خبر۔ ہم قرآن پاک سے بے خبر ہیں۔ اور ہم نے آپنے فرقہ پرستوں کو اپنا پیارا قرآن سونپ رکھا ہے۔ اور وہ بڑی خوشی خوشی ہمارے خدا بنے ہوئے ہیں۔ اور جنت اور دوزخ کی پرچیاں تقسیم کررہے ہیں۔ ان کو کس نے یہ اجازت دی ہے۔ زرا قرآن سے اس کی دو چار مثالیں تو دو۔ چلو ایک ہی مثال دے دو۔ قرآن میں ان کا تو پہلے نام بڑا بدنام تھا۔ یہود اور نصاری نے اگر اپنے عالموں کو خدا بنایا تھا تو ہم نے بھی وہی کام کیا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے عذاب ہم پر آرہے ہیں۔

سورہ البقرہ آیات 253 تا 254 پارہ 3

یہ وہ رسول ہیں۔ جن میں سے ہم نے ان کو بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں۔ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا۔ اور بعض کے درجے بلند کیے۔ اور ہم نے عیسیٰ کو واضح دلائل دیے۔ اور روح القدس یعنی انجیل سے اُس کی تائید کی۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا۔ تو لوگ ان رسولوں کے آنے کے بعد آپس میں نہ لڑتے۔ جب کہ ان کے

پاس واضح دلائل آ چکے تھے۔لیکن لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا۔ پھران میں سے کوئی ایمان لایا۔اور کسی نے کفر کیا اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تو وہ اپس میں نہ لڑتے۔لیکن االلہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔

اے ایمان والو جو ہم نے تمھیں دیا ہے۔اس میں سے خرچ کرو۔اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے۔کہ جس میں خرید وفروخت نہ ہوگی۔اور نہ دوستی اور سفاش کام آئے گی۔اور کافر لوگ ہی ظالم ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ ہم نے رسول میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ان میں سے بعض وہ ہیں۔جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا۔اور بعض کے درجے بلند کیے۔اور ہم نے عیسیٰ کو واضح دلائل دیے۔یعنی معجزے دیے۔اور روح القدس یعنی پاک کلام یعنی انجیل سے اُس کی تائید کی۔اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا۔تو لوگ ان پیغمبروں کے آنے کے بعد آپس میں نہ لڑتے۔جب کہ ان کے پاس واضح دلائل آ چکے تھے۔لیکن لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا۔پھران میں سے کوئی ایمان لایا۔اور کسی نے کفر کیا اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تو وہ آپس میں نہ لڑتے۔لیکن االلہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔یاد رہے کہ واضح دلائل میں انجیل اور معجزے دونوں شامل ہیں۔

اے ایمان والو جو ہم نے تمھیں دیا ہے۔اس میں سے خرچ کرو۔اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے۔کہ جس میں خرید وفروخت نہ ہوگی۔اور نہ دوستی اور سفاش کام آئے گی۔اور کافر لوگ ہی ظالم ہیں۔

- سورہ فاطر آیات 23 تا 26 پارہ 22

آپ ﷺ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں۔بے شک ہم نے آپ ﷺ کو سچ کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔اور کوئی امت ایسی نہیں گزری جس خبردار کرنے والا نہ بھیجا ہو۔اور اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔تو جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں۔وہ بھی اسی طرح جھٹلایا کرتے تھے۔ان کے پاس واضح دلائل اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے۔پھر جن لوگوں نے کفر کیا۔میں نے انہیں پکڑ لیا۔تو پھر میرا عذاب کیسا تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ہم نے جب بھی کوئی رسول کسی امت میں بھیجا تو لوگوں نے اسے جھٹلایا۔یعنی جو بھی کتاب اسے دی گئی۔اس کی قدر نہ کی گئی۔بلکہ اسے جھٹلایا گیا۔اور اگر یہ لوگ رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔یعنی قرآن پاک کی نافرمانی کرتے ہیں۔تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔جیسا کہ پہلے لوگوں نے اپنے کتاب کی نافرمانی کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو عذاب میں پکڑ لیا۔

- سورہ نجم آیت 56 پارہ 27

یہ خبردار کرنے والا ہے۔پہلے خبردار کرنے والوں میں سے۔

یا اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں یہ خبردار کرنے والا ہے۔پہلے خبردار کرنے والوں میں سے یعنی آپ ﷺ پہلے خبردار کرنے والوں کے سلسلے کا ہی ایک خبردار کرنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔یہ خبردار کرنے والا ہے۔پہلے خبردار کرنے والوں میں سے۔

خبردار کرنے والے کا مطلب ہے ''رسول'' یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغام سے خبردار کرنے والے۔جس طرح پہلے رسول اللہ تعالیٰ کے پیغام سے خبردار کرتے تھے اسی طرح رسول ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کے پیغام سے خبردار کرنے والے ہیں۔اور رسول ﷺ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔یعنی رسولوں کی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔

- سورہ انعام آیات 84 تا 92 پارہ 7

اور ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب عطا کیے۔ہم نے ان سب کو ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اور ان سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت دی تھی۔یعنی کتاب دی تھی۔اور انکی اُولاد میں داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اور اس طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔اوورزکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس اور لوط کو ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اور ان سب کو ہم نے تمام جہان والوں پر فضیلت دی۔

اور ان کے باپ دادا اور اولا داور بھائیوں میں سے بعض کو ہدایت دی اور ہم نے ان کو چن لیا۔اور ان کو سیدھے راستے کی ہدایت دی۔

یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔ وہ جسے چاہے اس کے زریعے اپنے غلاموں سے ہدایت دیتا ہے۔ اور اگر یہ لوگ شرک کرتے تو ان کے اعمال ضائع ہو جاتے۔
یہی وہ لوگ ہیں۔ جن کو ہم نے کتاب حکمت اور نبوت عطا کی۔ بس اگر ان باتوں کا انکار کریں۔ تو ہم نے ان پر ایسے لوگ مقرر کر دیے ہیں جو اس کے نافرمان نہیں ہیں۔
تو جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی۔ تو آپ ﷺ بھی ان کی ہدایت پر چلیں۔ کہہ دو کہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ یہ تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔
ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہ کی جس طرح قدر کرنے کا حق تھا۔ جب انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان پر کچھ نازل کیا۔ تو کہہ دو۔ کہ کس نے وہ کتاب نازل کی تھی جو موسیٰ پر نازل کی گئی تھی۔ جو موسیٰ لے کر آئے تھے۔ جو لوگوں کے لیے روشنی اور ہدایت تھی۔ جس کو تم نے الگ الگ ورق بنا دیا ہے۔ تم انہیں ظاہر کرتے ہو۔ اور اس کا بہت سا حصہ چھپا جاتے ہو۔ اور تمھیں بہت سی باتوں کا علم سکھایا گیا ہے۔ جو تم نہ جانتے تھے۔ اور نہ تمھارے باپ دادا۔ کہہ دو۔ اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی۔ پھر انہیں چھوڑ دیں کہ وہ اپنے مشغلوں میں میں کھیلتے رہیں۔ اور یہ قرآن پاک ایک بڑی برکت والی کتاب ہے۔ تا کہ آپ مکہ والوں اور آس پاس کے رہنے والوں کو ڈرائیں۔ اور وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں بہت سے رسولوں کا زکر کیا گیا۔ جن کو ہدایت یعنی کتاب دی گئی۔ حضور ﷺ کو بھی ان کے راستے پر چلنے کا حکم دیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو حکم دیا۔ کہ کہہ دو کہ یہ قرآن پاک تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔

اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ لوگوں نے میری اس طرح قدر نہیں کی جس طرح کرنا چاہیے تھی۔ موسیٰ کی کتاب کو کچھ دکھایا جاتا ہے۔ اور زیادہ چھپایا جاتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی بات کرتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ اس سے لوگوں کو ڈرائیں۔

سوال ہے کیا ہم قرآن پاک سے ڈرنے والی باتوں کو جانتے ہیں۔

- سورہ البقرہ آیت 252 پارہ 2

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور آپ ﷺ بیشک رسولوں میں سے ہیں۔

- سورہ آل عمرآن آیات 144 پارہ 4

ااور محمد ﷺ تو صرف ایک رسول ہیں یعنی ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔ آپ ﷺ سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں۔ پھر کیا اگر آپ ﷺ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیے جائیں۔ تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔ اور جو کوئی الٹے پاؤں پھر جائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ محمد ﷺ تو صرف ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔ آپ ﷺ سے پہلے بھی کئی پیغام پہنچانے والے گزر چکے ہیں۔ پھر کیا اگر آپ ﷺ فوت ہو جائیں یا شہید کر دیے جائیں۔ تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔ یعنی مرتد ہو جاؤ گے۔ اور جو کوئی مرتد ہو جائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

- سورہ نساء۔ آیات 163 تا 170۔ پارہ 6

ہم نے آپ ﷺ کی طرف اُسی طرح وحی کی ہے جس طرح نوح علیہ السلام اور اس کے بعد آنے والے انبیاء کی طرف وحی بھیجی تھی اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام، اسماعیلؑ، اسحٰق، یعقوب اور اس کی اولاد، اور عیسیٰ اور ایوب، یونس اور ہارون، سلیمان (علیھم السلام) کی طرف وحی بھیجی تھی اور داؤد علیہ السلام کو زبور عطا کی تھی اور کتنے ہی رسول ہیں جن کا ذکر ہم پہلے آپ ﷺ سے کر چکے ہیں اور کتنے رسول ایسے ہیں جن کا ذکر آپ ﷺ سے نہیں کیا ان سب رسولوں کو ہم نے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا تھا تا کہ لوگوں کے پاس ان رسولوں کے آنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر کوئی حجت باقی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اس نے جو کچھ آپ ﷺ پر نازل کیا ہے اپنے علم کی بنا پر نازل کیا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اگر چہ اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔ وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑے ہیں یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم کیا اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ انہیں سیدھا راستہ دکھائے گا سوائے جہنم کے راستے کے۔ جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے بڑا آسان ہے لوگو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس رسول ﷺ سچ یعنی قرآن لے کر آ گیا ہے بس تم اس پر ایمان لے آؤ۔ تو تمہارے لئے بہتر ہے اور کفر کرو گے۔ تو زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اور وہ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دنیا میں رسولوں کے آنے کے مقصد کو بیان کر رہے ہیں ۔تمام رسول اللہ تعالیٰ کا پیغام ۔جس میں خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے پیغام ہوتے ہیں ۔وہ لوگوں تک پہنچاتے ہیں تا کہ قیامت والے دن لوگ اللہ تعالیٰ پر اعتراض نہ کر سکیں کوئی دلیل پیش نہ کر سکیں ۔کہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ کے پیغام کا پتہ ہی نہ تھا۔باتوں کا پتہ ہی نہ تھا۔

خواتین وحضرات

آیت کے الفاظ نوٹ کریں ۔جنہوں نے کفر کیا ۔اور ظلم کیا۔اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔اور نہ جہنم کے علاوہ دوسرا راستہ دکھائے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ جنہوں نے کفر کیا ہے وہی ظلم کرنے والے ہیں ۔یعنی فرقہ بنانے والے ہی ظالم ہیں ۔یاد رہے کہ کافر کا مطلب بھی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے اور ظالم کا مطلب بھی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے ۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اپنا راستہ کہہ رہے ہیں اس کو اپنا علم کہہ رہے ہیں اور اس کیلئے گواہی دے رہے ہیں ۔جو لوگ کفر کرنے والے ہیں یعنی فرقے بنانے والے ہیں یعنی ظلم کرنے والے ہیں ۔جو قرآن پاک سے روکتے ہیں ۔انہیں اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ جہنم کے سوا انہیں کوئی اور راستہ دکھائے گا ان کا ایک ہی راستہ ہے جہنم ۔جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے بہت آسان ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ رسول ﷺ آپ کے پاس سچ یعنی قرآن پاک لے کر آ گیا ہے اس پر ایمان لے آؤ یعنی اس کو سچ مانو اور اس کی اطاعت کرو تو تمہارے لے بہتر ہے اگر تم کفر کرو گے یعنی فرقے بناؤ گے ۔تو یاد رکھو کہ زمین اور آسمانوں میں موجود ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ہی ہے ۔

سورہ اعراف ۔آیات 40 تا 45 ۔پارہ 8

بے شک جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا ان کیلئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں اسطرح نہیں جا سکتے جس طرح اونٹ سوئی کے ناکے سے نہیں گزر سکتا اور ہم مجرموں کو ایسے سزا دیا کرتے ہیں البتہ جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے ۔اور ہم ہر کسی کو اس کی طاقت کے مطابق ہی ذمہ دار ٹھہراتے ہیں تو یہی لوگ جنت والے ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہا کریں گے ان جنت والوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف کچھ کینہ ہوگا تو ہم اسے نکال دیں گے ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ کہیں گے تعریف تو اللہ کیلئے ہی ہے جس نے ہمیں یہ راستہ دکھایا اگر اللہ ہمیں راستہ نہ دکھاتا تو ہم کبھی راستہ نہیں پا سکتے تھے ہمارے پروردگار کے رسول واقعی سچ لے کر آئے تھے اس وقت آواز آئے گی کہ تم اس جنت کے وارث بنائے گئے ہو اور یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں کرتے رہے اور جنت والے دوزخیوں سے پکار کر پوچھیں گے کہ ہم نے تو ان وعدوں کو سچا پا لیا ہے جو ہم سے ہمارے پروردگار نے کئے تھے کیا تم سے تمہارے پروردگار نے جو وعدے کئے تھے تم نے انہیں سچا پایا وہ جواب دیں گے ''ہاں'' پھر ان کے درمیان ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے اور اس میں عیب پیدا کرنا چاہتے تھے اور آخرت کے منکر تھے ۔

خواتین وحضرات !

ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے ۔ایمان والے لوگوں کو اور ظالم لوگوں کو ۔اور ان کی وہ گفتگو دکھائی گئی ہے جو وہ آپس میں کریں گے

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں بھی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے دوزخ میں وہ لوگ ہوں گے جو دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے ایسے ظالموں اللہ تعالیٰ کی آیات سے تکبر کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو لوگوں کو قرآن پاک سے روکتے ہیں اور قرآن پاک میں عیب تلاش کرتے ہیں ۔اور آخرت کے منکر اس طرح ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا ہے اس طرح نہیں مانتے بلکہ مختلف قسم کی کہانیاں بنا بنا کر لوگوں کو سناتے ہیں حالانکہ قرآن پاک میں اس قسم کی سفارش اور شفاعت کی کوئی آیات نہیں ہیں ۔اور قیامت والے دن ایمان والے کہیں گے ۔تعریف تو اللہ تعالیٰ کیلئے ہی ہے ۔جس نے ہمیں یہ راستہ دکھایا اگر اللہ تعالیٰ ہمیں راستہ نہ دکھاتا تو ہم کبھی راستہ نہیں پا سکتے تھے ہمارے پروردگار کے رسول واقعی سچ لے کر آئے تھے اس وقت آواز آئے گی کہ تم اس جنت کے وارث بنائے گئے ہو ۔اور یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں کرتے رہے ۔

یاد رہے کہ سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔کہ کافر یعنی فرقہ پرست جھوٹ کی اطاعت کرتے ہیں جبکہ ایمان والے سچ یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں

سورہ کہف۔آیات 100 تا 108۔پارہ 15

اور وہ دن ہوگا جب ہم جہنم کافروں کے بلکل سامنے لائیں گے۔جن کی آنکھوں پر میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ کچھ سننے کو تیار ہی نہ تھے۔تو کیا یہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے۔یہ خیال کرتے ہیں کہ مجھے چھوڑ کر میرے غلاموں کو ہی ولی بنالیں گے ہم نے ایسے ہی کافروں کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے۔

آپ ﷺ کہیے کیا ہم تمہیں بتائیں کہ اعمال میں سب سے زیادہ نقصان اُٹھانے والے کون ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی کوششیں دنیا کی زندگی کے لیے برباد کیں ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پرودگار کی آیات سے کفر کیا اور ملاقات سے۔

پس ان کے سب اعمال ضائع ہو جائیں گے اور نہ ان کے لیے ہم کوئی وزن قائم کریں گے۔یہ جہنم ان کا بدلہ ہے۔جنہوں نے کفر کیا تھا۔اور میری آیات اور رسولوں کا مذاق اڑایا۔البتہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ان کی مہمان نوازی کے لیے فردوس کے باغ ہونگے۔جس میں وہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے اور کبھی اس جگہ سے نکل کر دوسری جگہ نہ جانا چاہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔جنہوں اپنے فرقوں کے مفسروں کو اپنا ولی بنا رکھا ہے۔اور قرآن پاک سے آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔اور وہ قرآن پاک کے سچ کو سننا بھی گوارہ نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جس کی آنکھوں پر میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ قرآن پاک کی بات سننے کے لیے تیار ہی نہ تھے۔وہ کیا سوچتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے غلاموں کو ہی مددگار بنالیں گے۔ایسے ہی کافروں کی مہمان نوازی کے لیے جہنم تیار پڑی ہے۔ایسے ہی لوگوں کے اعمال کا کوئی وزن نہیں ہوگا۔یہ جہنم ہی ان کو بدلے میں ملے گی اور ایمان والے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک کی نصیحت پر عمل کیا ہوگا۔ان کے لیے فردوس کے باغ ہونگے۔جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے کہیں جانا نہ چاہیں گے۔

یہ فرقہ پرست لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اُڑاتے ہیں۔اور رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں دوسرے رسولوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔اور دوسرے رسولوں کی تضحیک کرتے ہیں۔اور تمام رسولوں کو رسول ﷺ سے کم درجے کا سمجھتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں رسولوں میں فرق کرنے سے منع کیا ہے۔
انہیں اس کی سزا مل رہی ہے گی۔

سورہ رعد۔آیت 27 تا 37۔پارہ نمبر 13

اور کافر کہتے ہیں کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں ہوا آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور اپنی طرف آنے کی ہدایت اسی کو دیتا ہے۔جو اس کی طرف رجوع کرے وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے ان کے دلوں کو سکون ملتا ہے خبردار رہو۔اللہ تعالیٰ کی نصیحت سے دل سکون پاتے ہیں۔ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور صالح عمل کرتے ہیں ان کے لیے خوشحالی ہے اور اچھا ٹھکانہ ہے۔اس طرح آپ ﷺ کو ہم نے ایک ایسی امت میں بھیجا ہے۔جس سے پہلے کئی امتیں گزر چکی ہیں تاکہ آپ ان کو پڑھ کر سنائیں۔جو کچھ آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔اور یہ بہت ہی مہربان کے کافر بنے ہوئے ہیں۔آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ وہی میرا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔میں نے اس پر بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے اور اگر قرآن پاک ایسا ہوتا جس کے ذریعے پہاڑ چل سکتے یا زمین پھٹ جاتی یا اس سے مردے بول اٹھتے۔بلکہ یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔کیا وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں یہ نہیں جانتے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمام لوگوں کو ہدایت یعنی قرآن پاک پر لگا دیتا اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں ان کو اپنے اعمال کی وجہ سے کوئی نہ کوئی مصیبت پہنچی رہے گی یا ان کے گھر کے آس پاس نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ آجائے۔بیشک اللہ تعالیٰ کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور بے شک آپ ﷺ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا۔تو میں نے ان کو مہلت دی۔پھر میں نے ان کو پکڑ لیا۔پھر میرا عذاب کیسا تھا۔پھر کیا جو اللہ تعالیٰ ہر انسان کے تمام اعمال کا نگران ہے۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ ان کے نام تو بتاؤ یا تم اللہ تعالیٰ کو اس چیز کی خبر دیتے ہو۔جو زمین میں اس کے علم میں نہیں۔یا صرف ظاہری ایسا کہتے ہو بلکہ جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔ان کیلئے ان کے مکر وفریب خوبصورت بنادیے گئے اور انہیں راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیا گیا۔اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے۔اور ان کو اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہیں ہے۔اُس جنت کی مثال جس کا پرہیز گاروں سے وعدہ ہے۔اُس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔اُس کے پھل اور سایہ ہمیشہ رہیں گے۔یہ اُن لوگوں کا انجام ہوگا۔جو پرہیز گار ہیں۔اور کافروں کا انجام آگ ہے۔

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض گروہ اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہش کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا

خواتین وحضرات

ان آیات میں دو قسم کے لوگ دکھائے گئے ہیں ایک ایمان والے ہیں۔ پرہیزگار ہیں اور دوسرے کافر یعنی فرقہ پرست چاہے وہ آپ ﷺ کے دور کے ہوں یا قیامت تک آنے والا کوئی بھی فرقہ پرست یعنی کافر ہو۔ جو قرآن پاک کا علم جو رسول ﷺ نے پڑھکر سنایا۔ اس کو چھوڑ کر معجزوں کی باتیں کریں۔ رسول ﷺ کا مذاق اُڑانے والے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے ان کو قرآن پاک سے سکون ملتا ہے۔ دنیا میں خوشحالی ہے اور آخرت میں بہت اچھا ٹھکانہ ہے۔ اور جو لوگ معجزے طلب کرتے ہیں اور معجزوں کی تلاش میں رہتے ہیں وہ گمراہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ میں ہر طرح کا معجزہ دینے پر اختیار رکھتا ہوں ایسا معجزہ بھی قرآن پاک کے ساتھ دے سکتا تھا جس سے پہاڑ چلتے جس سے زمین پھٹتی جس سے مردے کلام کرتے جبکہ اللہ تعالیٰ نبی کریمؐ سے فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کو یہ قرآن پڑھ کر سنائیں جو آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی طرف رجوع کرنے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کا حکم دے رہے ہیں۔ پھر کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والے دنیا میں بھی عذاب سے دوچار رہیں گے اور آخرت میں بھی سخت عذاب کا شکار ہونگے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کو شریک بناتے ہو جن کی بات مانتے ہو۔ ان کے نام تو بتاؤ میں تو اپنا شریک زمین اور آسمان میں کسی کو نہیں جانتا اور جو لوگ ایسی حرکتیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیتے ہیں۔ یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کبھی ہدایت نہیں دیتا۔ جو اللہ تعالیٰ کے شریک سمجھتا ہے۔ کسی اور کی اطاعت کرتا ہے اور معجزے مانگتا ہے۔ ان کی زندگی دنیا میں بھی بری ہے اور آخرت میں بہت ہی بری ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تو صرف اس کو ہدایت اور سکون اور آخرت میں اچھا ٹھکانہ دیں گے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے یعنی قرآن پاک سے نصیحت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔ ان کے لیے دنیا میں سکون اور خوشحالی اور آخرت میں اچھے ٹھکانے کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے معجزے کو رد کر دیا اور قرآن پاک کو امر کر دیا اگر ہم نے قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کی اور گمراہ رہے اور معجزے ڈھونڈتے رہے تو یہ رسولؐ کے ساتھ مذاق ہے کہ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی تعلیمات پر عمل نہ کیا جائے۔ پہلے بھی لوگوں نے رسولوں کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا۔ تو ان کو اللہ تعالیٰ نے پکڑ لیا اور پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب تو بہت ہی ڈرنے والی چیز ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے آخری آیات میں دیکھا کہ فرقہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی کریم ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کو جواب ہے۔ کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی فرمابردار کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی میں کسی کو شریک نا کروں ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی مددگار ہوگا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

اطیع اللہ واطیع الرسول کو سمجھنے کے لئے ان آیات کو بار بار پڑھیں ان گروہ بندی کرنے والے لوگوں کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے ان گروہ بندی والوں کی اطاعت کرنا شرک ہے ۔یعنی ان فرقہ پرستوں کی اطاعت شرک ہے۔ صرف اور صرف قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور غلامی کا حکم ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی غلامی کیساتھ کسی اور کی غلامی ہمیں مشرک بناتی ہے۔

نوٹ۔ رسولوں کے بارے میں مزید تفصیل دیکھنے کے لیے میری کتاب دیکھیں۔ رسول کی اطاعت کا کیا مطلب ہے

سورہ آل عمرآن آیات 191 تا 195 کا پہلا حصہ پارہ 4

جولوگ اللہ تعالیٰ کو اٹھتے بیٹھتے اور پہلوؤں پر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں۔اور زمین اور آسمان کی پیدائش میں غور کرتے ہیں۔اے میرے رب تونے اس کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا ۔تو پاک ہے۔بس ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔اے میرے رب جس کو تونے جہنم میں داخل کر دیا۔تو تونے اُسے ذلیل کر دیا۔اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔

اے ہمارے رب بے شک ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا۔جو ایمان کے لیے پکار رہا تھا۔کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔تو ہم ایمان لے آئے۔اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دے۔اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں وفات دے۔

اے ہمارے رب ہمیں وہ عطا کر۔جو تونے اپنے رسولوں کے ذریعے وعدہ کیا ہے۔اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا۔بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی۔کہ بیشک میں تم میں سے کسی کرنے والے کا عمل مرد ہو یا عورت۔اس کا اجر ضائع نہیں کرتا۔تم سب ایک دوسرے سے ہو۔

خواتین وحضرات!

یہ پکار رسول ﷺ کی ہے۔جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت دے رہے ہیں۔جسے صرف ایمان والے ہی سنتے ہیں۔اور کہتے ہیں۔

اے ہمارے رب بے شک ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا۔جو ایمان کے لیے پکار رہا تھا۔کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔تو ہم ایمان لے آئے۔اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دے۔اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں وفات دے۔

اے ہمارے رب ہمیں وہ عطا کر۔جو تونے اپنے رسولوں کے ذریعے وعدہ کیا ہے۔اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا۔بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی۔کہ بیشک میں تم میں سے کسی کا عمل جو کرنے والا مرد ہو یا عورت۔اس کا اجر ضائع نہیں کرتا۔تم سب ایک دوسرے کی جنس ہو۔

خواتین وحضرات!

یہ پیغام تو تمام انسانوں کے نام تھا۔جن کو قرآن پاک میں دعوت دی گئی ہے کہ وہ رسول ﷺ کی آواز سنیں اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئیں یعنی قرآن پاک کو سچ مانیں اور اس کی اطاعت کریں۔

اور اب ایک پیغام جنات کے نام بھی ہے۔یہ پیغام جنات ہی دے رہے ہیں۔

سورہ احقاف۔آیات 29 تا 32۔پارہ 26

اور جب ہم جنات کے ایک گروہ کو آپ ﷺ کی طرف لے آئے تا کہ وہ قرآن سنیں جب وہ قرآن کے پاس حاضر ہوئے تو آپس میں کہنے لگے کہ خاموش ہو جاؤ پھر جب قرآن پڑھا جا چکا تو وہ اپنی قوم کی طرف خبردار کرنے والے بن کر گئے اور کہنے لگے اے ہماری قوم بے شک ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو سچے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتی ہے اے ہماری قوم اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کو قبول کر لو اور اس پر ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے گا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کو قبول نہ کرے گا تو وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی ولی نہ ہو گا یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ان جنات کا ذکر ہے جنہوں نے قرآن سنا اور پھر وہ خبردار کرنے والے بن کر اپنی قوم کی طرف گئے اور انہیں قرآن پاک کی دعوت دی اور دعوت قبول نہ کرنے والوں کے بارے میں کہا کہ قیامت والے دن ان کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ولی یعنی دوست نہیں ہو گا۔

آپ نے دیکھا کہ جنات کے اس گروہ کو اللہ تعالیٰ نے خبردار کرنے والا کہا۔ان کی اہمیت،عظمت دیکھئے کہ جو لفظ رسولوں کیلئے استعمال کیا گیا وہی لفظ ان کیلئے بھی استعمال کیا گیا ہے یعنی جو بھی قرآن پاک کا علم دوسروں تک پہنچائے گا وہ خبردار کرنے والے کی لسٹ میں آکر شاندار درجہ پائے گا۔

اُمید ہے کہ آپ بھی لوگوں کو قرآن پاک کی دعوت دیں گے اور رسول ﷺ کی اطاعت کریں گے۔کیونکہ رسول ﷺ نے اسی قرآن پاک کو ہم تک پہنچایا۔یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہو گی۔اسے اطیع اللہ واطیع الرسول کہتے ہیں۔یاد رکھیں کہ فرقوں کی طرف بلانا رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے۔اور یہ کسی بھی رسول کی اطاعت نہیں تھی۔

سورہ نمل لآیات 79 تا 81 پارہ 20

بس اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔جب وہ پیٹھ پھیر کر چل

دیں۔اور نہ آپؐ اندھوں کو ہدایت دے کر کر گمراہی سے بچا سکتے ہیں۔آپ ﷺ صرف اسے سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔پھر فرمابردار بن جاتے ہیں۔یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔کہ آپؐ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اوراس کی اطاعت کرتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن جاتے ہیں۔یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔جسے صرف ایمان والے سن کر فرمابردار بن جاتے ہیں۔اور جو فرمابردار نہیں بنتے۔وہی اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔

آئیں اللہ تعالیٰ کا پیغام سنتے ہیں۔

سورہ الحج۔آیت 78۔پارہ 17

اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے اس نے تمہیں چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی وہ تمھارے باپ ابراہیمؑ کا دین ہے ۔اُس نے تمھارا نام فرمابردار رکھا ہے۔یعنی مسلم رکھا ہے۔ للہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم یعنی فرمابردار رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی یہی ہے تاکہ رسول ﷺ تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ہو نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لو وہ تمہارا مالک بہت ہی اچھا ہے اور بہت ہی اچھا مالک اور بہت ہی اچھا مددگار ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے دین کی وضاحت فرماتے ہیں ۔کہ اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے اس نے تمہیں اپنے کام کے لیے چن لیا ہے اور دین میں تم اپنے باپ ابراہیمؑ کے طریقے پر قائم ہو جاؤ جس میں کوئی تنگی نہیں رکھی اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلمان یعنی فرمابردار رکھا تھا اور اس میں بھی فرمابردار رکھا ہے تاکہ رسولؐ تم پر گواہ بنے اور تم لوگوں پر گواہ بنو یعنی جو اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرتا ہے تو وہ قیامت والے دن لوگوں پر گواہ بنے گا پھر فرمابردار بننے کا طریقہ بتایا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لو یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو نماز پڑھو زکوۃ دو اللہ تعالیٰ تمہارا مالک ہے اور بہت اچھا مددگار ہے۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کی۔یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔اب جو بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرے گا یعنی قرآن پاک کے لیے کام کرے گا۔وہ بھی قیامت والے دن لوگوں پر گواہ ہو گا ۔یہی کام رسول ﷺ نے بھی کیا ہے۔اور رسول ﷺ تمام لوگوں پر گواہ ہوں گے۔

سورہ توبہ آیات 71 تا 72 پارہ 10

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔یہ لوگ نیکی کے کام کی ترغیب دیتے ہیں۔اور برائی سے ر وکتے ہیں۔اور نماز قائم کرتے ہیں۔اور زکواۃ دیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔اور ان لوگوں پر بہت جلد رحم کیا جائے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جنتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور پاکیزہ مکانوں کا دائمی باغات جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اُن لوگوں کا ذکر ہے۔جو مومن ہیں یعنی قرآن پاک کو سچ مانتے ہیں اور اس کی ااطاعت کرتے ہیں ایسے مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔یہ لوگ نیکی کے کام کی ترغیب دیتے ہیں۔اور برائی سے روکتے ہیں۔اور نماز قائم کرتے ہیں۔اور زکواۃ دیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔اور ان لوگوں پر بہت جلد رحم کیا جائے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جنتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے ۔اور پاکیزہ مکانوں کا دائمی باغات جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں مومنوں کواللہ تعالیٰ اوراُس کے رسول کی اطاعت کرنے والا کہا گیا۔یعنی قرآن پاک کوسچ ماننے والےااوراس کی اطاعت کرنے والوں کوہی اللہ تعالیٰ اوراُس کے رسول کی اطاعت کرنے والا کہا گیا ہے۔

سورہ فتح آیات 1تا8 پارہ 26

بے شک ہم نے آپ ﷺ کوواضح فتح دی۔تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اورپچھلے گناہ معاف کرے۔اوراپنی نعمت آپ پر پوری کرے۔اورآپ کوسیدھے راستے کی ہدایت دے۔اور مدد تواللہ تعالیٰ کی ہی مدد زبدست ہے۔

وہی ہے۔جس نے مومنوں کے دل پرسکون نازل کیا تاکہ موجودہ ایمان کے ساتھ ان کا ایمان مزید بڑھے۔اور زمین اورآسمانوں کے تمام لشکراللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔اوراللہ تعالیٰ جاننے والاعلم والا ہے۔تاکہ اللہ تعالیٰ مومن مردوں اورمومن عورتوں کوجنتوں میں داخل کرے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔اوران کی برائیوں کودورکردے۔اوریہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔اوراللہ تعالیٰ منافق مردوں اورمنافق عورتوں کو اورمشرک مردوں اورمشرک عورتوں کو۔جواللہ تعالیٰ پربرے گمان کرنے والے ہیں۔انہی پر بُری گردش ہے۔اوراُن پراللہ تعالیٰ کاغضب ہے۔اوران پرلعنت ہے۔اوراللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دوذخ تیارکررکھی ہے۔اوروہ لوٹنے کی بری جگہ ہے۔اور اورزمین اورآسمانوں کے تمام لشکراللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔اوراللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دوقسم کے لشکروں کاذکرکیا ہے۔ایمان والوں کالشکریعنی مومن مردوں اورمومن عورتوں کو اللہ تعالیٰ جنتوں میں داخل کرے گا۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔اوران کے گناہوں کودورکردے۔اوریہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔اوردوسرالشکرمنافق اورمشرکوں یعنی فرقہ پرستوں کا ہے۔جواللہ تعالیٰ پربرے گمان کرنے والے ہیں۔انہی پربُری گردش ہے۔یعنی ان پربراوقت آنے والا ہے۔اوراُن پراللہ تعالیٰ کاغضب ہے۔اوران پرلعنت ہے۔اوراللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دوذخ تیارکررکھی ہے۔اوروہ لوٹنے کی بری جگہ ہے۔اور اورزمین اورآسمانوں کے تمام لشکراللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔اوراللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

پارٹ نمبر5

(5)جنتی یعنی ایک ایمان والے کی کہانی ۔پارٹ نمبر5

اس کاجواب اورتفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول ﷺ سے پوچھتے ہیں۔دیکھتے ہیں کہ وہ ہمیں قرآن پاک کے زریعے کیاجواب دیتے ہیں۔

اس کہانی کوقرآن پاک سے دکھانے کامقصد یہ ہے۔کہ کیاہم ہدایت پرہیں۔یاگمراہ ؟

خواتین وحضرات

آج میں آپ کوقرآن پاک سے ہدایت کے بارے میں ایک مکمل کہانی دکھاناچاہتی ہوں۔کہانی کاآغازبھی اللہ تعالیٰ کی بات سے ہوگا۔اورانجام بھی اللہ تعالیٰ کی بات پرہوگا۔اس کہانی میں دوخاص کردار ہیں۔ایک کردارمومن کا ہے۔جولوگوں کو ہدایت کی طرف بلاتا ہے۔مومن حضرت موسیٰ اورحضرت ہارونؑ کا ساتھی ہے۔اِن کی اطاعت کرنے والا ہے۔اورایک کردار فرعون کا ہے۔یعنی اس کے مقابلے پرفرعون ہے۔جس نے اپنی قوم کوگمراہ کیا۔گمراہ کامطلب ہے۔جس سے اپنے گھرکوجانے والااس کا سیدھاراستہ گم ہوجائے۔یعنی اپنے راستے سے بے خبرہوجائے۔یعنی گمراہ۔فرعون نے اپنی قوم کوگمراہ کیا۔اوروہ ڈوب گئے۔جبکہ مومن جنت کامہمان بن گیا۔

اللہ تعالیٰ کی آوازسنیں۔اللہ تعالیٰ کیافرمارہے ہیں۔

سورہ طٰہٰ آیت 82 پارہ16

اوربے شک میں بخشنے والاہوں اسے جوتوبہ کرے۔اورایمان لائے اورصالح عمل کرے۔پھرہدایت پررہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ میں بخشنے والا ہوں یعنی اس کے گناہ معاف کرنے والا ہوں۔ جو توبہ کرے۔ اور ایمان لائے اور صالح عمل کرے۔ پھر ہدایت پر رہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب پر رہے۔

مومن کی آواز سنیں وہ کیا کہہ رہا ہے۔

سورہ مومن آیت 38 پارہ 24

اور اُس نے کہا۔ جو ایمان لایا تھا۔ اے میری قوم میری اطاعت کرو۔ میں تم کو سیدھے راستے کی ہدایت دوں گا۔

خواتین وحضرات

یہ ایک مومن کی آواز ہے۔ جو کہہ رہا ہے۔ کہ میری اطاعت کرو۔ میں تم کو سیدھے راستے کی ہدایت دوں گا۔

یہ کس چیز کی اطاعت کا حکم دے رہا ہے۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ ایک شخص ہے۔ جو رسولوں کے ساتھ یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کے ساتھ مل کر دین کی دعوت دے رہا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند ہے کہ اس شخص کے نام پر اللہ تعالیٰ نے سورہ مومن نازل کی۔ سورہ احقاف اور سورہ یاسین میں بھی اس شخص کا تفصیلی ذکر ہے۔

خواتین وحضرات

سوال یہ ہے۔ کہ رسولوں کے ہوتے ہوئے یہ شخص کس چیز کی اطاعت کا حکم دے رہا ہے۔ اپنے جیسے اٹھنے اور بیٹھنے کی ترغیب دے رہا ہے۔ یعنی وہ جیسے زندگی گزارتا ہے اُس طرح کی زندگی گزارو۔

ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔۔ آئیں آگے دیکھیں وہ کیا کہتا ہے۔

سورہ یاسین آیات 20 تا 25 پارہ 23

اور شہر کے کسی مقام سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا۔ اُس نے کہا۔ اے میری قوم ان رسولوں کی اطاعت کرو۔ جو تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتے۔ اور وہ ہدایت پر ہیں۔ اور کیا وجہ ہے۔ کہ میں اُس کی غلامی نہ کروں۔ جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ اور تم سب اُس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ کیا میں اسے چھوڑ کر ایسے معبود اختیار کروں۔ کہ اگر رحمان مجھے تکلیف دینا چاہے تو ان کی سفارش مجھے کوئی فائدہ نہ دے۔ اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں۔ بیشک میں تو واضح گمراہی میں پڑ گیا۔ بیشک میں تمھارے رب پر ایمان لایا۔ بس میری بات سنو۔۔۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ وہ لوگوں کو رسولوں کی اطاعت کا حکم دے رہا ہے۔ کیا وہ لوگوں سے یہ کہہ رہا ہے۔ کہ رسول جیسے زندگی گزارتے ہیں۔ یعنی جیسے وہ اُٹھتے اور بیٹھتے ہیں۔ اس طرح کی زندگی گزارو۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ وہ یہ نہیں کہتا بلکہ وہ کہتا ہے۔ کہ اسلیے ان کی اطاعت کرو کہ وہ ہدایت پر ہیں۔ مومن نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کیوں نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ اور تم سب اُس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

خواتین وحضرات

وہ رسولوں کی اطاعت کی وجہ ہدایت بتا رہا ہے۔ آئیں دیکھتے ہیں کہ رسولوں کے پاس ہدایت کیا چیز تھی۔ جو رسولوں کے پاس تھی۔

سورہ مومنون آیت 49 پارہ 18

بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تاکہ وہ لوگ ہدایت پائیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کی قوم کو کتاب یعنی تورات کے زریعے ہدایت دی۔

سورہ مومن آیات 53 تا 54 پارہ 24

اور بیشک ہم نے موسیٰ کو ہدایت دی۔ اور بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث بنایا۔ جو عقل مندوں کے لیے ہدایت اور نصیحت تھی۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسولوں کے پاس ہدایت یعنی تورات تھی۔ وہ رسول اُس کی اطاعت کرنے والے تھے۔ اس لیے ہدایت پر تھے۔ دراصل مومن شخص تورات یعنی اللہ تعالیٰ کی

غلامی کا حکم دے رہا تھا اس لیے وہ کہتا ہے کہ میری بات سن لو۔

اس سے ثابت ہوا کہ اگر ہم رسول ﷺ کی اطاعت کرنیوالے ہیں تو ہمیں بھی ہدایت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرنا ہوگی۔ اسے رسول کی اطاعت کہتے ہیں۔ کیونکہ سورہ البقرہ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ۔ یہ ایک کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ یہ پرہیزگاروں کیلیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات

اگر ہم خود کو قرآن پاک کا وارث سمجھتے ہیں۔ تو رسول ﷺ کی اطاعت کرنا ہوگی۔ ہمیں قرآن پاک کھولنا ہی پڑے گا۔ یعنی ہمیں قرآن پاک کو ہدایت ماننا ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنا ہوگی۔ کیونکہ قرآن پاک ہماری ہدایت ہے۔ اور یہ ہدایت رسول ﷺ کے پاس تھی۔ اور ہم اس کے وارث ہیں۔

اور مومن کے کے مقابلے پر فرعون بھی اپنی تبلیغ کر رہا ہے۔ جو الفاظ مومن نے دہرائے ہیں وہ فرعون بھی الفاظ دہرا رہا ہے۔ الفاظ ایک جیسے ہیں۔ مگر عقیدے میں فرق دیکھیں۔

سورہ مومن آیات 29 کا دوسرا حصہ پارہ 24

فرعون نے کہا اے میری قوم میں تم کو وہی دکھاتا ہوں۔ جسے میں دیکھتا ہوں۔ اور میں تمھیں سیدھے راستے کی ہدایت دوں گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ مومن کے پاس سیدھے راستے کی ہدایت کے لیے تورات ہے۔ جبکہ فرعون کے پاس اپنے خیالات ہیں۔ اسے وہ سیدھے راستے کی ہدایت کہہ رہا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ دونوں میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ دونوں ایک جیسے ہرگز نہیں ہیں۔ فرعون اپنے خیالات پر ایمان لانے والا ہے جبکہ مومن اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والا ہے۔

خواتین وحضرات

اس سے ثابت ہوا کہ اگر ہم رسول ﷺ کی اطاعت کرنیوالے ہیں تو ہمیں بھی ہدایت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرنا ہوگی۔ اسے رسول کی اطاعت کہتے ہیں۔ کیونکہ سورہ البقرہ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ۔ یہ ایک کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ یہ پرہیزگاروں کیلیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات

اگر ہم خود کو قرآن پاک کا وارث سمجھتے ہیں۔ تو رسول ﷺ کی اطاعت کرنا ہوگی۔ ہمیں قرآن پاک کھولنا ہی پڑے گا۔ یعنی ہمیں قرآن پاک کو ہدایت ماننا ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنا ہوگی۔ کیونکہ قرآن پاک ہماری ہدایت ہے۔ اور یہ ہدایت رسول ﷺ کے پاس تھی۔ اور ہم اس کے وارث ہیں۔ اور قیامت تک آنے والے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے اس ہدایت پر ہوں گے۔ تو مومن ہوں گے۔ ورنہ فرعون کی قوم ہوں گے۔

سورہ طٰہٰ آیت 79 پارہ 16

اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور ہدایت نہ دی۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور ہدایت نہ دی۔ یعنی تورات نہ دی۔

سورہ البقرہ آیت 53 پارہ 1

اور جب ہم نے موسیٰؑ کو کتاب اور فرقان دی۔ تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ تورات سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی تھی۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ تورات کو فرقان کہہ رہے ہیں۔ تورات وہ کتاب ہے۔ جو موسیٰؑ کو دی گئی۔

سورہ البقرہ آیت 2 پارہ 1

یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ قرآن پاک میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

اس کو ہم اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ قرآن پاک میں ڈرنے والوں کے لیے ہدایت ہے۔

سورہ بنی اسرائیل آیت 9 پارہ 15

یہ قرآن تو وہ ہدایت دیتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔ اور ایمان لانے والوں کو خوشخبری دیتا ہے۔ جو صالح اعمال کرتے ہیں۔ کہ ان کے لیے یقیناً بہت بڑا اجر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یہ قرآن تو سب سے سیدھی ہدایت دیتا ہے۔ اور ایمان والوں کو خوشخبری دیتا ہے۔ ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے کو خوشخبری دیتا ہے۔ کہ ان کے لیے بلاشبہ بہت بڑا اجر ہے۔

سورہ دھر آیات 3 پارہ 30

بیشک ہم نے اس کو راستے کی ہدایت دی ۔ پھر وہ یا تو شکر گزار ہے یا کافر۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ بیشک ہم نے انسان کو راستے کی ہدایت دی ۔ پھر وہ یا تو شکر گزار ہے یا کافر۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک دیا۔ قرآن پاک ملنے پر شکر کرنے والا ہے ۔ یا نافرمان۔ یعنی فرقہ پرست

سورہ اعراف آیت 30 پارہ 8

ایک فریق کو تو اس نے ہدایت دی اور دوسرے فریق پر گمراہی ثابت ہوگئی۔ بیشک انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا ولی بنا لیا تھا۔ اور بیشک وہ یہ بھی سمجھ رہے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ دنیا میں دو فرقے ہیں۔ ایک ہدایت والا اور دوسرا گمراہ۔

ایک فرقے کو اس نے ہدایت یعنی اپنی کتاب دی اور ایک فرقے پر گمراہی سچی ہوگئی۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا ولی بنا لیا تھا۔ اور بیشک وہ یہ بھی سمجھ رہے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

سورہ مائدہ آیت 105 پارہ 7

اے ایمان والو۔ تم پر تمھاری اپنی زمہ داری ہے۔ تمھیں کوئی گمراہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اگر تم ہدایت پر ہو۔ تم سب نے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر وہ تم کو سب بتا دے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے ایمان والو۔ تم پر تمھاری اپنی زمہ داری ہے۔ تمھیں کوئی گمراہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اگر تم ہدایت پر ہو۔ تم سب نے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر وہ تم کو سب بتا دے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

ہم جانتے ہیں۔ کہ ہماری ہدایت قرآن پاک ہے۔ اگر ہم قرآن پاک کی ہدایت پر ہوں گے۔ تو کوئی گمراہ انسان ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ ہم سب نے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر واپس جانا ہے۔ پھر وہ ہم سب کو بتا دے گا جو ہم کیا کرتے تھے۔

سورہ ذخرف آیات 44 تا 50 پارہ 25

اور بے شک یہ قرآن آپ ﷺ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے۔ اور آپ سے جلد ہی پوچھا جائے گا۔ اور آپ سے پہلے آنے والے رسولوں سے بھی پوچھا جائے گا۔ کہ کیا ہم نے رحمان کے سوا کوئی اور معبود بنائے تھے کہ ان کی غلامی کی جائے۔ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی آیات سمیت فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا۔ اس نے کہا۔ کہ میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔ یعنی پیغام پہنچانے والا ہوں۔ پھر جب وہ انکے پاس ہمارے معجزات کے ساتھ آئے۔ تو وہ ان پر ہنسنے لگے۔ اور ہم ان کو ایک سے بڑھ کر ایک معجزہ دکھاتے رہے۔ اور ہم نے ان کو عذاب میں پکڑا۔ تا کہ وہ رجوع کریں۔ وہ کہنے لگے۔ اے جادوگر اپنے رب سے ہمارے لیے دعا کرو۔ جو اس نے تم سے وعدہ کر رکھا ہے۔ تو بیشک ہم ضرور ہدایت پانے والے ہیں۔ پھر جب بھی ہم ان پر سے عذاب ہٹا دیتے۔ تو اپنے وعدے کو توڑ دیتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائیگا۔ یعنی رسول ﷺ اور ان کی قوم سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائیگا۔ اور آپ سے پہلے آنے والے رسولوں سے بھی پوچھا جائے گا۔ کہ کیا ہم نے رحمان کے سوا کوئی اور معبود بنائے تھے کہ ان کی غلامی کی جائے۔ لوگوں کا رویہ موسیٰؑ کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو عذاب میں اس لیے مبتلا کرتے تھے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔ مگر اُن کی حالت یہ تھی۔ اے جادوگر اپنے رب سے ہمارے لیے دعا کرو۔ جو اس نے تم سے وعدہ کر رکھا ہے۔ تو بیشک ہم ہدایت پانے والے ہیں۔ پھر جب بھی ہم ان پر سے عذاب ہٹا دیتے۔ تو اپنے وعدے کو توڑ دیتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو مختلف عذاب میں اس لیے مبتلا کرتے تھے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔ اور ہدایت یعنی تورات کو حاصل کرلیں۔ اور وہ لوگ وعدہ بھی کرتے۔ مگر عذاب جب ان پر سے ٹل جاتا۔ تو وہ اپنے وعدے سے پھر جاتے۔ اور تورات کی طرف نہ آتے۔

ان آیات میں حضرت موسیٰؑ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کیا جواب دیتے ہیں۔

سورہ اعراف آیت 156 پارہ 9

اور ہمارے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی لکھ دے اور آخرت میں بھی بھلائی لکھ دے۔ بے شک ہم تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کہا۔ کہ میں اپنا عذاب جس کو چاہتا ہوں۔ اس کو پہنچاتا ہوں۔ اور میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے۔ میں بھلائی کو اس کے لیے لکھ دوں گا۔ جو پرہیزگار ہیں۔ اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت موسیٰ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہیں۔ پہلے موسیٰؑ کی دعا دیکھتے ہیں۔ اور ہمارے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی لکھ دے اور آخرت میں بھی بھلائی لکھ دے۔ بے شک ہم تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جواب میں فرماتے ہیں۔ کہ میں اپنا عذاب جس کو چاہتا ہوں۔ اس کو پہنچاتا ہوں۔ اور میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے۔ میں بھلائی کو اس کے لیے لکھ دوں گا۔ جو پرہیزگار ہیں۔ اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

سورہ نازعات آیات 15 تا 19 پارہ 30

کیا آپ کو موسیٰؑ کی خبر پہنچی ہے۔ جب ان کے رب نے ان کو طویٰ کی مقدس وادی میں پکارا۔ کہ فرعون کے پاس جاؤ۔ بے شک اس نے سرکشی کی ہے۔ پس کہو کیا تو پاک ہونا چاہتا ہے۔ اور میں تجھے رب کی ہدایت دوں تا کہ تو ڈرے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے پاس بھیجا۔ جو سرکش ہو رہا تھا۔ کہ اُس سے پوچھو کہ کیا تو چاہتا ہے کیا تو پاک ہونا چاہتا ہے۔ یعنی اپنی اصلاح کرنا چاہتا ہے۔ جس کے لیے تجھے ہدایت یعنی تورات دوں۔

فرعون کے دربار میں جادوگر کس طرح ایمان لے آئے۔

سورہ اعراف آیت 126 پارہ 9

اورتم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔جب وہ ہمارے پاس آئیں۔اے ہمارے رب ہم پر صبر ڈال دے ۔اورہمیں مسلم کی حالت میں موت دے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون کے دربار میں جادوگر اسلام قبول کررہے ہیں۔یعنی مسلم بن رہے ہیں۔وہ کہتے ہیں۔اورتم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔جب وہ ہمارے پاس آئیں۔اے ہمارے رب ہم پر صبر ڈال دے ۔اورہمیں فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔

یعنی ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔اورہمیں فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔یعنی ہمیں مسلم کی حالت میں موت دے۔

سورہ یونس آیت 84 پارہ 11

اور موسیٰؑ نے کہا۔اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔توتم اسی پر بھروسہ کرو۔اگر تم مسلم ہو۔یعنی اگر تم فرمابردار ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ موسیٰؑ اپنی قوم سے خطاب کررہے ہیں اور فرماتے ہیں۔اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مانتی ہواوراس کی اطاعت کرتی ہو توتم اسی پر بھروسہ کرو۔اگر تم اللہ تعالیٰ کی فرمابردار ہو۔یعنی مسلم ہو

۔آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی اطاعت ہمیں مسلم اور ایمان والا بناتی ہے۔

آئیں مومن کی آواز سنیں۔

سورہ مومن آیات 41 تا 43 پارہ 24

اے میری قوم کیا بات ہے۔کہ میں توتمھیں نجات کی طرف بلاتا ہوں۔اورتم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو۔تم مجھے اس طرف بلاتے ہو،کہ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں۔اوراس کے ساتھ اُس کو شریک کروں۔جس کا مجھے علم نہیں۔اور میں تم کو غالب بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں۔اس میں کوئی شک نہیں۔کہ جسطرف تم مجھے بلاتے ہو۔وہ نہ دنیا میں پکارا جاتا ہے۔اورنہ آخرت میں۔اوریہ کہ ہمیں لوٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف ہی جانا ہے

اوریہ کہ حد سے نکلنے والے ہی آگ والے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایک مومن مرد رسولوں یعنی موسیٰؑ اور ہارونؑ کے ساتھ ملکر تورات کی تبلیغ کررہا ہے۔وہ کہتا ہے۔اے میری قوم کیا بات ہے۔کہ میں توتمھیں نجات کی طرف بلاتا ہوں۔اورتم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو۔تم مجھے اس طرف بلاتے ہو،کہ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں۔اوراس کے ساتھ اُس کو شریک کروں۔جس کا مجھے علم نہیں۔اور میں تم کو غالب بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں۔اس میں کوئی شک نہیں۔کہ جسطرف تم مجھے بلاتے ہو۔وہ نہ دنیا میں پکارا جاتا ہے۔اورنہ آخرت میں۔اوریہ کہ ہمیں لوٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف ہی جانا ہے ۔اوریہ کہ حد سے نکلنے والے ہی آگ والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ہربات کا جواب بار بار دیا ہے۔تاکہ ایک انسان گمراہ نہ ہو۔مثلاً مسلم کسے کہتے ہیں۔مسلم یا اسلام کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ۔یعنی قرآن پاک کا فرمابردار۔مگر فرقہ پرست تو قرآن پاک کی فرمابرداری نہیں کرتے۔وہ تو مسلم ہی نہیں ہیں۔یعنی وہ اسلام ہی نہیں لائے۔وہ لوگوں کو رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں گمراہ کررہے ہیں۔رسول کی اطاعت کا مطلب رسول کے ذریعے لائی گئی کتاب پر ایمان لانا ہوتا ہے۔

اوروہ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان ہی نہیں لائے۔صرف دعویٰ ہے۔قرآن پاک توجلیل القدر کتاب ہے۔

سورہ مومن آیات 26 تا 28 پارہ 24

اورفرعون نے کہا۔کہ مجھے چھوڑ دو۔کہ میں موسیٰؑ کو قتل کردوں۔اوروہ اپنے رب کو پکارے۔بیشک میں ڈرتا ہوں۔کہ وہ تمھارے دین کو بدل نہ ڈالے ۔اورزمین میں فساد نہ پھیلائے۔اورموسیٰؑ نے کہا۔کہ بے شک میں اپنے رب اور تمھارے رب کی پناہ لیتا ہوں ہرمتکبر سے جو حساب کے دن پر ایمان نہ لائے۔اور ایک آدمی جو مومن تھا۔فرعون کی

قوم میں سے تھا۔جو اپنا ایمان چھپا رہا تھا۔کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو۔جو یہ کہتا ہے۔کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔اور پھر وہ تمھارے پاس واضح دلائل لے کر آیا ہے ۔اور اگر یہ جھوٹا ہے۔تو اس کا جھوٹ اسی پر ہے۔اور اگر وہ سچ ہے۔تو جو وعدہ تم سے کر رہا ہے اس میں سے کچھ تو تم پر پڑ کر رہے گا۔بیشک اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت نہیں دیتا۔جو حد سے نکلنے والا اور جھوٹا ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرعون اپنی قوم سے خطاب کر رہا ہے۔فرعون کہتا ہے۔مجھے چھوڑ دو۔کہ میں موسیٰؑ کو قتل کر دوں۔اور وہ اپنے رب کو پکارے۔بیشک میں ڈرتا ہوں۔کہ وہ تمھارے دین کو بدل نہ ڈالے ۔اور زمین میں فساد نہ پھیلائے۔ان آیات میں ایک مومن مرد رسولوں یعنی موسیٰؑ اور ہارونؑ کے ساتھ ملکر تورات کی تبلیغ کر رہا ہے۔وہ کہتا ہے۔کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو۔جو یہ کہتا ہے۔کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔اور پھر وہ تمھارے پاس واضح دلائل لے کر آیا ہے۔اور اگر یہ جھوٹا ہے۔تو اس کا جھوٹ اسی پر ہے۔اور اگر وہ سچا ہے۔تو جو وعدہ تم سے کر رہا ہے اس میں سے کچھ تو تم پر پڑ کر رہے گا۔بیشک اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت نہیں دیتا۔جو حد سے نکلنے والا اور جھوٹا ہو۔

خواتین وحضرات

واضح دلائل میں موسیٰؑ کے پاس تورات تھی اور معجزے تھے۔ وہ صرف اللہ تعالیٰ کے پیغام کی طرف بلاتے تھے۔مگر فرعون پھر بھی انہیں فساد کرنے والا کہہ رہا ہے۔حالانکہ وہ خود فسادی تھا کہ موسیٰؑ کی قوم میں جو لڑکے پیدا ہوتے تھے۔ان کو قتل کرواتا تھا۔اور ان کو اپنا غلام بنا رکھا تھا۔اُسے اپنا فساد یاد ہی نہیں۔کیا ایک اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا فساد تھا۔

سورہ یونس آیات 90 تا 91 پارہ 11

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا۔پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور زیادتی سے ان کا پیچھا کیا۔یہاں تک کہ فرعون ڈوبنے لگا۔تو اس نے کہا۔کہ میں ایمان لاتا ہوں۔کہ اُس زات کے سوا کوئی معبود نہیں۔جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔اور میں فرمابرداروں میں سے ہوں یعنی مسلم ہوں ۔اب ایمان لاتا ہے حالانکہ اس سے پہلے تو نافرمانوں میں سے تھا۔اور فساد کرنے والوں میں سے تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون ڈوبتے وقت اسلام لا رہا ہے یعنی مسلم بن رہا ہے ۔مگر اس کے ایمان کو اللہ تعالیٰ نے قبول نہیں کیا۔کیونکہ وہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا۔

مومن جنت کا مہمان بن گیا۔

سورہ یاسین آیات 20 تا 26 پارہ 23

اور شہر کے کسی مقام سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا۔اُس نے کہا۔اے میری قوم ان رسولوں کی اطاعت کرو۔جو تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتے۔اور وہ ہدایت پر ہیں۔اور کیا وجہ ہے۔کہ میں اُس کی غلامی نہ کروں۔جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔اور تم سب اُس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔کیا میں اسے چھوڑ کر ایسے معبود اختیار کروں۔کہ اگر رحمان مجھے تکلیف دینا چاہے تو ان کی سفارش مجھے کوئی فائدہ نہ دے۔اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں۔بیشک میں تو واضح گمراہی میں پڑ گیا۔بیشک میں تمھارے رب پر ایمان لایا۔بس میری بات سنو۔۔۔ اسے کہا گیا جنت میں داخل ہو جا۔اس نے کہا۔اے کاش میری قوم کو معلوم ہوتا کہ مجھے میرے رب نے بخش دیا ہے۔اور مجھے عزت والوں میں سے کر دیا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات مومن کا انجام دکھایا گیا۔جب اسے جنت میں داخل کیا گیا۔تو اس نے کہا کاش میری قوم کو معلوم ہوتا کہ مجھے میرے رب نے بخش دیا ہے۔اور مجھے عزت والوں میں سے کر دیا ہے۔

سورہ قصص آیات 37 تا 43 پارہ 20

اور موسیٰ نے کہا کہ میرا رب خوب جانتا ہے۔اسکو جو ہدایت لے کر اس کی طرف سے آیا ہے۔اور جس کے لیے آخرت کا انجام اچھا ہے۔بے شک ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوتے ۔اور فرعون نے کہا اے درباروالو۔میرے علم میں تمھارے لیے میرے سوا کوئی معبود نہیں۔اے ہامان تم میرے لیے مٹی کو آگ سے پختہ کرو۔اور میرے لیے ایک عمارت تیار کرو۔تاکہ میں موسیٰ کے معبود کو جھانک کر دیکھوں۔اور بے شک میں تو موسیٰ کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔اور فرعون اور اس کے لشکروں نے زمین میں بغیر سچائی کے تکبر کیا۔اور انہوں نے

خیال کرلیا تھا۔کہ بے شک ان کو ہماری طرف لوٹ کرنہیں آنا ہے۔پھر ہم نے اسے اوراس کے لشکر کو پکڑ لیا۔پھر ہم نے اسے دریا میں پھینک دیا۔پھر دیکھیے کیا حال ہوا ظالموں کا۔اور ہم نے ان کو آگ کی طرف بلانے والوں کا امام بنایا۔اور قیامت والے دن ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔ہم نے اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی۔اور قیامت کے دن وہ بدحال لوگوں میں سے ہوں گے۔اس کے بعد ہم نے پہلی امتوں کو ہلاک کرنے کے بعد بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی۔جو لوگوں کے لیے آنکھیں اور ھدایت اور رحمت تھی۔تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں فرعون اور اسکی قوم کو دکھایا گیا ہے۔جنہوں نے یہ گمان کرلیا تھا۔کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس نہیں جانا۔لہذا فرعون آگ کی طرف بلاتا رہا۔جبکہ موسیٰ کے پاس ہدایت یعنی تورات تھی۔جن کا انجام اچھا ہے۔ جو لوگوں کے لیے آنکھیں اور ھدایت اور رحمت تھی۔تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

سورہ سجدہ آیات 23 تا 30 پارہ 21

اور بے شک ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی تھی۔بس آپ اِس کے ملنے میں شک نہ کریں۔اور ہم نے اس کتاب کو بنی اسرائیل کیلیے ہدایت بنایا تھا۔اور جب انہوں نے صبر کیا۔تو ہم نے ان میں کئی امام بنائے۔جو ہمارے حکم کے مطابق ہدایت کرتے تھے۔اور وہ ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے۔

بے شک آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان اُن باتوں میں فیصلہ کردے گا۔جس میں وہ اختلاف کرتے تھے۔کیا لوگوں کو اس سے ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے اس سے پہلے کئی قوموں کو ہلاک کیا۔جن گھروں میں یہ چلتے پھرتے ہیں۔بے شک اس میں بڑے معجزے ہیں۔تو کیا وہ سنتے نہیں۔کیا انہوں نے غور نہیں کیا۔کہ ہم پانی کو خشک زمین کی طرف چلاتے ہیں۔پھر ہم اس کے ذریعے کھیتی نکالتے ہیں۔کہ اس میں سے جانور اور وہ خود بھی کھاتے ہیں۔تو کیا وہ دیکھتے نہیں۔اور وہ کہتے ہیں۔کہ اگر تم سچے ہو۔تو فیصلے کا دن کب ہوگا۔آپ ﷺ کہہ دو کہ اس فیصلے کے دن کافروں کو ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں دے گا۔اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔بس آپ ﷺ ان سے منہ موڑ لیجیے۔اور انتظار کریں۔اور بے شک وہ بھی انتظار کرنے والے ہیں۔

سورہ مزمل۔آیات 15 تا 19۔پارہ 29

بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے۔جو تم پر گواہی دے گا۔جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول کو بھیجا تھا پھر فرعون نے رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اس کو بری طرح پکڑ لیا۔پھر اگر تم بھی کفر کرو گے تو اس دن سے کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کردے گی اور جس سے آسمان پھٹ جائے گا اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوکر رہے گا۔بے شک یہ قرآن نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرلے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے رسول ﷺ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے۔جس طرح حضرت موسیٰؑ کو فرعون کی طرف گواہ بنا کر بھیجا تھا۔کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کررہے ہیں۔کیا ہم نے قرآن پاک کی نصیحت کو سمجھ لیا ہے یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے رسول کی اطاعت اس نصیحت یعنی قرآن پاک کے راستے کو اختیار کرنے میں ہے۔اسے اطیع اللہ واطیع الرسول کہتے ہیں۔

گمراہ کا مطلب ہے۔اپنے سیدھے راستے سے بے خبر ہوجانا۔آئیں ہدایت کے بارے میں قیامت تک آنے والے لوگوں سے رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ انعام 56 تا 58 پارہ 7

آپ ﷺ کہہ دو کہ مجھے اُن کی غلامی سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔کہہ دو کہ میں تمھاری خواہشات کی اطاعت نہیں کروں گا۔بیشک اس طرح میں گمراہ یعنی بے خبر ہوجاؤں گا۔اور ہدایت پر نہیں رہوں گا۔

آپ ﷺ کہہ دو کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے اور میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتاتا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے آپ کہہ دیجئے اگر میرے پاس وہ عذاب ہوتا جس کی تمہیں جلدی ہے تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہوچکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے

خواتین وحضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنیوالے ظالموں یعنی فرقے بنانے والوں سے خطاب کررہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل

یعنی قرآن پاک پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے اور میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتا تا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔اگر میرے پاس وہ عذاب ہوتا جس کی تمہیں جلدی ہے تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ نبی ؐ کیا فرما رہے ہیں جو قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقوں پر ہیں یہ ان کے نام نبی کا پیغام ہے اور یہ فرقہ پرستوں کو دوٹوک جواب ہے۔کیونکہ ہم نے قرآن پاک چھوڑ کر اپنے فرقوں کی غلامی اختیار کر رکھی ہے۔

ان آیات میں رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی بھی غلامی سے منع کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی غلامی سے انسان گمراہ ہو جاتا ہے۔اور ہدایت پر نہیں رہتا ۔رسول ﷺ نے یہی ہمیں سمجھایا۔کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کر رہے ہیں۔

سورہ سبا آیت 22 تا 25 پارہ 22

آپ ﷺ کہہ دیں۔کہ پکارو۔ انہیں۔جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا خیال کرتے ہو۔وہ تو زمین اور آسمانوں میں ایک زرہ کے بھی مالک نہیں۔اور نہ ان دونوں میں ان کی کوئی شراکت ہے۔اور نہ ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کا مددگار ہے۔اللہ تعالیٰ کے پاس کسی کی سفارش نفع نہ دے گی۔سوائے اِسی کو جس کے لیے وہ اجازت دے گا ۔حتیٰ کہ ان کے دلوں سے جب گھبراہٹ دور ہو جائیگی۔کہتے ہیں۔کہ تمھارے رب نے کیا فرمایا ہے۔ وہ کہتے ہیں سچ۔اور وہی عالیشان سب سے بلند ہے۔

آپ ﷺ کہہ دو کہ زمین اور آسمانوں میں تمھیں کون روزی دیتا ہے۔کہہ دو۔کہ اللہ تعالیٰ۔اور بے شک ہم یا تم ہدایت پر ہیں۔یا واضح گمراہی میں ہیں ۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ تم سے ہمارے جرموں کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا۔اور نہ تمھارے اعمال کے بارے میں ہم سے پوچھا جائے گا۔

آپ ﷺ کہہ دو۔ہم سب کو ہمارا رب جمع کرے گا۔پھر ہمارے درمیان فیصلہ سچ کے ساتھ کر دے گا۔اور وہ بڑا فیصلہ کرنے والا جاننے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے تمام دنیا کے تمام فرقہ پرستوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جنہوں نے سفارش کے بارے میں کہانیاں بنا رکھی ہیں اُن کو رسول ﷺ دوٹوک جواب دے رہے ہیں۔یعنی سفارش کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی بڑائی بھی بیان کرتے ہیں اور اُن لوگوں کی حیثیت کے بارے میں بھی پوچھتے ہیں۔آپ ﷺ فرماتے ہیں۔کہ پکارو اسے۔جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا خیال کرتے ہو۔وہ تو زمین اور آسمانوں میں ایک زرہ کے بھی مالک نہیں اور نہ ان دونوں میں ان کی کوئی شراکت ہے۔اور نہ ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کا مددگار ہے۔اللہ تعالیٰ کے پاس کسی کی سفارش نفع نہ دے گی۔سوائے اِس انسان کے۔جس کے لیے اللہ تعالیٰ اجازت دے ۔ یہاں تک کہ جب قیامت آجائے گی۔قیامت والے دن جب لوگوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جائے گی۔لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے۔کہ تمھارے رب نے کیا فرمایا ہے۔ وہ کہیں گے سچ۔اور وہی سب سے بلند ہے۔یعنی لوگ کہیں گے۔کہ اللہ تعالیٰ نے جو قرآن پاک میں سچ کہا تھا وہ آج نافذ ہو گیا ہے۔پھر رسول ﷺ فرماتے ہے کہ زمین اور آسمانوں میں تمھیں کون روزی دیتا ہے۔آپ ﷺ جواب دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ۔پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ بے شک ہم ہدایت پر ہیں یا تم ہدایت پر ہو۔ ہم واضح گمراہی میں ہیں یا تم واضح گمراہی میں ہو۔

پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ تم سے ہمارے جرموں کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا۔اور نہ تمھارے اعمال کے بارے میں ہم سے پوچھا جائے گا۔

ہم سب کو ہمارا رب جمع کرے گا۔پھر ہمارے درمیان فیصلہ سچ کے ساتھ کر دے گا۔اور وہ بڑا فیصلہ کرنے والا جاننے والا ہے۔

آپ نے دیکھا۔رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ تم سے ہمارے جرموں کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا۔اور نہ تمھارے اعمال کے بارے میں ہم سے پوچھا جائے گا۔

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ سے ہمارے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔

ان آیات میں رسول ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہوئے اور جن کو وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ سفارشی سمجھتے ہیں۔اُن کا کارنامہ پوچھا وہ وجوہات بتائیں اور بتایا کہ رسول ﷺ سے لوگوں کے اعمال کے بارے میں کیوں نہیں پوچھا جائے گا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے زریعے قرآن پاک میں ہر بات سچ بتا دی ہے۔اور وہ بڑا فیصلہ کرنے والا جاننے والا ہے۔

قرآن پاک کا ایک صفاتی نام سچ ہے۔قرآن پاک کے ساتھ قیامت والے دن فیصلے کیے جائیں گے۔

اور ہم سے رسول ﷺ کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔جیسا کہ ہر فرقہ رسول ﷺ کے اعمال یاد کرتے ہیں۔یاد رہے کہ ہم سے رسول ﷺ کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ بلکہ جو رسول ﷺ پیغام لائے ہیں اس کے بارے میں پوچھا جائیگا۔

اس کتاب کا مرکزی خیال یہ ہے کہ اگر ہم نے رسول ﷺ کے زریعے بھیجی گئی کتاب کی اجازت کے مطابق کام کیے۔یعنی اللہ تعالیٰ کو قبول کیا تو اللہ تعالیٰ ہمیں بھی قبول کر لیں گے۔ہم نے اللہ تعالیٰ کو اپنے خیالات کے مطابق قبول نہیں کرنا بلکہ رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام قرآن پاک کو قبول کرنا اللہ تعالیٰ کو قبول کرنا ہے۔یعنی قرآن پاک کے مطابق اللہ تعالیٰ کو قبول کرنا ہے۔اور رسول ﷺ کو بھی اللہ تعالیٰ کی اجازت کے مطابق قبول کرنا ہے۔۔

سورہ لقمان آیات 2 تا 5 پارہ 21

یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں۔جو احسان کرنے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہیں۔وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں۔زکوٰۃ ادا کرتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکمت والی آیات کہا۔یعنی قرآن پاک حکمت ہے۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے انسان کو دکھا رہے ہیں۔جو قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت سمجھتا ہے۔نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے۔اور آخرت پر یقین رکھے۔یہ انسان گارنٹی کے ساتھ کامیاب ہونے والا ہے۔یہ کامیابی کا مکمل پیکج ہے۔جو دکھا دیا گیا ہے۔کیا ہم اس پیکج کو جانتے ہیں۔جو رب کی طرف سے ہدایت ہے۔کیا ہم ہدایت پر ہیں۔قرآن پاک حکمت ہے۔یعنی قرآن پاک کا صفاتی نام حکمت ہے۔

سورہ انبیاء آیات 45 پارہ 17

آپ ﷺ کہہ دو کہ بے شک میں تمھیں وحی کے زریعے خبردار کر رہا ہوں۔اور بہرے پکار کو نہیں سنا کرتے جب انہیں خبردار کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ بے شک میں تمھیں وحی کے زریعے خبردار کر رہا ہوں۔اور بہرے پکار کو نہیں سنا کرتے جب انہیں خبردار کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

لوگ اپنے فرقوں میں اس طرح مست ہو چکے ہیں۔کہ رسول ﷺ نے جس وحی کے زریعے انہیں خبردار کیا تھا۔اس سے فرقہ پرستوں نے بہروں والا طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔اور وہ قرآن پاک کو سنتے ہی نہیں۔اسی طرح جب کسی بہرے کو خبردار کیا جائے تو اسے کیا پتہ چلے گا۔کہ اُس سے کس کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔

سورہ ص۔آیات 86 تا 88۔پارہ 23

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کچھ نہیں مانگتا نہ ہی میں تکلف کر رہا ہوں یہ قرآن تو تمام دنیا والوں کیلئے ایک نصیحت ہے کچھ مدت بعد تمہیں اس بات کا پتہ چل جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی ﷺ کا دوٹوک جواب سنا کہ مجھے اس قرآن کی تبلیغ کے بدلے میں کچھ نہیں چاہیے نہ ہی میں کوئی تکلف کرنے والا ہوں۔یہ قرآن پاک تو تمام دنیا والوں کیلئے ایک نصیحت ہے کچھ مدت بعد تمہیں اس بات کا پتہ چل جائے گا۔

سورہ زخرف۔آیات 43 تا 44۔پارہ 25

آپؐ اس کو جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔مضبوطی سے تھامے رکھیے۔بے شک آپ سیدھے راستے پر ہیں اور بے شک یہ (قرآن) آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے اور عن قریب آپ لوگوں سے پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اس قرآن پاک کو مضبوطی سے تھامے رکھیے۔ یہ آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے اللہ تعالیٰ کی نصیحت ہے اور جلد ہی یعنی قیامت والے دن سب لوگوں سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے بارے میں ہم سے پوچھیں گے۔ اور رسول ﷺ کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھیں گے۔

سورہ انفال آیات 50 تا 55 پارہ 10

اور کاش آپ دیکھیں جب فرشتے موت دیتے ہیں۔ جو کافر ہیں۔ فرشتے ان کو ضربیں لگاتے ہیں۔ ان کے چہروں اور ان کی پشتوں پر اور کہتے ہیں اب جلنے والے عذاب کا مزہ چکھو۔ یہ تمھارے ان اعمال کا بدلہ ہے۔ جو تمھارے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں پر ظلم کرنیوالا نہیں ہے۔

ان لوگوں کا حال بھی فرعون کی قوم کی طرح ہے۔ اور ان لوگوں کی طرح ہے۔ جو ان سے پہلے تھے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا کفر کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کے کے بدلے میں پکڑ لیا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑا طاقت ور سخت عذاب دینے والا ہے۔ یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کسی ایسی نعمت کو جو اسنے کسی قوم کو دے رکھی ہو۔ ہرگز نہیں بدلنے والا۔ جب تک کہ وہ قوم اپنے نفسوں کو نہ بدل دیں۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔ اور ان لوگوں کا حال فرعون کی قوم کی طرح ہے۔ اور اُن لوگوں جیسا ہے۔ جو ان سے پہلے تھے۔ جنہوں نے اپنے رب کی آیات کو جھٹلایا۔ پھر ہم نے ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا۔ اور فرعون کی قوم کو غرق کر دیا۔ اور وہ سب ظالم تھے۔ بے شک وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین جانور ہیں۔ جنہوں نے کفر کیا۔ بس وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر کرنے والے یعنی نافرمانی کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ بات کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین جانور ہیں۔ بس وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔

ان فرقے بنانے والوں سے پہلے کے لوگوں کے بارے میں یعنی فرعون کی قوم اور ان سے پہلے کی قوموں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ سب ظالم تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات جھٹلانے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں۔ کہ کسی قوم کو دی ہوئی نعمت یعنی کتاب کو میں ہرگز نہیں بدلوں گا۔ حتیٰ کہ وہ خود کو بدل لیں۔

ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی نعمت قرآن پاک ہے۔ ہم خود کو اس کے مطابق کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کی آیات جھٹلانے والے نہیں ہوں گے۔ ورنہ ظالم یعنی نافرمان وہ سب ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ چاہے وہ ہم ہوں کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے یا فرعون کی قوم ہو یا مکہ کے لوگ ہوں۔ ہم سب ظالم ہیں۔ فرعون کی قوم ہیں۔ وہ بدترین جانور ہیں۔ جو کبھی ایمان نہیں لاتے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ نہیں سمجھتے۔ اور اس کی اطاعت نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے احاطہ کتاب میں ایک مومن کو دیکھا۔ جو موسیٰؑ کے ساتھ ملکر تبلیغ کر رہا ہے۔ وہ لوگوں سے کہتا ہے۔ کہ رسولوں کی اطاعت کرو یعنی موسیٰؑ اور ان کے بھائی ہارونؑ کی اطاعت کرو۔ کیونکہ ان کے پاس ہدایت ہے یعنی تورات ہے۔ میں نے بھی آپ کو رسول ﷺ کی اطاعت کی طرف بلایا کیونکہ اُن کے پاس بھی ہدایت ہے۔ یعنی قرآن پاک ہے۔ جو پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری کا پیغام دیا۔ جو تمام رسولوں کا دین تھا۔ رسول ﷺ کا دین تھا۔ اور یہی میرا بھی دین ہے۔

سورہ ال عمران آیت 10 پارہ 3

ان لوگوں کی حالت بھی فرعون کی طرح ہے۔ اور اُن لوگوں کی طرح ہے جو ان سے پہلے تھے۔ انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑ لیا۔ اور اللہ تعالیٰ تو شدید عذاب دینے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا۔ جیسا کہ نام نہاد مفسروں نے جھٹلایا ہے تو یہ وہی کام ہے۔ جو فرعون نے کیا تھا اور ان سے پہلے لوگوں نے کیا تھا۔ ہم میں اور اُن میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ نہ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچے اور نہ ہم بچیں گے۔

سورہ یونس آیت 9 تا 10 پارہ 11

بیشک جو لوگ ایمان لائے۔ اور انہوں صالح عمل کیے۔ ان کا رب ان کو ایمان کی وجہ سے ہدایت کرے گا۔ جنت میں ان کے لیے نہریں جاری ہونگی وہاں ان کی پکار ہوگی۔ اے اللہ تیری زات پاک ہے۔ اور ان کی باہمی دعا ہوگی۔ سلام۔ اور اُن کی دعا کے آخری الفاظ یہ ہونگے۔ کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ کہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ جو لوگ ایمان لائے۔ یعنی قرآن پاک کو سچ مانا اور اس کی اطاعت کی۔ اور انہوں صالح عمل کیے۔

خواتین وحضرات۔

قرآن پاک کی روشنی میں ہونے والے اعمال صالح اعمال ہیں۔ ان کا رب انہیں ایمان یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کی وجہ سے ہدایت کرے گا۔ ایسے لوگوں کے لیے جنت میں ان کے لیے نہریں جاری ہونگی وہاں ان کی پکار ہوگی۔ اے اللہ تیری زات پاک ہے۔ اور ان کی باہمی دعا ہوگی۔ سلام۔ اور اُن کی دعا کے آخری الفاظ یہ ہونگے۔ کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

خواتین وحضرات۔

میں اس کہانی میں ساری دنیا کو ہدایت کے بارے میں صرف دو آیت سنانا چاہوں گی۔ جو موسیٰ نے فرعون کے دربار میں فرعون کو جواب دیا تھا۔

سورہ طٰہٰ آیت 49 تا 50

فرعون نے کہا۔ کہ تیرا رب کون ہے۔ میرا رب وہ ہے۔ جس نے ہر چیز کو اس کا وجود دیا۔ پھر ہدایت دی۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ فرعون نے جب موسیٰؑ سے پوچھا۔ کہ تیرا رب کون ہے۔ تو موسیٰ نے جواب دیا۔ میرا رب وہ ہے۔ جس نے ہر چیز کو اس کا وجود دیا۔ پھر ہدایت دی۔

خواتین وحضرات۔

بے شک تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا۔ پھر اس کو ہدایت دی۔

سورہ فرقان۔ آیت 25 تا 31۔ پارہ نمبر 19

اور جس دن آسمان پھٹ جائے گا اور ایک بادل نمودار ہوگا اور فرشتوں کو لگا تارا تارا جائے گا اس دن حقیقت میں بادشاہی اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور وہ دن کافر کیلئے بے حد سخت ہوگا اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا۔ اور کہے گا۔ کاش میں نے رسول ﷺ کا راستہ اپنایا ہوتا۔ ہائے میری کمبختی کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے مجھے نصیحت یعنی قرآن پاک مل جانے کے بعد گمراہ کر دیا اور شیطان تو انسان کو رسوا کرنے والا ہے اور رسول ﷺ کہیں گے۔ کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کیلئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں۔ اور آپ کا رب ہدایت کرنے اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔ ان آیات میں کافر اور ظالم فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت والے دن کافر اور ظالم پچھتائیں گے اور ہاتھ چبائیں گے کہ کاش میں نے رسولؐ کا راستہ اختیار کیا ہوتا کہ کاش فلاں شخص میرا دوست نہ ہوتا۔ اس نے تو میرے پاس نصیحت آ جانے کے بعد مجھے گمراہ کر دیا اور رسولؐ گواہی دیں گے اور اللہ تعالیٰ سے شکایت کریں گے۔ اے میرے رب میری قوم نے قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ہر نبی کے لیے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں۔

خواتین وحضرات:

جن لوگوں نے فرقے بنائے ہوئے ہیں اور قرآن پاک کو چھوڑ کر فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔ ایسے تمام لوگ نبیؐ کے دشمن ہیں۔

سورہ طٰہٰ آیات 85 تا 94 پارہ 16

للہ تعالیٰ نے کہا۔ بے شک ہم نے تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو فتنے میں ڈال دیا ہے۔اور سامری نے انہیں گمراہ کر دیا ہے۔پس موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصے میں افسوس کرتا ہوا آیا۔موسیٰؑ نے کہا۔اے میری قوم۔کیا تمھارے رب نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا تھا۔کیا تم پر ایک لمبی مدت گزر گئی تھی۔یا تم نے چاہا کہ تمھارے رب کی طرف سے تم پر کوئی غضب نازل ہو۔پھر تم نے میرے وعدے کی مخالفت کی۔انہوں نے کہا۔کہ ہم نے اپنے اختیار سے تمھارے وعدے کی مخالفت نہیں کی۔لیکن ہم پر قوم کے زیور کا بوجھ لادا گیا۔تو ہم نے اسے پھینک دیا۔پھر اس طرح سامری نے ڈالا۔پھر اس نے ان کے لیے ایک بچھڑا نکالا۔ایک جسم جس میں آواز تھی پھر وہ کہنے لگا۔کہ یہ تمھارا اور موسیٰؑ کا معبود ہے۔جو وہ بھول گیا۔پھر کیا وہ لوگ نہیں دیکھتے کہ وہ ان کی بات کا جواب نہیں دیتا۔اور نہ ان کے نفع یا نقصان کا اختیار رکھتا ہے۔اور بے شک اس سے پہلے ہارونؑ نے ان سے کہا تھا۔اے میری قوم بے شک تم تو اس سے امتحان میں ڈالے گئے ہو۔اور بے شک تمھارا رب تو بڑا مہربان ہے۔پس تم میری اطاعت کرو۔اور میرے حکم کی اطاعت کرو۔انہوں نے کہا۔ہم ہر گز نہیں چھوڑیں گے۔اور اس پر جمے رہیں گے۔یہاں تک کہ موسیٰؑ واپس آ جائیں۔موسیٰؑ نے ہارونؑ سے کہا کہ جب تو نے دیکھا۔کہ وہ گمراہ ہو گئے ہیں۔کس بات نے تجھے روکا۔موسیٰؑ نے کہا۔کہ تم نے میری اطاعت نہیں کی۔تو کیا تم نے میری حکم کی نافرمانی کی۔

ہارونؑ نے کہا اے میری ماں کے بیٹے۔میری داڑھی اور سر کے بال نہ پکڑیے۔بے شک میں اس بات سے ڈرتا تھا۔کہ تو کہے گا کہ میں نے بنی اسرائیل کے درمیان تفرقہ ڈال دیا۔اور میری بات کا خیال نہیں رکھا۔

خواتین و حضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ موسیٰ نے جب ہارون سے کہا کہ تم نے میری بات کی نافرمانی کی۔کیا تم نے میری اطاعت نہیں کی۔تو ہارون نے جواب دیا کہ میں نے ان کو تفرقے سے اسی لیے بچایا۔کہ آپ کی بات کا خیال رکھا۔یعنی میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی۔بلکہ آپ کی اطاعت کی ہے۔یعنی فساد کرنے والوں کے راستے کی اطاعت نہیں کی۔

خواتین و حضرات۔

آپ نے دیکھا کہ فرقے اتنی بری چیز ہیں۔کہ یہ بچھڑے کی پوجا سے بھی برے ہیں۔یہ اس بات سے بھی برے ہیں۔کہ جتنا موسیٰ کی قوم کا بچھڑے کو معبود سمجھنا۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلا کہ جس بات کے بارے میں موسیٰ نے کہا۔کہ میری بات کا خیال نہیں رکھا۔وہ یہی بات تھی۔کہ فرقے نہیں بنانا۔اور اس بات کا ہارونؑ نے خیال رکھا تھا۔اسی لیے وہ اپنے بھائی کے انتظار میں خاموش تھے۔

سورہ انعام۔آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا ہوگا۔

خواتین و حضرات۔

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام سنا۔کہ رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔تمام فرقہ والے قرآن پاک کا فیصلہ سن لیں۔یاد رکھیں کہ قیامت والے دن فیصلے نام نہاد مفسر یا فرقہ پرست نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کرے گا۔ان فرقہ پرستوں کے آپس کے تعلقات قیامت والے دن ٹوٹ جائیں گے۔او رقرآن پاک کا فیصلہ چلے گا۔

سورہ طارق آیات 13 تا 14 پارہ 30

بے شک یہ قرآن ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔اور یہ کوئی ہنسی نہیں ہے۔

خواتین و حضرات۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سنا کہ قرآن پاک فیصلے کرنے والا اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔اوراس میں کوئی ہنسی کی بات نہیں ہے۔یعنی اس میں کوئی مذاق نہیں ہے۔

سورہ احقاف۔آیت 35 کا آخری حصہ۔ پارہ 26

اس (پیغام یعنی قرآن پاک) کو پہنچا دیجیے اب وہی ہلاک ہوں گے جو نافرمان ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو قرآن پاک کے پیغام کو پہنچانے کا حکم دے رہے ہیں اب وہی لوگ ہلاک ہوں گے جو قرآن پاک کے نافرمان ہوں گے یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغام کے نافرمان ہوں گے۔

احاطہ کتاب

اس کتاب کا مرکزی خیال آیات کے زریعے پیش کر رہی ہوں۔

خواتین وحضرات!

جب آپ قرآن پاک کے شروع کے پاروں کا ترجمہ پڑھیں گے۔تو آپ کو ایسی آیات دیکھنے کو ملیں گی۔جب اللہ تعالیٰ خصوصاً موسیٰ کی قوم کی بات کرتے ہیں تو فرماتے ہیں اورتم دیکھ رہے تھے۔یعنی ہم سے کہتے ہیں کہ تم دیکھ رہے تھے۔سوال ہے کہ ہم تو اس وقت موجود نہیں تھے۔پھر کس طرح دیکھ رہے تھے۔بات یہ ہے۔کہ قرآن پاک ہماری انکھیں ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں بتا رہے ہیں۔چونکہ قرآن پاک ہماری انکھیں ہے۔اور یہ بلکل اللہ تعالیٰ کا سچا کلام ہے۔لہذا ہم سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔اور جو قرآن پاک کا سچ نہیں دیکھتا۔وہ اندھا ہے۔

سورہ رعد۔آیت 19۔پارہ 13

کیا وہ انسان جو علم رکھتا ہے۔کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔وہ سچ ہے۔اس انسان کی طرح ہے۔جو اندھا ہے۔بے شک عقل مند ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو اندھا ہے۔کیا وہ اس انسان کے برابر ہے جو قرآن کا علم رکھتا ہے اور وہ قرآن پاک کے سچ کو سمجھتا ہے۔اس کا مطلب ہے جس کے پاس قرآن پاک کا علم نہیں ہے وہ اندھا ہے۔

آئیں دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری آنکھیں کسے کہتے ہیں۔

سورہ انعام۔آیت 105۔پارہ 7

بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمھاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں یعنی قرآن پاک اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمھاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔

سورہ الجاثیہ۔آیات 19 تا 20۔پارہ نمبر 25

بے شک وہ آپ کے لیے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہیں آسکتے۔اور بیشک ظالم لوگ ایک دوسرے کے ولی ہیں اور اللہ تعالیٰ پرہیزکاروں کا ولی ہے۔یہ قرآن لوگوں کے لیے آنکھیں ہیں۔اور جو لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے۔ ایک قسم اُن لوگوں کی ہے۔ جن کی آنکھیں قرآن پاک ہے۔ جو قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت سمجھتے ہیں۔ ان لوگوں کا نام پرہیز گار ہے۔ ان کا ولی اللہ تعالیٰ ہے۔

اور دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے۔ جو ظالم ہیں۔ بے شک یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے آنکھیں کہا۔ یعنی قرآن پاک ہماری آنکھیں ہے۔ اور جو لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان

کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ جو قرآن پاک کو ہدایت

اور رحمت سمجھتے ہیں ان لوگوں کا نام پرہیز گار ہے۔ یقیناً پرہیز گاروں کا ولی یعنی دوست اللہ تعالیٰ ہے۔ ان آیات میں قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت کے صفاتی ناموں سے پکارا گیا۔

سورہ النحل۔ آیات 63 تا 64۔ پارہ 14

اللہ کی قسم بیشک آپ ﷺ سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں۔ پھر شیطان نے اُن کے اعمال انہیں خوبصورت بنا کر دکھائے۔ پس وہی شیطان آج بھی لوگوں کا ولی بنا ہوا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ پر یہ کتاب صرف اس لیے نازل کی ہے۔ تا کہ آپ ان پر واضح کر دیں۔ جس بات میں انہوں نے اختلاف کیا۔ اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ قرآن پاک کو اس لئے نازل کیا گیا ہے تا کہ آپ ﷺ ان لوگوں کے اختلافات قرآن پاک سے واضح کر دیں۔ یعنی ان اختلافات کی حقیقت ان پر کھول دیں۔ جس میں یہ پڑے ہوئے ہیں۔ اور یہ کتاب ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے

مگر لوگ اس کے سچ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنا رکھا ہے۔

خواتین وحضرات!

کیا یہ انسان کی عادت ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنالیتا ہے۔

حالانکہ یہ قرآن پاک لوگوں کے اختلافات دور کرنے کے لئے آیا ہے۔ لوگوں کے اختلافات کی حقیقت کیا ہے ان پر کھولنے کے لیے آیا ہے۔ مگر لوگوں نے ہمیشہ سے ہی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو ولی بنایا ہوا ہے ا۔ ور اس طرح یہ لوگ دردناک عذاب کے مستحق بن چکے ہیں۔ رسول ﷺ نے تمام جہان کو قرآن پاک دیا۔ اور لوگوں کے اختلافات کو ختم کر دیا۔ قرآن پاک کے زریعے ایمان والے لوگ اس سے قیامت تک ہدایت اور رحمت حاصل کرتے رہیں گے۔ جبکہ شیطان نما لوگ اس میں اختلاف کرتے رہیں گے ۔ اور جو لوگ قرآن پاک کی ہدایت اور رحمت چھوڑ کر ان کو ولی بنائیں گے۔ ان سب کے دردناک عذاب ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ لوگوں نے ہمیشہ یہی کیا ہے۔ سوچیں کہ آج ہمارا ولی کون ہے۔

سورہ اعراف آیات 51 تا 53 پارہ 8

جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنا رکھا تھا۔ اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔ لہذا آج ہم نے انہیں اسطرح بھلا دیں گے۔ جیسے انہوں اس ملاقات کے دن کو بھلا رکھا تھا۔ اور ہماری آیات کا انکار کرتے تھے۔ اور ہم نے ان لوگوں کے پاس ایسی کتاب پہنچا دی ہے۔ جسے ہم نے علم کی بنا پر تفصیل سے بنا دیا ہے۔ یہ کتاب ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ جو ایمان لاتے ہیں۔ یہ لوگ اب اس کے انجام کا انتظار کر رہے ہیں۔ جس دن ان کا انجام سامنے آجائے گا۔ تو جن لوگوں نے پہلے کتاب کو بھلا رکھا تھا۔ کہیں گے بیشک ہمارے رسول ﷺ سچ لے کر آئے تھے۔ پھر کیا اب ہمارے لیے اب کوئی سفارشی ہیں۔ جو ہماری سفارش کر سکیں۔ یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے تا کہ جو کام ہم کرتے ہیں۔ اس کے برعکس دوسرے قسم کے کام کریں۔ ان لوگوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال دیا۔ اور جو کچھ وہ باتیں بنایا کرتے تھے۔ انہیں کچھ یاد نہ رہیں گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم نے ان لوگوں کے پاس ایسی کتاب پہنچا دی ہے۔ جسے ہم نے علم کی بنا پر تفصیل سے بنا دیا ہے۔ یہ کتاب ان لوگوں

کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ جو ایمان لاتے ہیں۔ یعنی جو لوگ قرآن پاک کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ یہ ایمان والے لوگ ہیں۔ اور جن لوگوں نے قرآن پاک کو بھلا رکھا ہوگا۔ جس دن ان کا انجام سامنے آجائے گا۔ تو جن لوگوں نے پہلے کتاب کو بھلا رکھا تھا۔ کہیں گے بیشک ہمارے رسول ﷺ سچ لے کر آئے تھے۔ پھر کیا اب ہمارے لیے اب کوئی سفارشی ہیں۔ جو ہماری سفارش کر سکیں۔ یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے تا کہ جو کام ہم کرتے ہیں۔ اس کے برعکس دوسرے قسم کے کام کریں۔ ان لوگوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال دیا۔ اور جو کچھ وہ باتیں بنایا کرتے تھے۔ انہیں کچھ یاد نہ رہیں گی۔

سورہ انعام۔ آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسول ؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسول ؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا ہوگا۔